ماشاءاللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان سعادت اقتران حسب فرمائش جناب مستطاب مستغنی عن الالقاب نواب سید محمد جعفر علی خانصاحب المعروف بجناب نواب پیارے صاحب بہادر دام اقبالہ رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرخ آباد رسالۂ نادر و نایاب متضمن بہ تواریخ قدما از سنہ ۱ھ بغایت سنہ ۱۳۰۵ھ مسمی بہ

# خلاصۃ المفتاح

سنہ ۱۹۲۳ع

یعنی خلاصۂ کتاب مفتاح التواریخ مصنفہ مسٹر ٹامس ولیم بیل صاحب

بحکم جناب نواب صاحب قبلہ مذکور الذکر دام اقبالہ و اجلالہ

باہتمام احقران مرزا اصغر حسین و ملا احمد مالکان مطبع

در ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۳ء مطابق ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۱ ہجری النبوی

در ریاض المؤمنین پریس کاظمین لکھنؤ طبع شد

# خلاصۃ المفتاح



بسم اللہ

**سنہ ۱ھ — جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

غرہ ربیع الاول روز دوشنبہ آنحضرت صلعم از مکۂ معظمہ ہجرت نمودند و بتاریخ دوازدہم آن ماہ بمدینۂ منورہ رسیدند ہمین سال در محرم سنہ ہجری شروع شد مطابق روز جمعہ شانزدہم جولائی سنہ ۶۲۲ء و روز وفات روز دوشنبہ ہشتم جون سنہ ۶۳۲ء و از نوادر اتفاق آنکہ ہشت روز بعد وفاتش بادشاہ فارس کہ یزدجرد نام داشت تاریخ یزدجردی را وضع ساختہ چنانچہ آغاز آن تاریخ مطابق است بالبستم ربیع الاول روز سہ شنبہ مطابق شانزدہم جون سنہ مذکور یعنی سنہ ۶۳۲ء

**سنہ ۳ھ — شہادت حضرت حمزہ شیر خدا**

دوشنبہ سلخ ذیقعدہ سنہ ۳ھ بعمر پنجاہ و نہ سال

ع (اہل دین) از زنانم بیرون شد

۱۰۳ ۱۰۰
۱۰۰
سنہ ۳ھ

ب / واقعۂ ... / ... / ... / ... / ... / ... / ... / تواریخ ... / ... / ... / واللہ اعلم

| | |
|---|---|
| ۱۳ھ حضرت ابوبکر | مدت خلافت حضرت ابوبکر دو سال و پنج ماہ و وفات بست و دوم جمادی الاخری ۱۳ھ لفظ اجود تاریخ است بر حاشیہ کتاب مفتاح التواریخ قطعۂ اقلمی نوشتہ |

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| ہست تاریخ ابوبکر احد ۱۳<br>ہست حی ابدی از عثمان ۳۵ | بسکہ تاریخ عمر شد احدی ۲۲<br>مرتضی را احدی و ابدی ۴۰ |

| | |
|---|---|
| ۲۴ھ حضرت عمر | خلافت حضرت عمر دہ سال و شش ماہ و بست و نہ روز و رحلت در ۲۴ھ |

(وا سے صد وا سے عدل یکس ماند)
۱۰۴
۸۰
۲۴

و جعفر میگوید ۲۳ھ رحلت حضرت عمر جائے بست و ہفتم ذی الحجہ ۲۳ھ و دیگر جا در ماہ محرم ۲۴ھ و جائے بست و ششم دیدہ ام۔

| | |
|---|---|
| ۳۲ھ حضرت عباس عم حضرت رسول ﷺ | ہفتدہم رجب ۳۲ھ بزمانہ خلافت سوم انتقال کردند<br>ع ماند آفاق خالی از سلطان ۱۸۲ |

۱۸۲
۱۵۰
۳۲ھ

| | |
|---|---|
| ۳۵ھ حضرت عثمان | وفاتش ہجدہم ذی الحجہ ۳۵ھ بعمر ہشتاد و دو سال |

وجعفر در ۱۳۱۴ھ میگوید که بخیالم تاریخ حضرت عثمان چنین آمد یکم جمادی الاخری سنه ۳۵ھ

قطعه

گشته وقت تلاوتِ قرآن
قتل از دست حاسدان جاه
شد دو تاریخ از سرا سمش
فرق (عثمان) دو پاره شد صد آه
۳۵
سنه ۳۵ھ

سنه ۳۷ھ

حضرت اُویس قرنی
شب جمعه هفدهم شوال سنه ۳۷ھ شهادت یافت در جنگ علی با معاویه
وجاے دیگر سنه ۳۹ھ موزون است ؏

سال نقلش باتفاق بخوان
حیف (هادی) برون شده (زجهان)
۲۰
۵۹
۲۰
سنه ۳۹ھ

سنه ۴۰ھ

حضرت علی ابن ابیطالب
عم زاد رسول و امام اول
بقولی روز ولادت او هشتم ماه جمادی الاولی است و موافق مشهور سیزدهم رجب سنه ۳۰ بعد عام الفیل یعنی بست و سه سال قبل سنین الہجرت در شهر مکه اندرون خانه کعبه از بطن فاطمه بنت اسد - چون بعمر بست و پنج سال رسید آنحضرت صلعم دختر خود فاطمه را با و تزویج کرد - در سال سنه ۳۷ھ بسبب جنگ معاویه عزلت اختیار نمودند - زخمی شدن شب نوزدهم و انتقال شب بست ویکم ماه رمضان سنه ۴۰ھ
؏ ابن ملجم برید فرق (علی)
۱۱۰
۷۰

در صد و هشتاد و سال بار دگر عضد الدوله دیلمی در سنه ۳۶۶ھ برقبرش عمارت عالی ساخت

تاریخ از مولف یعنی مسٹر طامس ولیم بیل صاحب

رفتم بباغ فکر و دیدم بهر چمن
در شوق چیدن گل تاریخ پنجتن

ہر غنچہ را کشود دم و حسبتم زہر گلے
ناگہ ندا ز بلبلے آمد بگوش من

احمدؐ و فاطمہؑ و حسینؑ و علیؑ حسنؑ
تاریخ فوت شان محو الازمان

اول دو حرف بہر محمدؐ و فاطمہؑ
باقی سہ حرف بہر حسینؑ و علیؑ حسنؑ

## تواریخ ولادت وشہادت چہاردہ معصومین علیہم السلام از سید محمد جعفر

خدا کی شان کہ پیدا تھا دور عام الفیل
جہان مین آئے محمد رسول عرش نشین

یہی جناب ہوے تاج انبیا بے شک
یہی جناب ہوے ختم انبیا بیقین

علیہ الف صلوٰۃ علیہ الف سلام
انھین کے نور سے پیدا ہین آسمان و زمین

جہان مین آئے ولی باشتبا پھر اُنکے بعد
کہ جنکی شان مین قرآن مین ہے امام مبین

یہی برادر عم زاد و خویش احمدؐ ہین
یہی علیؑ ولی بادشاہ کشور دین

ہوئی ہین بطن خدیجہ سے مریم کبرا سے
کہ جس جناب کے دربان تھے جبرئیل امین

علی کی زوجہ اطہر رسول کی دختر
جناب فاطمہ زہرا ہین فخر حور العین

معظمہ کی ہے تاریخ لفظ پاکیزہ
گواہ آیہ تطہیر ہے شک اسمین نہین

پس اسکے بعد ولادت کے سن مین ہجری مین
جنھین پڑھین گے بصد ذوق و شوق اہل یقین

سر جلیل امام حسنؑ ہوے پیدا
پھر اُنکے بعد امام حسینؑ افسر دین

گل مراد علیؑ و محمدؐ و زہراؑ
انھین کی شان مین قرآن مین ہے آل یاسین

پھر اُنکے بعد ہین عابد علی ہے جنکا نام
ملیگا جنکے تصدق سے ہمکو خلد برین

ہے جدّ آل مین تاریخ نوح آل نبی
یہی خلاصۃ الاعمال مین ہے اہل یقین

ہوئی ہے حضرت باقر کی بالکل تاریخ
وحید عصر امامت کے ہین جو رکن رکین

یہ ہین حسنؑ کے نواسے حسینؑ کے پوتے
نجیب دونون طرف سے ز [illegible]

پر اسکے جعفر صادق ہے لفظ پاک نہاد
یہی جناب احادیث مین ہین رہبر دین

برائے موسی کاظم ہے حق پردہ کا لفظ
کہ جنکے نام سے ہوتی ہے قلب کو تسکین

رضا ہیں سایۂ یزدان علی ہے جنکا نام
یہ بادشاہ خراسان ہوئے فلک تمکین

خدا کے نور محمد تقی فقیہ ہوئے 195
علی سے تا بمحمد ہوئی یہ پشت نوین

پھر آئے حضرت آقا علی زمانے مین
امام عصر ہوئے مسند تقی کے مکین

پڑھے سپھر تاریخ عین ایمان کو
برائے عسکری باخدا امام مبین

پھر اسطرح سے ابو القاسم جواد آئے
کہ جیسے وحی الٰہی فلک سے سوئے زمین

علی جلال محمد جمال ظل اللہ
مسیح و خضر کے ہمدم امام عرش نشین

جناب مہدی ہادی علیہ الف سلام
کرین ظہور بعجلت محب کہین آمین

## ایضاً تاریخ انتقال

گوش کن تاریخہائے انتقال
اے محب با صد غم و رنج و محن

شد دو حرف اولین لفظ یاس
از پئے احمد و زہرا بے سخن

عین کم شد از علی بہر علی
وا از کیا ہ آمدہ بہر حسن

آہ واویلا نست از بہر حسین
آن شہید کربلا خونین کفن

ہائے ائے سجاد شد تاریخ غم
از پئے آن حامل رنج و محن

وز برائے باقر عالی نسب
وا محمد زاہد آور جان من

آہ عبد اللہ بہر صادق است
آنکہ بودہ جان و روح پنجتن

آہ موسیٰ دل آگاہ آمدہ
از پئے کاظم امام بے وطن

وائے وائے ابن موسیٰ (آوری)
بہر موسیٰ رضائے بوالحسن

از محمد ہائے جو آید زمان
شور ماتم رفت تا چرخ کہن

ف حکیم سنائی میگوید: ہم نبی را وصی و ہم داماد: نام او ہم جواد و ہم جواد: ۱۲ مولف مدظلہ

| | | |
|---|---|---|
| وا اے مولا را بکن ضم با نقی | مجموعہ ۲۵۴ | بہر معصوم و ہم آقائے من |
| گفتہ ام ہائے حسن یا بعد ہل | ۲۶۰ | از پئے آن عسکری شاہ زمن |
| ہائے تاریخ الائمہ نظم کرد | | نام این اشعار کامل اہل فن |
| جعفر عاصی محب اہل بیت | | با ہمہ محشور باد اے ذو المنن |

کلام دیگر شعر از جناب سید ظفر مہدی صاحب آثم رئیس جرول

| | | | |
|---|---|---|---|
| | | ؎ | |
| | ہر دو فرزند کہ مرآت جمال جہاں اند | | نصف بالا حسن و نیمہ پائین ست حسین[۱] |

جعفر یک شعر اضافہ نمود ؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| سنہ مرگ شہیدان جفائے امت | | گیر از معجمہ نام بصد شور وشین | |

یعنی آخر حسن کہ نون است و پنجاہ عدد دارد و آخر منقوط حسین یا و سین کہ شصت عدد دارد

| | | | |
|---|---|---|---|
| لا اعلم ؎ | من چہ گویم کربلا را واقعات | | (آ ہ) بیرون آمدہ از اسم ذات | (اللہ) ۶۶ ۶ ۶۰ |
| لا اعلم ؎ | سر جدا شد از حسین و گشت تاریخ آشکار | | ہم ز حرف لے نقطہ ہم از حروف نقطہ دار | (حسین) ۱۲۸ (ح ۸) ۱۲۰ (س ۶۰)[۲] (ین ۶۰) |

لا اعلم ؎ سر دین را برید بے دینے — (دین) ۶۴ ۴ ۶۰

[۱] مطابق احادیث است یعنی حسنین از سر تا پا مشابہ آنحضرت بودند ۱۲

[۲] در اصل کلام لفظ شبیر بود سبزہ بجائیش لفظ حسین موزون نمود تا کہ قطعہ مقفی شود ۱۲ مولف

[۳] در اصل شہادت سید الشہدا در سنہ ۶۱ واقع شدہ گر مورخین بسبب لطافت تواریخ یک سال کم کردہ اند ۱۲

از سید ظفر مہدی صاحب (آہ و اویلا)

ایضاً از جعفر ؎ از برائے شہادت حسنین ٭ جست تاریخ جعفر از قرآن
حرف نون از پئے حسن دریافت ٭ آخرش بہر تشنہ دہان

آخر لفظ قرآن نون است و آخر کل قرآن سین است ۔ ۱۲

## از ملخص تسلیم تواریخ عبد الغفور خانصاحب نساخ

برائے آنحضرت صلعم ؎ دل ز آدم رفت ور روح از قدسیان ٭

جناب سیدہ علیہا السلام ؎ ماند دنیا ہمانش بے جان ٭

جناب امیر علیہ السلام ؎ برید ابن ملجم چو فرق ولی ٭ عیان گشت تاریخ فوت علی ٭

جناب امام حسن علیہ السلام ؎ حیف آفاق ماند بے اسلام ٭

جناب امام حسین علیہ السلام ؎ سر دین را برید بے دینے ٭

## باز از ینجا انتخاب مفتاح التواریخ ملیونسیم

بنائے کعبہ از آدم علیہ السلام قبل طوفان نوح بعدہ حضرت ابراہیم بنا نمودند بعدہ عمالقہ تعمیر نمودند بعدہ قبیلہ جرہم بعد ازان قریش کہ رسول ہم باوشان شریک بود در سال سی و پنجم عام الفیل بودہ بعد ازان عبد اللہ زبیر در سال شصت و سہ ہجری بعد او حجاج کہ امیر الامرائے عبد الملک ابن مروان بود در سال ہفتاد و چہار ہجری بنائے عبد اللہ ابن زبیر

را تغیر داده بنای خودنها دبعدازان هارون رشید بزمانه خود قصد کرد امام مالک منع فرمود۔

| سال / نام | | |
|---|---|---|
| سنہ ۳۰۲ھ حضرت جنید | ع گفت ہاتف جنید اہل حق ۔ سنہ ۳۰۲ھ | |
| سنہ ۴۲۰ھ محمود غزنوی | آنکه محمود غزنوی بوده<br>سال شتقار آن خدیو زمان | واقف سر معنوی بوده<br>ہاتفم گفت (شاہباز جنان)<br>سنہ ۴۲۰ھ |
| سنہ ۴۳۶ھ سید مرتضے علم الهدیٰ | ای که او میر مرتضیٰ بوده<br>لیلة الجمعه بود و سلخ سفر<br>سال ترحیل مرتضیٰ بیشک | لقبش اعلم الهدیٰ بوده<br>که گزشت از جهان بفضل و هنر<br>(قطب عدن النعیم) گفت ملک<br>سنہ ۴۳۶ |
| سنہ ۵۶۲ شیخ عبدالقادر جیلانی | سنش کامل بد و عاشق تولد<br>۴۷۱ ۹۱ | وفاتش دان (نور معشوق الٰہی)<br>سنہ ۵۶۲ |
| سنہ ۵۸۲ھ حضرت شاہ صفی الدین اردبیلی | مؤلف این بزرگ را از بحر الواصلین نوشته تاریخ انتقال ایشان | |
| | آنکه سلطان اولیا بوده<br>و انکه دریاے فیض و عرفان بود<br>صاحب آردبیل شیخ صفی | دُرۃ التاج اصفیا بوده<br>جد شاہان ملک ایران بود<br>کاشف نکتہ جلی و خفی۔ |

سنہ ۴۲۰ھ از جعفر سہ — برفراز آه دبر محمود کیوان بارگاه۔ ۶ ۹۸ ۸۶ ۲۲۹ سنہ ۴۲۰ھ

سنہ ۵۶۲ھ از جعفر — آه عبدالقادر جیلانیم ۶ ۶۹ ۳۳۶ ۱۴۴ سنہ ۵۶۲ھ

روز تکفین او دوشنبہ بگو | صاحب خلد سال رحلت او

سنہ ۵۳۵ھ

بعد تحقیق از زمان سلطان تغرل شاہ قران ہفت سیارہ در برج میزان کہ برج آبی است در سنہ ۵۸۲ھ مطابق ۱۶ ستمبر سنہ ۱۱۸۶ء و این مطابق است بست و نہم جمادی الاخری یا غرہ رجب سنہ ۵۸۲ھ

(تاریخ وفات انوری ذمیل)

۵۸۲ھ

سنہ ۶۳۳

خواجہ معین الدین چشتی

جمعہ ششم رجب وفات خواجہ معین الدین چشتی ع گو سراج جنان معین الدین

سنہ ۶۳۳ھ

سنہ ۶۷۱

جلال الدین محمد مولانا روم

مولف این بزرگ را از مجمع الواصلین نوشتہ۔

آنکہ مولای روم نامش بود
از ربیع نخست بود ششم
سال مولود آن خدا آگاہ

شدہ تاریخ نقل او بنجم
سال نقلش ز اوج ہفت طبق

سال نقلش باشتہار جہان

دل فروز جہان کلامش بود
کہ طلوعش نمود چون انجم[1]
شد رقم آفتاب عالیجاہ

سنہ ۶۰۴ھ

بے شک و ریب از جماد دوم
ہاتفم گفت قطب جنت حق

سنہ ۶۷۲ھ

رَفَعَ اللّٰہُ مَرقَدَہٗ میخوان

سنہ ۶۷۱ھ

[1] بجاے واحد بضرورت جمع نظم نمود ۱۲

| | |
|---|---|
| سنہ ۷۲۵ھ | |
| امیر خسرو دھلوے | تاریخ انتقال (عدیم المثل) و (طوطی شکر مقال)<br>سنہ ۷۲۵ھ　　سنہ ۷۲۵ھ |
| سنہ ۷۵۲ | |
| نصیر الدین چراغ دھلوے | (مہ بہشت)<br>سنہ ۷۵۲ھ |
| سنہ ۷۵۵ھ | |
| امام یافعی قطب مکہ | (قطب اوج خلد) (ساکن بخلد) بسبب اختلاف در تاریخ گفتہ<br>سنہ ۷۵۵ھ　　سنہ ۷۶۸ھ |
| سنہ ۷۵۷ | |
| ابو اسحٰق شیرازی | تاریخ انتقال ابو اسحٰق شیرازی کہ سلطنت صوری ہم نمود و آخر کشتہ شد از خواجہ حافظ شیرازی سہ |

بروز کافؔ و الف از جمادی اول　　بسال ذال و دگر نون وحاؔ علی الاطلاق

خدایگان سلاطین مشرق و مغرب　　خدیو کشور عدل و کرم باستحقاق

سپہر حلم و حیا آفتاب جاہ و جلال　　کمال دنیاؔ و دین شاہ شیخ ابو اسحاق

میان عرصۂ میدانؔ بہ تیغ قہر عدو　　نہادہ بر سر احباب خویش داغ فراق

لہ چہ عجب کہ نہ باشد یعنی بست و یکم ماہ جمادی الاولی ۷۵۷ھ ۱۲

۲ الف دنیا ساقط فرمودند ۱۲

۳ چہ عجب کہ ہیجا باشد ۱۲

**ایضاً**

| | |
|---|---|
| خسرو روے زمین غوث زمان بواسحٰق | کہ بر آن روئی چو گلزار بگریدی بلبل |
| جمعہ بست و دوم ماہ جماد اوّل | وا پسین بود کہ پیوستہ بشد جزو بکل |
| (بلبل و سرو و سمن یاسمن و لالہ و گل) | ہست تاریخ وفاتِ شہ سنبل کا کل |
| سنہ ۷۵۸ھ | |

سنہ ۷۶۴ھ

**خواجہ قوام الدین** — خواجہ حافظ در تاریخ وفات خواجہ قوام الدین این قطعہ گفتہ

| | |
|---|---|
| اعظم قوام دولت و دین آنکہ بر درش | از بہر خاکبوس نمودی فلک سجود |
| با آن وجود و با عظمت زیر خاک رفت | در نصف ماہ ذیقعدہ از عرصۂ وجود |
| تا کس امید جود ندارد دگر ز کس | آمد حروف سال وفاتش (امید جود) |
| | سنہ ۷۶۴ |

از الفاظ امید جود تاریخ برمی آید بشرط آنکہ حرف دال را کہ در لفظ جود است ذال منقوطہ خوانند تا عدد ہفت صد و شصت و چار میشود۔ تفرقہ میان دال و ذال ازین رباعی کہ خواجہ نصیر فرمودہ اند دریافت میتوان نمود رباعی

| | |
|---|---|
| آنانکہ بفارسی سخن می رانند | در معرض دال و ذال را[1] بنشانند |
| ماقبل وی ار ساکن جز وای بود | دال ست وگرنہ ذال معجم خوانند |

وابن یمین چنین گفتاست

| | |
|---|---|
| در میان فارسی فرقے میان دال و ذال | یاد گیر از من کہ آن نزد افاضل اعظم است |

[1] تصرف شاعرانہ ۱۲

| دال خوان آنرا و باقی جملہ ذال معجم است | | پیش ازو در لفظ مفرد گر صحیح و ساکن است |
|---|---|---|

یعنے در کلمہ کہ واقع شود اگر پیش ازان یکے از حروف علت باشد کہ واو و الف و یای حطی ہست وآن حرف ساکن باشد ذال نقطہ دار است و الا دال چنانچہ انوری نیز گفتہ

| از جود تو برجہان جہانی افزود | | دستت بسخا چون ید بیضا بنمود |
|---|---|---|
| گو قافیہ دال زہے عالم جود | | کس چون تو سخی نہست ونے خواہد بود |

پس درین صورت حرف آخر کلمہ بنود و افزود کہ فارسی ست ذال نقطہ دار باشد وہمچنین حروف آخر کلمہ داد و شاد و دید و شنید و نیز اگر ماقبل آن حرفے دیگر باشد وآن حرف متحرک بود ذال نقطہ دار است مانند ایزد و آمد و امثال آن

| | تاریخ وفات نجم دین خواجہ علیست | بر دال محمد چو نہی یک نقطہ |
|---|---|---|
| | | سنہ ۶۸۸ |

| سنہ ۷۵۲ھ |  |
|---|---|
| سلطان فیروز شاہ باربک | تاریخ جلوس (خدیو اسلام) - شہر جون پور را بنام سنہ ۷۵۲ |

عموی خود کہ محمد جونان نام داشت بنا کرد شہر جون پور - تاریخ انتقالش (وفات فیروز) سنہ ۷۹۰ھ سنہ ۷۶۲ھ

| سنہ ۷۹۱ھ | تاریخ انتقال شمس الدین محمد یعنے حافظ شیرازی | |
|---|---|---|
| شمس الدین محمد یعنے حافظ شیرازی | چراغ اہل معنی خواجہ حافظ | کہ شمعے بود از انوار تجلے |
| | چو در خاک مصلی ساخت منزل | بجو تاریخش از خاک مصلے |

سنہ ۷۹۱

لہ بگفتیم جان داد خواجہ علی ۱۲ جعفر سنہ ۵۲ ودای فیروز شاہ عادل ہند ۱۲ جعفر - سنہ ۶۸۸ ۶۱۵ ۱۱۰ ۶۳ ۱۴ سنہ ۷۹۰ ۲۰۹ ۱۰۰ ۵۹

(تعجب است کہ در کتاب زیر مصرع تاریخ سنہ ۷۶۲ھ تحریر اند جعفر)

سنہ ۸۰۰ھ
شیخ کمال خجندی
سنہ ۷۳۶ھ

(عندلیب خلد)
سنہ ۸۰۰ھ

۱ امیر تیمور

شب سہ شنبہ بست و ہفتم شعبان سنہ ۷۳۶ھ ولادت یافت
مطابق سنہ ۱۳۳۶ء در شہر کش از بطن نگینہ بیگم (مولد تیمور) تاریخ ولادت

چار شنبہ ۱۲ رمضان سنہ ۷۷۱ھ مطابق دہم اپریل سنہ ۱۳۷۰ء خسرو بادشاہ بلخ را قتل نمودہ بر تخت نشست

یا بی چو جلوس تمر سلطان را | یک نقطہ ہی گر بسر دال دعا

سنہ ۷۷۱ھ

تاریخ فتح روم

سنہ ۸۰۵ھ

(غلبت الروم فی ادنی الارض)
سنہ ۸۰۵ھ

ادنی یعنی آخر حرف ضاد است کہ زبر و بینا تش ہشت صد و پنج میشود

تاریخ انتقال سلطان روم کہ در قید امیر تیمور جان بداد

(فوت ایلدرم بایزید)
سنہ ۸۰۵ھ

امیر تیمور چہار شنبہ ہفتدہم شعبان سنہ ۸۰۷ھ مطابق سنہ ۱۴۰۵ء داعی اجل را لبیک گفتند (تیمور تا آن)

تاریخ انتقال
سنہ ۸۰۷ھ

سلطان تمر کہ چرخ را دل خون کرد | وز خون عدو روی زمین گلگون کرد
در ہفدہ شعبان سوی علیین تافت | فی الحال ز رضوان سر و پا بیرون کرد

تخرجہ ۱۰۵۷ - ۲۵۰ = سنہ ۸۰۷ھ

| | |
|---|---|
| سنہ ۸۱۷ھ<br>دولت خان لودے | در وفات دولتخان لودی گفت ہاتف سال او (دیکھ صاحب دولت بمرد)<br>سنہ ۸۱۷ھ |
| سنہ ۸۳۵ھ<br>سید قاسم انوار | وفات سید قاسم انوار القبش معین الدین سلسلہ اش بشیخ صدر الدین اردبیلی میسر |

| | | |
|---|---|---|
| شاہ کونین قاسم انوار<br>بود او دست تہرلم یزلی<br>سال ترحیل آن ملازم خلد<br>مرقد او بشہر جام نگر | زبدۂ آل حیدر کرار<br>واقف حالت خفی و جلی<br>گفت قاسم بخلد (قاسم خلد)<br>سنہ ۸۳۵ھ<br>بسرش نور صبح و شام نگر | |

| | |
|---|---|
| سنہ ۸۴۰ھ<br>بدیع الدین مدار | وفات بدیع الدین مدار بہجدہم جمادی الاولی (ساکن بہشت) (ساکن بہشت).<br>۸۴۰ھ ۸۴۰ھ<br>(قطب المدار جنت)<br>۸۴۰ھ |

تاریخ مثنوی یوسف و زلیخا از تصنیف جامی از مولانا عبد الرحمن جامی مصنف

| | |
|---|---|
| قلم نتاجی این جنس آخر<br>کہ باشد بعد از ان سالے مجدد | رسانید آخرین سالے باخر<br>(نہم سال از نہم عشر از نہم صد)<br>سنہ ۸۸۸ھ |

| | |
|---|---|
| سنہ ۸۹۹<br>ملائے جامی | انتقال جامی ہجدہم محرم ع (جائے جامی بہشت عدن بگو).<br>سنہ ۸۹۹ھ |

جعفر دہ مرغوب دل تالیف والد مرحوم دید کہ تاریخ جامی میر علی شیر معمائی چنین گفتند۔ کاشف سرّ الاہ۔ رای لفظ سر را کشف کردند یعنے چارصد گرفتند و تعداد الف مقصورہ آلہ ہم شمار نمودند۔ در ملخص تسلیم تالیف امیر اللہ تسلیم سہسوانی این مصرع بنظر قاصر رسیدہ

ع مسلم کامل و خدا آگاہ ٭ چہ عجب کہ آگہ باشد

سنہ ۸۹۹ھ

و از کتاب مفتاح التواریخ مستفاد میشود کہ وقت تصنیف مثنوی یوسف و زلیخا عمر جامی ہفتاد سال بود چنانچہ خود میفرماید ؎

| مرا ہفتاد شد سال و ترا ہفت | | ترا اقبال سے آید مرا رفت |
|---|---|---|

مولانا عبد الغفور تاریخ مدت عمر شش از لفظ کاس کہ بمعنی جام است برآوردہ پس ظاہر است کہ بعد ختم کتاب غالباً یازدہ سال زندہ ماندند تاریخہٗ ومن دخلہٗ کان امناً[1]

سنہ ۸۹۹ھ

| سنہ ۹۰۱ھ شیخ بچو | تاریخ انتقال شیخ بچو کہ از مشایخ ہند بود وطن سنبھل پدر شیخ عبد القادر بدایونی کہ ملوک شاہ نام داشت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ و از مریدان اوست ؎ |
|---|---|

| کمال الحق والدین شیخ بچو | | کہ آمد جنت فردوس جایش |
|---|---|---|
| ز روی تعمیہ تاریخ فوتش ۹۱۰ | | شود حاصل نہ نام دلکشایش |

| سنہ ۹۰۶ھ شاہ اسمٰعیل صفوی | ولادت شاہ اسمٰعیل صفوی بست و پنجم رجب سنہ ۸۹۲ھ (طلوع نیر شاہ اسمٰعیل) ۸۹۲ھ |
|---|---|

[1] بدالست بندہ ومن دخلہٗ کان امناً است و در قرآن شریف نیز ہمین آمدہ مورخ شاید الف محدودہ را دو عدد گرفتہ است لیکن خواجی کہ مقتاخرین انفا تحریر میگیرند

(بود دولت قزلباش) - اہل توران تاریخ جلوس او (مذہب ناحق) گفتند ایرانیان
سنہ ۸۹۲ھ سنہ ۹۰۶

درست نمودند وگفتند (ہذا مذہبنا حق) بر شیبانی خان اوزبک فتح یافت فتح شاہ دین پناہ)
سنہ ۹۰۹ھ سنہ ۹۱۶ھ

در کاسۂ کہ قتل کردہ بودند از سر شاہ بیگ خان کہ شیبانی خان و شاہی بیگ خان نیز می گفتند، بادہ نشاط نوش کرد مرزا قاسم گوہر گفتہ ؎

ہنوز نشۂ غرورے مگر در سر است | | کہ بزم چو تو شاہ را ساغر است

ایضاً تاریخ قتل اوزبک مذکور ریاضی شاعر ہرات گفتہ ؎

بود تاریخ قتل اوزبک فتح خراسانش | | (امیر المومنین حیدر علی ابن ابیطالب)
سنہ ۹۱۸ھ

وفات شاہ اسمعیل نوزدہم رجب سنہ ۹۳۰ھ طاب مضجعہٗ خسرو دین سیکے از فضلا گفتہ

شاہ و شاہ و شاہ میگفتند بہر ماتمش | | تا ہمین الفاظ را تاریخ فوتش ساختیم
سنہ ۹۳۰ھ

| شیخ حاجی عبد الوہاب بخاری | تاریخ انتقال شیخ حاجی عبد الوہاب بخاری از مولانا ہلالی استرآبادی (سیف اللہ کشت) سنہ ۹۳۶ھ |
|---|---|
| سنہ ۹۳۶ | |

تاریخ کشتہ شدن سلطان ابراہیم حسین لودی در جنگ پانی پت بقالی گفت ؎

توسنے او پر بیٹھیا | | پانی پت مین بھارت لیا
اٹھوان رجب بار سکروارا | سنہ ۹۳۲ھ | با برجیت براہم ہارا

سنہ ۹۳۷ھ

**ظہور الدین بابر شاہ دہلی**

ظہور الدین بابر بادشاہ دہلی ولادتش ششم محرم و درین شش ترشت است
کہ ہم عدد است و نزد اہل حساب شش را عدد خیر گویند و آنہم تاریخ است ـ

فتح دیبالپور وسط شہر ربیع الاول سنہ

کشت در پانی پت ابراہیم را — شاہ غازی بابر عادل لقب
روز و ماہ و سال وقت آن ظفر — (صبح بود و جمعہ و ہفت رجب)

سنہ ۹۳۲ھ

دگر تاریخ فتح بر محمود پسر سکندر شاہ و راجہ سانکا کہ با لک سوار در جنگ آمدہ بود

(فتح بادشاہ اسلام)

سنہ ۹۳۳ھ

و فتح دارک کابل بر قلعہ چندیری (فتح دار الحرب)

سنہ ۹۳۴ھ

این بیت از بادشاہ است سنہ

باز آی ای ہمای کہ بی طوطی خطت — نزدیک شد کہ زاغ برد استخوان من

وفات بابر بادشاہ روز دوشنبہ ششم جمادی الاولی سنہ ۹۳۷ھ مطابق بست و ششم دسمبر سنہ ۱۵۳۰ع
اولاً در باغ نور افشان بزمین امانت داشتند بعدہ نعش را بکابل بردہ دفن نمودند ـ
مولانا اسماعیل شہاب الدین گفتند سنہ در نہصد و سی و ہفت بودہ ـ

سنہ ۹۳۷ھ

(در مرغوب دل دہ ام ابشش شوال) — تاریخ دفن بکابل است (الفثار بہشت روزی باد)
۹۳۷ھ — سنہ ۹۳۷ھ

سنہ (افسوس بود نہصد و سی و ہفت)
۹۳۷ھ

از مولانا شهاب الدین معمائی سه

شه خسروان شاه بابر کہ داشت
محمد همایون بجایش نشست
چو پرسند تاریخ ای دل بگو

دو صد بنده مانند جمشید و کی
چو طومار عمرش اجل کرد طی
همایون بود وارث ملک وی

سنه ۹۳۶ھ

وازین قطعه بیت و پنج تاریخ وفاتش حاصل می شود از اعداد حروف بے نقطه اول و حروف نقطه دار مصرع دوم

قطعه پادشاه دہر بابر باکمال عدل بود

۹۳۶
منقوطه ۳۱۰ — غیر منقوطه ۶۲۶

زو اقف احسان عالم مصدر لطف اله

۹۳۶
منقوطه ۳۱۰ — غیر منقوطه ۶۲۶

سال جان او گزیدن جا بفردوس گفتگی

۹۳۶
منقوطه ۴۲۰ — غیر منقوطه ۵۱۶

جاے فردوس ابد بگزیده بابر بادشاه

۹۳۶
منقوطه ۴۲۰ — غیر منقوطه ۵۱۶

سنه ۹۴۰
نهر مکۂ معظمه

تاریخ احداث نهر مکۂ معظمه در سنه ۹۴۰ھ از سلطان سلیمان ابن سلطان سلیم بادشاه روم -

در عهد سلیمان شه فرخنده صفات
پرسید خرد زمان تاریخش را

آن بحر کرم مکه نهرے چو فرات
گفتم زسوے مکه آمد آب عرفات

سنه ۹۴۰ھ

متفرق از حوض لطیف آب بردار تخرجه سه عدد

سنه ۹۴۳ھ

| | |
|---|---|
| سنہ ۹۴۰ھ امیر انوشیروان | امیر انوشیروان مشہور بشاہ عادل ابن امیر ابوسعید علاء الملک والی ولایت لا متعلق ایران بر مسند حکومت نشست بعدل و داد گستری تا بشاہ عادل مشہور گشت۔ |
| چون سلخ صفر گشتہ گردید شہ عادل | از قتل شہ عادل (۹۴۰) تاریخ شدہ حاصل |
| سنہ ۹۴۲ھ مولانا شہاب الدین معمائی | در زمان ہمایون بادشاہ فوت شد (شہاب الثاقب) سنہ ۹۴۲ھ |
| مولانا اہلی شیرازی | (بادشاہ شعرا بود اہلی) سنہ ۹۴۰ھ |
| شیخ جمال دہلوی | (خسرو ہندوا ے) سنہ ۹۴۲ھ ایضاً (ماہ خلد برین) سنہ ۹۴۲ھ |
| سنہ ۹۴۳ھ سلطان بہادر گجراتی | از ہمایون شاہ شکست یافتہ بسمت بندر دیت رفت وازدست انگریزان قتل شد سوم ماہ رمضان در سنہ ۹۴۳ھ (فرنگیان بہادر کش) سنہ ۹۴۳ھ (سلطان البر شہید البحر) سنہ ۹۴۳ھ ایضاً (قتل سلطانا بہادر) سنہ ۹۴۳ھ |
| سنہ ۹۴۴ھ شیخ عبدالقدوس گنگوہی | (شیخ اجل) سنہ ۹۴۴ھ |

سنہ ۹۴۵ھ

**خواجہ شریفیا ہجری** برادرزادۂ مولانا امیدی درزمان سلطان شاہ طہماسپ صفوی بوزارت رسید تاریخ انتقال ؎ گردید یکی کم زملاذ وزرا[1]

۹۸۵
۴۰ ـ
۹۴۵ھ

**نصیرالدین محمد ہمایون** بادشاہ غازی ابن ظہیرالدین محمد بابرشاہ شب سہ شنبہ چہارم ذیقعدہ سنہ ۹۱۳ھ در ارک کابل ازبطن ماہم بیگم کہ ازنسل شیخ احمد جام بود ولادت یافتند (سلطان ہمایون خان)

سنہ ۹۱۳ھ

شاہ فیروز قدر (خوش باد) (پادشاہ صف شکن) (کی شصت عدد میشود چہ عجیب لفظ) اگر
۶۰ — ۹۱۳ — ۹۱۳ — ۳۱۳ — ۳۴۰
۶۵۳
باجزای بعد لفظ پادشاہ باشد جعفر کمی ۶۰

## تاریخ جلوس ہمایون بادشاہ خیرالملوک
سنہ ۹۳۷ھ

جعفر از لطف تسلیم نوشت دیگر وقت جلوس دکشتی زر بسبب تقسیم زر از کشتی[2]
سنہ ۹۳۷ھ

[1] در بعض نسخہ تامل کہ صحیح است ۱۲

[2] اور دیگر کم زملاذ وزرا کن ؎ مناسب است ۱۲
۹۸۵
ـ ۴۰
۹۴۵ھ
بادشاہ جوان دولت ۱۲

خواجہ کلال سامانی گفت

| سال مولود ہمایونش ہست<br>بردہ ام یک الف از تاریخش | | زادک اللہ تعالے قدرا<br>تا کشیم سیل دو چشم بدرا |
|---|---|---|

در دہلی کنار جمن شہرے بنا کرد نام آن دین پناہ داشت شاعرے گفت۔

سنہ ۹۴۲ھ — شہر بادشاہ دین پناہ

سنہ ۹۴۰ھ

سام میرزا صفوی قلعہ قندھار را محاصرہ کرد ازینجا شاہزادہ کامران برادر ہمایون بادشاہ رفتہ شکست دادند زدہ بادشہ کامران سام را۔

سنہ ۹۴۳ھ

سنہ ۹۴۸ھ

شیر شاہ — بست وہفتم شوال سنہ ۹۴۸ھ بر تخت سلطنت جلوس کرد

زیب اورنگ سلطنت افزودہ

تاریخ انتقال دگشت تاریخ ز آتش مرد سنہ ۹۴۸ھ

سنہ ۹۵۲ھ

سنہ ۹۵۲

شاہ طاہر دکنی — وفات شاہ طاہر دکنی۔ تابع اہل بیت درکتاب سنہ ۹۵۲ھ تحریر است

غالبا تابع اہل البیت است ۹۲۱ جعفر ۹۵۲

سنہ ۹۵۳

سلطان جنت — وفات سلطان جنتا منظور نظر ہمایون بادشاہ

| تاریخ وی از بلبل ماتم زدہ جستم | | در گریہ شد و گفت گل از باغ بروں شد |
|---|---|---|

۱۰۰۳
۵۰
سنہ ۹۵۳ھ

| | |
|---|---|
| سنہ ۹۵۲ھ | |
| علاءالدّین مجذوب | وفات علاءالدین مجذوب ؎ خرد گفتا علاءالدّین مجذوب سنہ ۹۵۲ھ |
| سنہ ۹۵۲ھ | |
| مولانا حسن | وفات مولانا حسن (بجنت قرار) سنہ ۹۵۳ھ |
| سنہ ۹۵۷ھ | |
| مولانا ابوالخیر | وفات مولانا ابوالخیر عاشق تخلص (فوت عاشق) سنہ ۹۵۷ھ |
| سنہ ۹۶۱ھ | |
| سلطان محمود گجراتی | وفات سلطان محمود گجراتی (سلطان شہادت) سنہ ۸۶۰ھ |

در کتاب سنہ ۹۶۱ھ تحریر یست غالباً لفظ صد وا از سہو نوشتہ تحقیق بالشہادۃ[1]
مولانا علی گفتند ؎ ۶۴۳ ۲۱۸ ۱۰۱ سنہ ۹۶۱ھ

| | |
|---|---|
| سہ خسرو را زوال آمد بیک سال | کہ ہند از عدل شان دارالامان بود |
| یکے محمود شاہنشاہ گجرات | کہ ہمچون دولت خود نوجوان بود |
| دوم اسلیم[2] شہ سلطان دہلی | کہ در ہندوستان صاحب قران بود |
| سوم آمد نظام شاہ بحری | کہ در ملک دکن خسرو نشان بود |

[1] اعداد تاے ملفوظہ چار صد گرفت ۱۲
[2] سلیم را اسلیم نظم کرد کہ جائز است ۱۲

زمن تاریخ فوت این سه خسرو (چہ می پرسی زوال خسروان بود)

۹۶۱ھ

## جلوس سلطان محمد عادل خان

عرف مبارز خان کہ سلطان فیروز را کشتہ بر تخت سلطنت نشست ؎

(بادشہ شد مبارز مہلک)

۹۶۱ھ

سنہ ۹۶۲ھ

میرزا اشرف جہان ابن قاضی جہان کہ قریب یازدہ سال در خدمت شاہ طہماسپ مہمات ملکی را انجام داد از آثار خیر او نہر کربلائے معلی است کہ ابوالفیض بادشاہ ده ہزار تومان صرف نمود ولادت مرزا اشرف جہان صبح چہار شنبہ ہفدہم ربیع الاول سنہ ۹۰۲ھ و وفات یکشنبہ ہفتہم ذی القعدہ سنہ ۹۶۲ھ تاریخش چنین گفتند

(آہ اشرف از جہان شدہ)

۹۶۲ھ

سنہ ۹۶۵ھ

میرزا کامران بمقابلہ ہمایون بادشاہ بوقت شب از کابل فرار کرد شاعری تاریخ گفتہ

(بے جنگ گرفت ملک کابل از وی)

بار دگر بر کابل متصرف شد باز فتح نمود کابل را گرفت۔

۹۵۰ھ

وفات عسکری میرزا برادر ہمایون بادشاہ ؎

(عسکری بادشاہ دریا دل)

۹۲۲

تعداد مصرع ۹۲۲ کمی ۲۹ ۔پس بقول جعفر چنین است ؎

(عسکری شاہم آہ دریا دل)

۹۶۱ھ

میرزا کامران برادر ہمایون بادشاہ بسبب تقصیرات مکحول شدہ رخصت مکہ معظمہ یافت
لفظ نیشتہ تاریخ و محمد مومن فرنجوی گفت (چشم پوشید زبیداد سپہر)
۹۶۰ھ
قاسم کاہی کہ ہمراہ او بود بوفاتش موزون ساخت کہ (بادشا کامران بکعبہ بمرد)
سنہ ۹۶۵ھ

میرزا ہندال برادر ہمایون بادشاہ وفاتش کہ کوکب برج شاہنشاہی در موضع خیبر از توابع کابل است در شبخون شہید شدہ سر دی از بوستان دولت) رفت سنہ ۹۲۴ھ
۹۰۹ ۹۵۸ھ
سنہ ۹۰۸ھ

میرزا کامران را پسری بود ابوالقاسم میرزا در جوانی بحکم اکبر بادشاہ در قلعہ گوالیار محبوس بقتل رسیدہ کہ (نماند از کامران نام و نشانے)
سنہ ۹۶۲ھ

فتح ہمایون بادشاہ بر سکندر شاہ ملا تاریخ (ز شمشیر ہمایون طلبند)
سنہ ۹۶۲ھ
تاریخ انتقال ہمایون بادشاہ کہ (ہمایون بادشاہ از بام افتاد)
۹۶۳ھ
بعضے کسان گویند کہ اگر مصرع آخر را باینطور نویسند تاریخ برآید کہ (ہمایون بادشا از بام افتاد)
و مولانا مسعودی حصاری این مصرع یافتہ کہ (واصل حق شد ہمیون بادشاہ) سنہ ۹۶۳ھ
۹۶۳
اگرچہ این مصرع یکعدد زیادہ دارد اما برسم خطی کہ نام اقدس بلا الف نویسند درست آید
و میر عبدالحی این مصرعہ یافتہ کہ (گو را سے بادشاہ من از بام اوفتاد)
و شخصے دیگر چنین گفتہ کہ (ہمایون کجا رفت و اقبال او) سنہ ۹۶۳ھ
۹۶۳ھ
و بعضے این مصرع یافتہ کہ (وارث ملک جلال الدین باد)
شاہم بیگ محبوب خان زمان علی قلی خان کہ کشتہ شد کہ برداشت آہ و گفت کہ (شاہم شہید شد)
۹۶۶
سنہ ۹۶۶ھ

سے چہ عجب کہ این مصرعہ تاریخ جلوس اکبر بادشاہ باشد ۱۲ جعفر

**جلال الدین محمد اکبر بادشاه** | غازی ابن نصیر الدین محمد همایون بادشاه ولادت باسعادت بعد از گذشتن هشت ساعت و هشت دقیقه از شب اول نسبت آبان ماه جلالی سنه ۴۶۴ هـ موافق نوزدهم اسفندارمذ ماه قدیمی سال نهصد و یازدهم یزدجردی مطابق شب یکشنبه پنج رجب سنه ۹۴۹ هلالی و ششم ماه کاتک سنه ۹۵۹ بکرماجیت و شانزدهم تشرین اول ماه رومی یکهزار و هشتصد و پنجاه و چهار اسکندری مطابق پانزدهم ماه اکتوبر یکهزار و پانصد و چهل و دو عیسوی در حصار امرکوٹ از توابع امرکوٹ قلمرو و متصل ماڑواڑ از شکم حمیده بانو بیگم ملقب به مریم مکانی - تاریخهاے ولادت از مولانا نورالدین ع

| | |
|---|---|
| چون کلک قضا نشان تقدیر نوشت | آیات ابد را همه تفسیر نوشت |
| از بهر ولادت شهنشاه جهان | تاریخ (شهنشه جهانگیر نوشت) |
| | سنه ۹۴۹ هـ |

ملک الشعرا فیضی فیاضی این تاریخ را بعد از انکه اکبر شاه بتخت سلطنت نشسته بنظم آورده

| | |
|---|---|
| لله الحمد که آمد به وجود | آنکه از کون و مکان منتخب است |
| بادشاہے که ز شاہان جهان | اکبرش نام و جلالش لقب است |
| شب و روز و مه و سال میلاد | (شب یکشنبه پنج رجب است) |
| | سنه ۹۴۹ هـ |

بعد انتقال همایون بادشاه بر تخت سلطنت نشست روز جمعه نصف النهار دوم یا سوم ربیع الآخری سنه ۹۶۳ هـ مطابق چهاردهم فروری سنه ۱۵۵۶ع موافق بروز آبان دهم اسفندارمذ سنه ۴۷۷ هـ جلالی و مصادق روز فروردین نوزدهم تیر ماه قدیمی سال نهصد و بست و پنج یزدجردی موافق چهاردهم [۱۴] سباط ماه رومی سال یکهزار و هشتصد و شصت و هفت اسکندری موافق نوزدهم ماه پھاگن یکهزار و شصت صد و دوازده [۱۶۱۲] بکرماجیت و یکهزار و چهار صد و هفتاد و هفت

سال الیاس بود۔

## تواریخ جلوس

(کام بخش) (نصرت اکبر) (جلوس خداوند عالم پناہ) وہمین سال بست وہشتم
سنہ ۹۶۳ھ
ربیع الثانی بروز چہار شنبہ سنہ ۹۶۳ھ نوروز گردید۔ میر عبد الحیٰ صدر الصدور گفت سنہ ۹۶۳ھ ؎
(گلے صد برگ سوری را بقا باد)

(فتح برہیمو دگرفت ہیمو را)
سنہ ۹۶۳
سنہ ۹۶۴ھ

| | |
|---|---|
| سنہ ۹۶۸ھ | |
| محمد بیرام | تاریخ شہادت محمد بیرام ؎ گفتا کہ شہید شد محمد بیرام سنہ ۹۶۸ھ |
| سلطان احمد شاہ گجراتی | در پنجم شعبان سنہ ۹۶۸ھ قتل شد شاعرے گفتہ (مقتول شد بیگناہ) سنہ ۹۶۸ھ وشاعری در زبان گجراتی گفت |

| | | |
|---|---|---|
| احمد جامی کس بر کس نس جیپڑا ساتؔ | | بابو پوچھی ہے تجھے کہین (دو شنبہ رات) سنہ ۹۶۸ھ |

سنہ ۹۶۹ھ

تاریخ صلح شاہ طہماسپ صفوی و سلطان سلیمان خواندگار روم (الصلح خیر) سنہ ۹۶۹ھ
اکبر بادشاہ از زیارت اجمیر وغیرہ مشرف شدہ واپس آمدند در آگرہ۔
(آفتاب دولت آمد)
سنہ ۹۶۹ھ

مدرسہ و مسجد ماہم بیگم (خیر المنازل)

سنہ ۹۶۹ھ

| | |
|---|---|
| سنہ ۹۷۰ھ<br>خان اعظم<br>محمد شمس الدین | آنکہ از دست ادہم خان کوکلتاش کہ ادہم عوض خون کشتہ شد (دو خون شد) یکعدد زیاد است شاعری دیگر گفتہ<br>سنہ ۹۷۰ھ (رفت از ظلم سر اعظم خان)<br>تخرجہ ۹۷۰ ۹۶۹ |

قطعہ دیگر عزیزی در شہادت نظم کرد قطعہ

| | |
|---|---|
| خان اعظم پناہ اعظم خان<br>بشہادت رسید ماہ صیام<br>کاشش سال دگر شہید شدی | کہ چو او کس درین زمانہ ندید<br>شربت موت روزہ دار چشید<br>کہ رشدی سال فوت خان شہید<br>سنہ ۹۷۰ھ |

محمد یوسف خوشنویس ہے (کجا شد یوسف مصر ای عزیزان)

سنہ ۹۷۰ھ

میر تقی الدین صدر بزمانہ شاہ طہماسپ صفوی بسبب علتی از عہدہ معزول شد قاضی عطاء اللہ گفت

| | |
|---|---|
| کسی کو رخنہ در دین بنی کرد<br>چو علت داشت صدر از بند گانش<br>اگر تاریخ عزلش خواہی از من | نہ بیند درد و عالم جز مذلت<br>بصد خواری فتاد از عزت<br>برون کن از شریعت حرف علت<br>۹۸۰ |

| | |
|---|---|
| شیخ محمد غوث گوالیار ہے | وفات شیخ محمد غوث گوالیاری (غوث بے لوث) ۹۷۰ ایضاً شیخ اولیا بود سنہ ۹۷۰ھ<br>تخرجہ ۱۵۰۶ ۵۳۶ سنہ ۹۷۰ھ |

سنہ ۹۷۲ھ

بخانۂ اکبر بادشاہ دو فرزند توامان ولادت یافتند کہ بعد یکماہ درگذشتند ؎
(بنمود دو ماہ روے از اوج شرف)

سنہ ۹۷۲

قتل راجہ رام راج بیجانگری ؎ رسبے نہایت خوب گشتہ گفت قتل رام راج بود)

سنہ ۹۷۲ ۹۷۵ نہایت حرف جیم ست

سنہ ۹۷۴ھ

فتح اکبر مبارک) وقت کشتہ شدن علی قلی خان وبہادر خان ؎
سنہ ۹۷۴ھ (آہے زدل کشید وبگفتا دو خون شدہ)

سنہ ۹۷۵ھ

(قتل دو نمک حرام بیدین) یعنی سال آخر بود در غرہ ذی الحجہ سنہ ۹۷۴ھ ۹۷۵
شیخ عبد العزیز دہلوی در آخر کتابت قبل نام خود ذرۂ ناچیزمی نوشتند ہمان تاریخ انتقال شد
وشیخ عبد القادر گفتند (قطب طریقت) نماند فرق یکعدد ۹۷۵ ست

سنہ ۹۷۶ھ

قلعہ اکبر آباد (بناے در بہشت) و تاریخ دروازہ ہتیا پول ؎ ۹۷۵
(آبے شال آمدہ دروازہ فیل) ۹۷۴

سنہ ۹۷۶

سنہ ۹۷۸ھ جہانگیر

ولادت جہانگیر بادشاہ یعنی شاہزادہ سلیم چہارشنبہ ہفتدہم ربیع الاول
سنہ ۹۷۷ھ وتولد سلطان مراد پنجشنبہ سوم محرم سنہ ۹۷۸ مطابق ہشتم جون ۱۵۷۰ع

قطعہ تصنیف شاہ حسین ہروی

| | |
|---|---|
| داد دو شہزادہ بشاہ این سپہر | چہرۂ آن ہر دو بہ از آفتاب |

؎ در ین مصرع ہم تامل است ۱۲

| | |
|---|---|
| اوّل ازو ثانی شاه جهان ۹۷۷ھ | ثانی از دو دلبر عالی جناب ۹۷۸ھ |
| آن یکی از مین بشاه سریر ۹۷۷ھ | مژده رسان بودی بصد فتح باب ۹۷۸ھ |
| آن دگری[1] باعث امن و امان ۹۷۷ھ زائد ۱۰۴۱ | مهر زمه داده با مهد خواب ۹۷۸ھ |
| مژده که مولود ز شه اول است ۹۷۷ھ | گفته از او مصرع اول جواب ۹۷۸ھ |
| از دومین مصرع ابیات هم ۹۷۷ھ | مولد شهزادهٔ ثانی بیاب ۹۷۸ھ |
| باد مدام آن شه و شهزاده را ۹۷۷ھ | جاه سکندر فر افراسیاب ۹۷۸ھ |

## تاریخ مسجد فتحپور سیکری از عبد القادر بدایونی

(لَا یُرٰی فِی البِلَادِ ثَانِیهَا)

۹۷۹ھ

## شروع عمارت اشرف خان میر منشی گفت

| | |
|---|---|
| سال اتمام این بنای رفیع | ثانی مسجد الحرام آمد ۹۷۹ھ |

دیگری گفت بیت معمور آمده از آسمان ۹۷۹ھ ÷ در یک جا الف ممدوده را دو گرفته و یک جا

[1] شاید چنین باشد بقول حقیر (آن دگری باعث جان جهان) ۱۲

دریان مصرعہ الف ممدودہ رایک گرفت (جعفر)

سنہ ۹۰۳ھ

دروازہ کلان فتحپور سیکری ؎

(شدہ رشک طاق سپہر بلند)

۹۸۳

شیخ الاسلام شیخ سلیم چشتی

پدرش شیخ بہار الدین از اولاد شیخ فرید گنج شکر۔

(نجم معرفت) تاریخ ولادت

سنہ ۸۸۳ھ

ورود در فتحپور سیکری ؎

(ماہ اوج شرف بہند آمد)

سنہ ۹۴۲

انتقال ؎ دو بین مباش ز (خود فانی و بحق باقی)

۹۷۹ھ

در کتاب ۹۷۹ تحریر است

ایضاً گفت ہاتف (بدہ خلد سلیم) ایضاً (شیخنا حجی)

۹۸۰ھ ۹۷۹ھ

(انتباہ) در سنہ ۸۸۴ھ کہ ولادت حضرت سلیم چشتی نوشتہ کہ تاریخ شاہد حال است یعنی نجم معرفت ورود در ہند سنہ ۸۴۲ یعنی قبل از ولادت عجب خیز است غالباً سنہ ۹۴۲ھ بودہ باشد ازین مصرعہ البتہ ثابت میشود والعلم عند اللہ ؎ (مہ اوج شرف بہند آمد) اگر یک دو الف ممدودہ بگیرند سنہ ۹۴۳ھ می شود دران وقت عمر شریفش پنجاہ و ہشت یا پنجاہ و نہ

سال ثابت می شود و این قریب بعقل است - فقط جعفر

سنہ ۹۶۹ھ

نوائی پیرزادہ سبزواری

بگفتا پیرزادہ از جہان رفت

سنہ ۹۶۷ھ مگر در کتاب سنہ ۹۶۹ھ تحریر است -

سنہ ۹۸۰

حاجی افضل | تاریخ انتقال حاجی افضل صوری معنوی - خرد گفته [illegible]

شاعرے درباغ فرح بخش میرفت دار وغہ نعمت خان منع کرد شاعر گفت

| | | |
|---|---|---|
| درباغ فرح بخش گذر کن شاہا | سنہ ۲۱۹۳ھ | برلالہ و یاسمن نظر کن شاہا |
| نعمت خان را زبہر تاریخ بپاش<br>سنہ ۱۲۱۱ھ | | از باغ فرح بخش بدر کن شاہا<br>۲۱۹۳<br>۱۲۱۱<br>۹۸۲ھ |

سنہ ۹۸۳ھ

داؤد شاہ بنگالہ | زملک سلیمان زداؤد رفت

سنہ ۹۸۳ھ

## تاریخ جلوس شاہ طہماسپ

| | |
|---|---|
| شرف بندگی شاہ نجف<br>نقش مہرش شدہ تاریخ جلوس | یافتہ چون ز ہدایت طہماسپ<br>بندۂ شاہ ولایت طہماسپ<br>سنہ ۹۳۱ھ |

در تذکرہ کلمات الشعرا نوشتہ اند کہ تصنیف سرخوش است کہ تاریخ جلوس او از قول

شاه ولایت برآورده اند (لِکُلِّ قَوْمٍ دَوْلَةٌ وَدَوْلَتُنَا فِی آخِرِ الزَّمَانِ) غالباً مورخ الف ممدوده را دو عدد گرفته باعتقاد شیعه اشاره بظهور امام آخر الزمان ست بادشاه از منهیات توبه کرد شاعری گفت ؎

سلطان کشور دل طهماسب شاه عادل — سوگند داد توبه خیل و سپاه و دین را
تاریخ توبه دادن شد (توبة نصوحا) — سر الٰهی است این منکر مباش این را

سنه ۹۸۴ — انتقال (شاه طهماسپ) شب سه شنبه پانزدهم صفر سنه ۹۸۴

(دوازده امام) (پانزدهم شهر صفر) (گور ش پر نور)
سنه ۹۸۴ سنه ۹۸۴ سنه ۹۸۴

تاریخ ولادت شاه اسمعیل صفوی میر حضوری شاعر ولد میر سید علی محتسب گفت درینها نزده طور سنین مطلوبه مستخرج میشود ؎

الحمد ایا طبع وفا گستر ما — کامدمه یوسف نقش آن دلبر ما
سنه ۹۸۴ — سنه ۹۸۴
منقوطه ۴۹۲ غیر منقوطه ۴۹۲ — منقوطه ۴۹۲ غیر منقوطه ۴۹۲

شاه اسمعیل نام دانصاف و علم — طهماسپ نشش مه همایون فرما
سنه ۹۸۴ — سنه ۹۸۴
منقوطه ۴۹۲ غیر منقوطه ۴۹۲ — منقوطه ۴۹۲ غیر منقوطه ۴۹۲

در صنعت این رباعی از لطف نگر — کش هر مصراع گشته تاریخ مثل
با نقطه هر دو مصرع و بی نقطه — گردد دو ده و چهار تاریخ جمل

سنه ۹۸۸ — تاریخ انتقال قاسم کاهی ؎

(زجهان قاسم کاهی رفته)
سنه ۹۸۸

له توبتاً نصوحاً در صفت موصوف مطابقت باید ۱۲
۱۰۶ ۹۰۹ ۹۱۵

ایضاً از فیضی

| تاریخ وفات سال واهش جستم | | نگفتار دویم از ماه ربیع الثانی |
|---|---|---|

سنه ۹۸۹ھ

بشیخ جلال تهانیسری ؎ شد رقم (در بهشت جای جلال)

سنه ۹۸۹ھ

سنه ۹۹۳ھ

تاریخ کتخدائی شاه سلیم جهانگیر از فیضی ؎

| زهی عقد دُر پاشِ سلطان سلیم | | که پرتو دهد سال امید را |
|---|---|---|
| زپرورد ن آفتاب دول | | (قرانی شده ماه و ناهید را) |

سنه ۹۹۳ھ

محمد حکیم میرزا برادر علاتی اکبر بادشاه - ولادت پانزدهم جمادی الاولی سنه ۹۶۱ھ

(ابو المفاخر) (ابو الفضائل)

سنه ۹۶۱ھ سنه ۹۶۱ھ

سلطان محمد خدابنده صفوی که اوراسلطان سکندرشاه نیزمی نوشتند ؎

(فرزند شاه طهماسپ اول محمد آمد)

سنه ۹۳۸ھ

میرزا سلیمان حاکم بدخشان از نسل امیر تیمور او را پسرے بود میرزا ابراهیم تاریخ ولادتش برآمده (نخل امید پدرم) آینده بدست پیر محمد خان اوزبک حاکم بلخ افتاد با شاده او از دست دکوراک، که نام جلادی بود کشته شد (کوراک کشت) - پدرش میرزا سلیمان گفت - (کو) نخل امید پدرم

سنه ۹۶۷

یک دویم نوشته شصت عدد گرفت ۱ سنه ۹۹۰ھ سنه ۹۵۲ و در ربیع الثانی هم تامل است ۱۲

**میر فتح اللہ شیرازی** سنہ ۹۹۷ھ

تاریخ وفات میر فتح اللہ شیرازی سہ شنبہ سوم شوال سنہ ۹۹۷ھ و پنجشنبہ نوزدہم شوال سنہ مذکور حکیم ابو الفتح گیلانی ہم انتقال کردہ[1] کہ حکیم و شاہ فتح اللہ کو یکبعد دگر می شود صیرفی ساوجی گفتہ

سنہ ۹۹۶ھ

امسال دو علامہ ز عالم رفتند
چون بردو موافقت نمودند ہم
رفتند و مقدم و مؤخر رفتند
تاریخ بشد کہ (ہر دو با ہم رفتند)

سنہ ۹۹۷ھ — سنہ ۹۹۸ھ

راجہ ٹوڈرمل دو شنبہ یازدہم محرم سنہ ۹۹۸ھ

ٹودرمل آنکہ ظلمش آفاق را گرفتہ
تاریخ رفتن او از پیر عقل جستم
چون شد سوی جہنم گشتند خلق خورم
شادی کنان بگفتا (وی رفت در جہنم)

سنہ ۹۹۸ھ

وفات شیخ وجیہ الدین گجراتی غرۂ صفر سنہ ۹۹۸ھ قبر در احمد آباد گجرات شیخ وجیہ دین دیگر تاریخ از مجمع الواصلین۔

سنہ ۹۹۸ھ

قدوۃ الاصفیا وجیہ الدین
علوی بود آن ستودہ صفات
گفتہ ام سال نقل او بیقین
عالمی حق نما وجیہ الدین
مسقط الراس و مدفنش گجرات
(بہشت[2] مسکن وجیہ الدین)

سنہ ۹۹۸ھ

[1] انتہائے جسارت ۱۲

[2] تائے قرشت از تقطیع می افتد شاعر مجبور بود ، جعفر

| سنہ ۹۹۵ھ | |
|---|---|
| جلال الدین عرفی | وفات جلال الدین نام عرفی تخلص مولدش شیراز بود ؎<br>(بادی کلام عرفی شیرازی) |

سنہ ۹۹۹ھ

از شعبت طاعی بسبب زیادتی طمع ظریفی گفتہ - در خاک ہند دفن شد بعد چندے

میر صابر اصفہانی استخوانش بنجف اشرف فرستاد عرفی در قصیدہ میگوید ؎

؎

| بکاوشش مژہ از گور تا نجف بروم | | اگر بہ ہند ہلاکم کنند و ربہ تتار |
|---|---|---|

ملا ردنقی ہمدانی وقت رسیدن نعش دران دیار گفتند ؎

| رقم زد از پے تاریخ ردنقی کلکم | | بکاوشش مژہ از ہند تا نجف آمد |
|---|---|---|

سنہ ۱۰۲۷ھ

وفات خواجہ محمد ۲ ربیع الاول سنہ ۹۹۹ھ صوری و معنوی

(؎ اورا بہ رقم سہ بارہ بنویس)

| سنہ ۱۰۰۰ھ |
|---|

سنہ ۹۹۱ھ

جعفر گوید کہ مورخ کمال کردہ است کہ اعداد مصرعہ ہم مقصود نبود و ناند غالباً

مولف یعنی صاحب بہار اعتنا نفرمودند - در سرہند باغی است کہ آن را نولکھا

میگویند بانی آن باغ حافظ رخنہ نام داشت تاریخ وفاتش اینست ؎

باغ را رخنہ شد و آب نماند

| سنہ ۱۰۰۲ھ |
|---|

سنہ ۱۰۰۳ھ

از شیخ عبدالقادر بدایونی ؎ بگفتا میرزا کوکہ بحج رفت

سنہ ۱۰۰۲ھ

تاریخ کتاب ہفت قلزم ۵ تصنیف امین احمد رازی گو ۔
سنہ ۱۰۰۲ھ

نسخہ منتخب التواریخ کہ بتاریخ بدایونی شہرت دارد و برحق گوئی و خداشناسی وفضل و کمال او دلیلے واضح است خود مصنف بطریق تعمیہ خارجی گفتہ ۵

| سنہ ۱۰۰۴ھ | شکراً اللہ کہ با تمام رسید<br>سال تاریخ ز دل جستم گفت | | منتخب از کرم ربانی<br>انتخابی کہ ندارد ثانی | |
|---|---|---|---|---|

اعداد انتخاب یکہزار و پنجاہ و چہار اند ازان حروف ثانی انتخاب کہ حرف نون است و پنجاہ عدد دارد تخرجہ نمودند ۱۰۵۴ سنہ ۱۰۰۴ھ

در انتقال شیخ فیضی گفتہ (شیخ ملحد بود) ایضاً (قاعدۂ الحاد شکست)
سنہ ۱۰۰۴ھ سنہ ۱۰۰۴ھ

مولف مفتاح التواریخ یعنی صاحب بہادر چنین گفتند ۵ افسوس گفت اکبر جان داد فیضی ما
دروازہ محل رہتاس ۵ از راجہ مان سنگہ بنای مقیم شدہ ۔ سنہ ۱۰۰۴ھ

سنہ ۱۰۰۶ھ

سنہ ۱۰۰۶ھ

تاریخ انتقال عبد اللہ خان اوزبک سپہدار ملک توران (قیامت قائم شد)
سنہ ۱۰۰۶ھ

| سنہ ۱۰۰۷ھ<br>سلطان شاہمراد | داز گلشن اقبال نہالی شدہ گم ) |
|---|---|

سنہ ۱۰۰۷ھ

| سنہ ۱۰۱۱ھ<br>شیخ ابوالفضل | وفات شیخ ابو الفضل روز جمعہ چہارم ربیع الاول سنہ ۱۰۱۱ھ |
|---|---|

سلہ ہر دو تاریخ محذوکش اند ۱۲

(یفعل اللہ ما یشا یحکم ما یرید) ہمزہ مستقل را حذف کرد

سنہ ۱۰۱۱ھ

(تیغ اعجاز بنی اللہ سر (باغی) برید)

وبنیز نقل کردہ اند کہ شیخ در خواب سنہ ۱۰۱۱ھ آمدہ تاریخ خود بیان نمود بندہ (ابوالفضل)
تحت سنگ موسی کہ تا حال در اکبر آباد موجود است ۵ سنہ ۱۰۱۱ھ

| تا فلک تخت گاہ خورشید است | | گفت (ماند سر پر شاہ سلیم) |
|---|---|---|

سنہ ۱۰۱۲ھ

خواجہ باقی باللہ کہ قبرش در دہلی است (نقش بند وقت) سنہ ۱۰۱۱ھ
نقشبندی سنہ ۱۰۱۲ھ

سنہ ۱۰۱۴ھ

محمد اکبر بادشاہ وفات محمد اکبر بادشاہ چار شنبہ سیزدہ جمادی الاخری سنہ ۱۰۱۴ھ
مطابق شانزدہم اکتوبر قدیمی و بست و ششم جدیدی سنہ ۱۶۰۵ع سی ام کاتک سمبت ۱۶۶۰
۵ الف کشند ملائک زفوت اکبر شاہ

سنہ ۱۰۱۴ھ

ایضاً نخل شاہیش چون زپا افتاد۔ ایضاً گفت تاریخ (فوت اکبر شہ) سنہ ۱۰۱۴ھ سنہ ۱۰۱۴ھ

(نخل شاہی الف لفظ شاہ است کہ آنرا تخرجہ کردہ (جعفر)
۵ پنجاہ و دو سال حکم راند اکبر شاہ

سنہ ۱۰۱۴ھ

ایضاً (پادشاه عالم جاوید اکبر پادشاه)

سنه ۱۰۱۴ه

| | |
|---|---|
| نور الدین محمد جهانگیر پادشاه | غازی ابن جلال الدین محمد اکبر پادشاه غازی ولادت چهارشنبه هفتدهم ربیع الاول سنه ۹۷۷ه سی ام اگست قدیمی و دهم ستمبر |

جدیدی سنه ۱۵۶۹ع ه

(در شهوار لجهٔ اکبر) ؛ (گوهر درج اکبر شاهی) ؛ (شاه عاقبت محمود) ؛ جلوس بستم جمادی الاخری سنه ۱۰۱۴ه

سنه ۹۷۷ه — سنه ۹۷۷ه — سنه ۹۷۷ه

ه بجای اکبر شه پادشاهزاده سلیم (شاه جهانگیر نصیب سپهر)

سنه ۱۰۱۴ه — ه — سنه ۱۰۱۴ه

| | | |
|---|---|---|
| سال جلوس شاهی تاریخ شد چو نهاد | | اقبال سپهبای صاحبقران ثانی) ۱۰۱۳ تعمیه ۱ سنه ۱۰۱۴ه |

تاریخ سکهٔ جهانگیری ه

| | | |
|---|---|---|
| شد چو خور این سکهٔ نورانی جهان | [illegible] | (آفتاب مملکت) تاریخ آن |
| از کلام جهانگیر پادشاه ه | | سنه ۹۶۴ه |
| ساغر می بر رخ دلدار می باید کشید | | ابر بسیار است می بسیار می باید کشید |

اشرف النسا نورجهان بیگم دختر خواجه ایاس یعنی غیاث بیگ اعتماد الدوله بود او دختر خود را بعلی قلی خان مشهور شیر افگن خان عقد نمود خطاب شیر افگن بسبب کشتن شیر از شمشیر یافته بود در هزار و پانزده هجری

قطب الدین خان باشارۂ بادشاہی شیر افگن را قتل نمود و خود هم کشته شد

سنه ۱۰۱۵ھ

**نور جهان بیگم**

نام نور جهان اول مهر النسا بود بادشاه اشرف النسا نور جهان بیگم فرمود۔ بیت دستخط نور جهان بیگم

| | |
|---|---|
| نور جهان گشت بحکم اله | همدم و همراز جهانگیر شاه |

در سکه یک طرف تصویر بادشاه و طرف دیگر این سکه بود

| | |
|---|---|
| بحکم شاه جهانگیر یافت صد زیور | بنام نور جهان بادشاه بیگم زر |

محرم در سال هزار و بست و هشت ستارۂ دنباله دار بر فلک نمایان شد بیگم گفت

| | |
|---|---|
| ستاره نیست بدین طول سر بر آورده | فلک بنشاط تی شه کمر بر آورده |

بادشاه که شراب را نهایت دوست میداشت وقت رویت هلال عید الفطر ارشاد فرمود ہلال عید بر اوج فلک هویدا شد۔ بیگم بجوابش گفت

| | |
|---|---|
| کلید میکده گم گشته بود پیدا شد | این بیت هم از وست ...... |
| نور جهان گرچه بصورت زن است | در صف مردان زن شیر افگن است |

این هم از اوست

| | | |
|---|---|---|
| کشاد غنچه اگر از نسیم گلزار است<br>نه گل شناسد و نی رنگ و بو نه عارض ولف | الیضاً | کلید قفل دل ما تبسم یار است<br>دلی کسیکه بحسن و ادا گرفتار است |
| دل بصورت ندهم تا شده سیرت معلوم<br>زاهدا هول قیامت مفگن در دل ما | | بندۂ عشقم و هفتاد و دو ملت معلوم<br>هول هجران گزرانیدم و قیامت معلوم |

بادشاه پیراهن تکمهٔ لعل پوشید بیگم گفت ؎

ترا نه تکمهٔ لعل است بر لباس حریر — شده است قطرهٔ خون منت گریبان گیر

روزے بعد فراق وقت ملاقات از فرط نشاط اشک از چشم روان شد بادشاه فرمود ؎ گوهر ز اشک چشم تو غلطیده می رود ٭ بیگم گفت آبیکه بی تو خورده ام از دیده می رود ٭

این رباعی هم ازوست۔

چو برداره ز رخ برقع ز گل فریاد برخیزد — ز نم برزلف اگر شانه ز سنبل داد برخیزد

باین حسن و کمالاتی چو در گلشن گذر سازم — ز جان بلبلان شور مبارکباد برخیزد

منقول است وقتیکه ملک الشعرا طالب آملی معتوب بادشاه بود در حالت محبوسی این بیت نوشته نزد بیگم فرستاد ؎

ز شرم آب شدم آب را شکستی نیست — بحیرتم که مرا آبروی از چه شکست

بیگم بدیهه نوشت فرستاد ؎ یخ بست و شکست

و جعفر میگوید از کلام بیگم این شعر هم شنیده ام بادشاه اراده صحبت نمود بیگم گفت ؎

اگر از قتل من شاها دلت خوشنود خواهد شد — بجان منت مگر تیغ تو خون آلود خواهد شد

خادمه گفت ؎ از قضا آئینهٔ چینی شکست ٭ بیگم جواب داد ؎ خوب شد اسباب خودبینی شکست

پدر نورجهان بیگم بپایهٔ وزارت رسید خطابش اعتماد الدوله و برادرش ابوالحسن بخطاب اعتقاد خان و میر سامان شده بعد بخطاب آصف خان مشرف شد۔

مسماة مهری از مقربان بیگم بود شوهرش خواجه حکیم بود وقتی بیگم او را طلب کرد او در رفتن تعجیل نمود که حرکات عجیبه سر می زد۔ مهری باشاره بیگم گفت ؎

مرا با تو سر یاری نمانده — سر مهر و وفاداری نمانده

ترا از ضعف پیری قوتی نیست | چنانکه پای برداری نمانده

این غزل از مسماة مهری است غزل

حل هر نکته که از پیر خرد مشکل بود | از سبودیم بیک قطرهٔ می حاصل بود

گفتم از مدرسه پرسم سبب حرمت می | در هر کس که زدم بیخود و لا یعقل بود

خواستم سوز دل خویش بگویم از شمع | داشت او خود بزبان آنچه مرا در دل بود

در چمن صبحدم از گریه و زاری دلم | لاله سوخته خون در دل و پا در گل بود

آنچه از بابل و هاروت روایت کردند | سحر چشم تو بدیدم همه را شامل بود

دولتی بود تماشای رخت مهری را | حیف صد حیف که این دولت مستعجل بود

مسماة خدیجه عبدالله دیوانه که پسر خواجه حکیم بود بسیار خوش طبع و خوش فکر است

روم بباغ و ز نرگس دو دیده وام کنم | که تا نظارهٔ آن سرو خوش خرام کنم

مسماة نهانی مصاحب و همنشین خرم بیگم والده شاه سلیمان بود پدرش از امرای بزرگ شاه سلیمان بود وقتیکه آوازه حسن او بلند شد هر کی خواستگاری کرد مسماة مذکور این رباعی را در چهار بازار آویزان کرد و مقرر بر آنکه هر که جواب رباعی دهد در حبالهٔ نکاحش خود را دهم گویند که از موزونان روزگار هیچکس از عهده جواب بر نیامد

از مرد برهنه روی زر میطلبم | وز خانه عنکبوت پر میطلبم

من از دهن یار شکر میطلبم | وز شیشهٔ باده نر میطلبم

مسماة بزرگی اصلش از کشمیر است و لولی بود که در عهد جهانگیر بادشاه ترک پیشه خود نموده بگوشه قناعت نشست روزی چهار شاعر برای ملاقاتش رفتند بار نداد درین اثنا عرب بچه که خالی از عشق نبود آمد و چون دعای او رسید او را طلبید

شعر گفتند ؎

| | |
|---|---|
| ای شیوهٔ کفر و دین بهم ساخته | غم را بوجود خود عدم ساخته |
| آثار بزرگی زجبینت پیداست | گه با عرب وگه بعجم ساخته |

مسماة بزرگے این بیت فی البدیہہ نظم نمودہ بیرون فرستاد ؎

| | |
|---|---|
| روزیکه نهادیم درین راه قدم را | گفتیم صلاحست عرب را وعجم را |

و این بیت نیز ازو مشهور است ؎

| | |
|---|---|
| مو بمو در ناله ام گوئی که استاد ازل | رشتهٔ جانم بجای تار در طنبور بست |

مسماة آتون لولی بسیار با فہم و مجلس آرا و سلیم الطبع بود منکوحه ملا بقائی که امیر نظام الدین علی شیر معتقد او بود قطعه ملا بقائی

| | |
|---|---|
| یاران ستم تیز رگے گشت مرا | کاواک شده چونے از و پشت مرا |
| گر پشت بسوی او دم خواب کنم | بیدار کند بضرب انگشت مرا |

لولی آتون بجوابش گفت

| | |
|---|---|
| هم خوابگی سست رگی گشت مرا | روی نبود از وبجز پشت مرا |
| قوت بچنانکه می تواند برداشت | بهتر بود از پشت دو صد مشت مرا |

مسماة سمرقندی بسی خوش گوی و شیرین کلام بود ؎

| | |
|---|---|
| شدیم خاک درت گرد بر دما نرسی | چنان رویم که دیگر بگرد ما نرسی |

دختر درویش قیام شیرازی در فضل و بلاغت مشهور بود خصوص در علم عروض و قوافی این مطلع ازوست ؎

| | |
|---|---|
| هر کجا آن مه بآن زلف پریشان بگذرد | هر که کفر زلف او بیند ز ایمان بگذرد |

مسماة عصمتی از نوادر این طائفه بودست

| | |
|---|---|
| از پا شکستگان طلب کعبه مشکل است | آن کعبه که دست دهد کعبهٔ دل است |

مسماة نشانی از اولاد سادات خراسان است تولد در محروسهٔ نشاپور واقع شده ست

| | |
|---|---|
| عاشقی با قامت ابر و کمندی کرده ایم | با همه پستی تمنای بلندی کرده ایم |

مسماة دختر امیر یادگار ست

| | |
|---|---|
| شبی در منزل ما میهمان خواهی شدن یا نی | انیس خاطر این ناتوان خواهی شدن یا نی |

مسماة همدمی از نسل سادات جرجان ست

| | |
|---|---|
| مرا دردیست از دل بیقرار از هجر یار خود | چه گویم پیش بیدردان ز درد بیقرار خود |

این غزل از همدمی است

غزل

| | |
|---|---|
| من سوخته لاله رخانم چه توان کرد | واله شدهٔ سبز خطانم چه توان کرد |
| صد تیر بلا و ستم و جور رسیده | زان ناوک دلدار بجانم چه توان کرد |
| جز نام تو ام هر نفسی ذکر دگر نیست | نامش شده چون ذکر زبانم چه توان کرد |
| مجنون صفت از عشق بتان زار و نزارم | دیوانه لیلی صفتانم چه توان کرد |
| ای همدمی از جور رقیبان ستمگار | بر چرخ برین رفت فغانم چه توان کرد |

مسماة آقائی که او را ایاق نیز میخوانند. گویند که وی در ایام سلطان حسین خان بهادر در بلدهٔ هرات مرجع خاص و عام و متمول بود هر سال فضلا و شعرا را غله وظیفه مقرر ساخته بود ناگاه در یک فصل وظیفه خواجه آصفی بتاخیر رفت خواجه گفت. قطعه

| | |
|---|---|
| ایا عروس خطا بخش و چرم پوش مگو | که کی وظیفهٔ ما را قرار خواهی داد |
| بوقت غله مرا گفته که باز دهم | سرم فدای درست چند بار خواهی داد |

و آقای که خیلی خوش فکر بود این مطلع رنگین از اوست ؎

| | |
|---|---|
| زہشیاران عالم ہر کہ را دیدی غمی دارد | دلا دیوانہ شو دیوانگی ہم عالمی دارد |

فتح دو قلعہ بادکوبہ و دربند کہ نہایت مستحکم بودند شاہ عباس صفوی فتح نمود در سال بستم جلوس سنہ ۱۰۱۶ھ

سنہ ۱۰۱۶ھ

| | |
|---|---|
| فتح دربند چو شد ہاتف غیبی میگفت | فتح دربند زہے فتح کہ میمون آمد |
| مصحف دل چو کشادیم برآمد تاریخ | زفتح دربند ہمایون ہمایون آمد |

سنہ ۱۰۱۶ھ

میر عبد الواحد بلگرامی مشہور بشاہدی سوم ماہ رمضان سنہ ۱۰۱۷ھ بعالم قدس خرامید و در بلگرام مدفون شد مورخی گفت ؎

| | |
|---|---|
| چو رفت واحد صوری و معنوی گفتم | ہزار و ہفدہ شب جمعہ ماہ صوم سیوم[۲] |

تخرجہ ۱۰۴۶ (۱۰۱۷ھ)

واحد صوری یک عدد دارد و واحد معنوی یعنی روشنے جمل نوزدہ عدد میشود پس ہمگین بست عدد از مصرع کم کنند جعفر

**سنہ ۱۰۱۸ھ سید سعد کبیر**

سید سعد کبیر روضہ اش در اکبراباد ؎ خرد گفتہ کہ با رحمت قرین باد[۳]

سنہ ۱۰۱۸ھ — سنہ ۱۰۱۸ھ

[۱] اعلان نون بعد اضافت بجبوری - ۱۲

[۲] تخرجہ بست گر سیوم بجای سوم موزون گردید ۱۲ [۳] شاید (سعید) باشد

| سنہ ۱۰۱۹ه سید نورالله شوستری | تاریخ از مخبر الواصلین |
|---|---|
| میر نور الله عالی انتساب<br>سال نقلش مظهر الحق زد رقم | زین زمانه با دل آگه شده<br>(عدن جای میر نور الله شده)<br>سنہ ۱۰۱۹ه |

جعفر گوید که از چند سال مرمت روضه کردند و یوم وفات آن مرحوم و بماه های دیگر هم مؤمنین مجلس میکنند گرد و پیش برای آسائش زائرین چند مکانات مختصر هم بنا نموده اند این مرحوم در هجدهم ماه جمادی الاخری شربت شهادت نوشش فرمودند بنده جعفر تاریخ می نویسد (نور الله مقبرة الشهید) ایضاً (مقبرهٔ نور الله الشهید)

سنہ ۱۰۱۹ه سنہ ۱۰۱۹ه

## قطعه

| آن گوهر دریای عرفان ذی شرف در نجف<br>والاحسب قاضی که بوده مولدشان شوستر<br>هژده جماد آخرین با صد جفا در آگره<br>دلسوز جعفر گفت بعد سه صد و هم سیزده<br>۱۰۱۹ ۳۰۶<br>اعداد مصرع ۱۳۳۲ صوری و معنوی | نور خدا سید نجیب چارده مرد عفیف<br>پاکیزه باطن صاف طینت پیرو دین حنیف<br>مقتول شد مظلوم نور الله از حکم عنیف<br>هان از شهید الثالث آیدا شد جدا بوضع نحیف<br>۳۶۲ ۱۳۸۱<br>۱۳۸۱<br>۳۶۲<br>سنہ ۱۰۱۹ |

## قطعه ایضاً

نجفی در آگره

قاضی حق جامع احقاق حق مقبول حق
۱۰۱۹
بر سر قبرش بیا و صنعت جعفر ببین

قتل شد در ہزدہ ماہ ششم آل بشیر
(میر نور اللہ شہید سومی) بود ای بصیر
۱۰۱۹ ۳۱۳
سنہ ۱۳۳۲ھ

(تواریخ جدید بعد مرمت)

(روضۂ نور اللہ) سنہ ۱۳۳۳ھ

(مشہد اطہر شہید ثالث) سنہ ۱۹۱۴ع

حوض جہانگیری ؎ نہان شد از خجالت زمزم از حوض جہانگیری
تخرجہ ۱۱۱۳ / ۹۴ / ۱۰۱۹ سنہ

ولی محمد خان اوزبک بادشاہ توران وقتیکہ مہمان شاہ عباس شدہ ؎
(ماہ شد مہمان بزم آفتاب)
سنہ ۱۰۱۹ھ

ایضاً گفت آمدہ بادشاہ توران۔
۱۰۲۰ فرق ۱ سنہ ۱۰۱۹ھ
سنہ ۱۰۲۱ھ

وفات میر سنجر ؎ افگند (بادشاہ سخن) چتر سنجری
۱۰۲۳
۱۰۲۴

کلام سلیمہ سلطان بیگم مخفی تخلص میکرد ؎
کاکلت را گر ز مستی رشتۂ جان گفتہ ام
مست بودم زین سبب حرف پریشان گفتہ ام

ماہ نام کتاب ۱۲ سنہ ۵ بعد سہ صد و سیزدہ سال گفتہ ام ۱۲ جعفر سنہ ۳ ؎ خجالت بجا می خجلت غالبا چنین حسین

سنه ۱۰۲۴ھ

آقا رضی اصفهانی شاعری بود که سیر هندوستان کرده برگشت. (آه از رضی، ملک قمی - بگفتار دو سر اهل سخن بود)

سنه ۱۰۲۴ھ

سنه ۱۰۲۵ھ

سنه ۱۰۲۵ھ

وقت محاصرهٔ قلعهٔ ایران بزمانهٔ شاه عباس که اتراک نموده بودند خواجه علی اکبر اصفهانی بخواب دید که کسی بخواب میگوید که فتح از پسر علی است چنانچه ترکان مجبور شده محاصره برداشتند مصنف کتاب عالم آرای عباسی برین عبارت چیزی افزوده گفت ؎ (فتح از پسر علیؑ عالی ولی)

سنه ۱۰۲۵ھ

سنه ۱۰۳۰

**شیخ بهاء الدین آملی علیه الرحمه**

ولد شیخ حسینی بزمانهٔ شاه عباس صفوی بروز سه‌شنبه دوازدهم شوال سنه ۱۰۳۰ھ وفات یافتند حسب وصیت نعش را در مشهد مقدس برده مدفون ساختند تاریخ رحلتش عماد الدوله ابوطالب وزیر شاه عباس گفت ؎ (گفتمش شیخ بهاء الدین وای) عدد همزهٔ مستقل بسبب ضرورت تاریخ نگرفت عجب است جعفر

سنه ۱۰۳۰ھ

حزینی دیگر گفت ؎ (افسوس ز مقتدای دوران)

سنه ۱۰۳۰ھ

عمارت اینچنین که بحکم شاهجهان تعمیر کرده اند ؎ بهشت روی زمین یافت عقل تاریخش

سنه ۱۰۳۱ھ

---

؎ سقوط همزه اصلی ۱۲

شیخ احمد سرهندی سنه ۱۰۳۴ھ (برهان کمال و هادی رحمت بود) ایضاً (نور اوج بهشت از احمد فرق کجید) سنه ۱۰۳۵ھ

ملک الشعرا طالب آملی سنه ۱۰۳۵ھ (حشرش بعلی بن ابیطالب باد)-

عبد الرحیم خان خانان پسر بیرم خان خانخانان بتاریخ چهاردهم صفر سنه ۹۶۰ھ متولد شد در لاهور و در عمر هفتاد و دو سال در سنه ۱۰۳۶ھ وفات یافت مقبره اش در دهلی قریب درگاه نظام الدین اولیا است که رو بانهدام دارد این ابیات از اوست

غزل

شمار شوق ندانسته ام که تا چند است
جز اینقدر که دلم سخت آرزومند است

نه دانه دانم و نی دام اینقدر دانم
که پای تا بسرم هرچه هست در بند است

بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار است
نگاه اهل محبت تمام سوگند است

مرا فروخت محبت ولی نمیدانم
که مشتری چه کس است و بهای من چند است

ادای حق محبت عنایتیست ز دوست
وگرنه خاطر عاشق بهیچ خورسند است

از آن بخشم سخنهای دلکش تو خوشم
که اندکی بادا های عشق مانند است

از تاریخ اکبری واضح شد که در سنه ۱۰۳۶ھ انتقال نمود شیخ عبد القادر بدایونی گفته (خان سپه سالار کو)

وفات نورالدین محمد جهانگیر پادشاه بیست هشتم صفر سنه ۱۰۳۷ھ مطابق هشتم اکتوبر عیسوی سنه ۱۶۲۷ع سنه ۱۰۳۷ھ
(جهانگیر از جهان عزم سفر کرد)

ملاحظه در عبارت کتاب مفتاح التواریخ عمرش هفتاد و دو سال معلوم میشود لیکن از تاریخ انتقال عمرش هفتاد و شش سال ظاهر میشود و الله اعلم ۱۲

ایضاً

| | |
|---|---|
| چو تاریخ وفاتش جست کشفی | خرد گفتا جہانگیر ازجہان رفت<br>سنہ ۱۰۳۶ھ |

دربعض کتب بست وہفتم صفر سنہ ۱۰۳۶ھ فوت کرد۔
تاریخ نابینا شدن شہریار پسر خرد جہانگیر کہ سلطان شہریار خود گفت قطعہ

| | |
|---|---|
| زنرگس گلاب ارچہ نتوان کشید | کشیدند از نرگسانم گلاب |
| اگر از تو پرسند تاریخ آن | بگو دو کور شد دیدۂ آفتاب<br>سنہ ۱۰۳۶ھ |

شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی خلف سوم جہانگیر بادشاہ است ولادتش بست ونہم ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ھ مطابق روز چہارشنبہ پنجم جنوری سنہ ۱۵۹۲ء ازبطن نواب جودہ بائی دختر راجہ بھگوانداس۔ قطعہ

| | |
|---|---|
| شاہنشہ زمانہ دانشور یگانہ | اسکندر نخستین صاحبقران ثانی |
| دین پرور معظم شاہجہان کہ شد | از جبہ اش ہویدا فرجہانستانی |
| روزیکہ عالم پیرا ز مسندش جوان شد | می تافت از جبینش نور خدایگانی |
| ازچار دہ بیاید دیگر چو او خدیوی | کامد قرین حکمش تائید آسمانی |
| ازچار دہ گذر کن تا عقل بر تو خواند | تاریخ مولدش را صاحبقران ثانی<br>۱۰۱۴<br>۱۴<br>سنہ ۱۰۰۰ھ |

شخصے دیگر چنین گفت

| | |
|---|---|
| خرد تاریخ سال مولدش را | رقم زد ظل حق جاوید الٰہی<br>سنہ ۱۰۰۰ھ |

شخصی قصیده گفت دوازده شعر که هر مصرع تاریخ است بسبب طول بی فروشتیم جعفر
بتاریخ هشتم ربیع الآخر ۱۰۳۷ھ بدار السلطنت لاهور به سریر فرمانروائی جلوس کرد

| | | |
|---|---|---|
| آمده تاریخ جلوسش زغیب | | (شاه جهان باشد شاه جهان) |

ایضاً. از حکیم رکنا باشی

(وارث ملک سلیمن آمده)

سنه ۱۰۳۷ھ

دیگرے گفت

(تا جهان باد درجهان باشد)

سنه ۱۰۳۷ھ

سعدی گیلانی این مصرع نظم شد

(جلوس شاهجهان داده زیب ملت و دین)

سنه ۱۰۳۷ھ

بلفظ زینت شرع - وعبارت خداحق بحقدار داد - ایضاً دوشنبه بیست پنجم بهمن

سنه ۱۰۳۷ھ — سنه ۱۰۳۷ھ — سنه ۱۰۳۷ھ

## شاه عباس صفوی ابن سلطان سکندر شاه ملقب خدابنده

ولادت بتاریخ دوشنبه غره ماه رمضان سنه ۹۷۸ھ این قطعه تاریخ ولادت است

| | |
|---|---|
| نونهال چمن بادشهی | که بگلزار جهان گشت مقیم |
| سال مولود وی از کلک قضا | چون رقم ساختم از طبع سلیم |
| ناگهان از سپهر تاریخش گفت | هاتفی بادشه هفت اقلیم |
| | سنه ۹۷۸ھ |

وانیمش عباس بهادرخان ہم بود تاریخ جلوس ظل اللہ
سنہ ۹۹۶

| تاریخ جلوس شہ عباس بہادرخان<br>سنہ ۹۹۶ | | بر مسند خاقانی زد تکیه شه ایران |
|---|---|---|

چون در سنہ ۱۰۱۶ نہر آب بروضۂ رضویہ یعنی مشہد مقدس آورده حاتم بیگ اعتماد الدولہ گفت ؎ آب آمد بروضه داخل شد ۱۰۱۶ درسلسلۂ صفویہ مثل وی بادشاہ فرہنگ
سنہ ۱۰۱۶

وگیاست و تدبیر و شجاعت و سیاست برنخاسته بسبب احکام منجمان ملحدی را برای دفع نحوست سه روز بر تخت نشانیدند در سنہ ۱۰۳۸ آخر قتل کردند خواص و عام تا سه روز موافق ضابطہ آن خاندان سجدہ نمودند حکیم رکن الدین گفت ؎

| ولی بحکم تو آدم سجود شیطان کرد | | نکرد سجده آدم بحکم حق شیطان |
|---|---|---|

دیوان خاص اکبرآباد ؎

| سعادت سرای همایون اساس | | چنین گفت طبع حقائق شناس |
|---|---|---|
| سنہ ۱۰۴۸ھ | | تاریخ قصر ؎ |
| طاق کسریٰ جبین نہد برخاک<br>قدسیان گفته اند با دل پاک<br>باد محراب انجم و افلاک<br>۴۹۰ | سنہ ۱۰۴۰ھ | پیش دولتسرای شاه جہان<br>بہر تاریخ قصر او بدعا<br>طاق ایوان بادشاہ جہان<br>۵۵۰ |

تاریخ وفات میر محمد باقر داماد تخلص او اشراق بود خلف سید محمود داماد استرآبادی
سال مجموع هردو مصرع سنہ ۱۰۴۰ھ ۱۲

دختر زاده شیخ علی آملی ؎ عروس علم دین را مرده داماد

تاریخ باغ اشرف خان که بر حاشیه کتاب قلمی تحریر است ؎ سنه ۱۰۴۸ھ

زهی باغی که فردوس برین زو قطعه الست ‌ ‌ گل در او بشکفته هر سو بوستان در بوستان
طرح کرده میرزا اشرف به شهر لکهنؤ ‌ ‌ در زمان خسرو صاحبقران شاهجهان
بهر عیش دوستان این بوستان عین وقف ‌ ‌ سال تاریخش از آن شد بوستان دوستان ۱۰۴۸ھ

ارجمند بانو بیگم مخاطب به ممتاز محل بنت آصف خان که برادر نورجهان بیگم بود ولادت در سنه ۱۰۰۱ھ شادی از شاه جهان بادشاه در نوزده سالگی و چند ماه و انتقال هفدهم ذی الحجه سنه ۱۰۴۰ھ لفظ غم تاریخ از بادشاه جمیله دل خان چنین گفت ؎

سنه ۱۰۴۰ھ جای ممتاز محل جنت باد

سنه ۱۰۴۰ھ

شیخ بدیع الدین سهارنپوری از مریدان شیخ احمد سرهندی است در سنه ۱۰۴۲ھ انتقال کرد

قطعه

شیخ مزار او همه نور غفور باد ‌ ‌ دلهای زائران درش غرق نور باد
تاریخ رحلتش چو ز هاتف سوال کرد ‌ ‌ قطب جهان گذشت ز عالم جواب داد

گذشت بدال مهمله نوشته چار عدد گرفت ۱۲

شاه صفی بادشاه ایران نهری از آب فرات تا نجف اشرف برد ؎

ز آب ما از ید ساقی کوثر آمد

ولادت داراشکوه از بطن ممتاز محل بنت آصف جاه وزیر تاریخ از ابوطالب کلیم سنه ۱۰۲۴ھ

گل اولین گلستان شاهی — کدخدائی داراشکوه بیست و سوم شعبان سنه ۱۰۴۳ھ ؎

بعد تزیین بلوح محمل شاه ۱۰۴۲ ‌ ‌ رقم دیدم قران مهر با ماه ۱۰۴۳ھ

از ابو طالب کلیم ؎ قران کردہ سعدین برج جلال)
۱۰۴۳ھ

تاریخ کتخدائی شاہزادہ محمد شجاع از دختر میرزا رستم صفوی از ابو طالب کلیم ؎
مہد بلقیس بسر منزل جمشید آمد بعد بیست روز شادی دارا شکوہ منعقد شدہ۔
سنہ ۱۰۴۳ھ

تولد سلیمان شکوہ پسر دارا شکوہ از دو بار خواندن سلیمان شکوہ تاریخ ولادت ظاہر می‌شود۔ یعنی (سلیمان شکوہ سلیمان شکوہ)
سنہ ۱۰۴۴ھ

تخت طاؤسی ؎ بگفت را در رنگ شاہنشاہ عادل)
ایضاً ؎ سریر پایہ صاحبقرانی سنہ ۱۰۴۴ھ
سنہ ۱۰۴۴ھ

شیخ میر لاہوری ہفتم ربیع الاول سنہ ۱۰۴۵ھ انتقال کرد ؎
در قم زد میر جنتی بیشک)
سنہ ۱۰۴۵ھ

مسجد اجمیر درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی تاریخش ابو طالب کلیم گفت ؎
(کعبہ حاجات دنیا مسجد شاہجہان)
سنہ ۱۰۴۷ھ

نواب فضل خان علامی تخلص ہفت ہزاری بخدمت وزارت کل شاہجہان بادشاہ مقرر شد ؎ رشد افلاطون وزیر اسکندرم۔
۱۰۴۸ھ

سنہ ۱۰۵۲ھ

ایضاً

تاریخ ولادت (شیخ اولیاء) تاریخ وفات (فخر العالم) ازین حساب عمر شریفش

سنہ ۹۵۸ھ سنہ ۱۰۵۲ھ

چار و نود سال می باشد۔ ایضاً تاریخ وفات از غوث دل علماءُ اُمتی کانبیاءِ بنی اسرائیل (موزخ اعداد ہر دو ہمزہ مستقل گرفتہ و ہمزۂ غیر مستقل را گذاشتہ سنہ ۱۰۵۲ھ ہمین صحیح است جعفر

شیخ محمد صادق گنگوہی صادق تخلص (قطب الافاق رفت از عالم) بجای سنہ ۱۰۵۲ھ اعداد مصرع سنہ ۱۱۲۲ھ میشود فرق بیعج (دا کد ...) چہ عجب کہ مورخ باین طور گفتہ باشد ؎

قطب آفاق رفتہ از دنیا

سنہ ۱۰۵۲ھ

شاہ صفی ابن شاہزادہ صفی میرزا ابن شاہ عباس صفوی بعد وفات جد بزرگوار بعمر سیزدہ سالگی در ماہ جمادی الاولی سنہ یکہزار و سی و ہشت در ایران بر تخت فرمانروائی نشست پیش ازین نامش سام میرزا بودہ کسی این تاریخ گفتہ

(ظل حق)

وتاریخ دیگر از مولانا شرقی قزوینی ؎ سنہ ۱۰۳۸ھ

صفی پادشاہ زو رنگ شاہی نہاد

سنہ ۱۰۵۲ھ

در ماہ صفر سنہ یکہزار و پنجاہ و دو در گذشت بعد فوتش شاہ عباس ثانی بر تخت نشست بعضے از دلسوزان (ظل مقبود) تاریخ یافتند و بعضی ربیع الاول سنہ یکہزار و ہفتاد و دو

سنہ ۱۰۵۲ھ

از شرب مدام درگذشت بعد از وی پسرش شاه سلیمان صفوی بادشاه ایران شد بعد
فوتش پسرش شاه حسین صفوی بسلطنت ایران رسید احوالش زیر نادرشاه نوشته خواهد شد
جهان آرا بیگم دختر سومی شاه جهان بادشاه هندوستان معالجه این بیگم یکی انگریز نمود و صله اش
اجازت تجارت بنگاله بی مزاحمت یافت سوم ماه رمضان سنه ۱۰۹۲ھ درگذشت۔

تاریخ پل علی مرادن خان مابین قندهار و پشاور ع

سنه ۱۰۵۴ھ

بانی این پل علی مراد شد از لطف حمید

سنه ۱۰۵۴ھ

قلعهٔ جلال آباد ع

ندا رسید بگوشم بنای فرخ فال

سنه ۱۰۵۶ھ

سنه ۱۰۵۶ھ

تاریخ فتح قلعهٔ بدخشان که شاهجهان فتح نمود از نذر محمد خان والی توران از قبیلهٔ زرد
ع شد بلخ و بدخشان نذر محمد خان۔ کل اعداد مع الواو که محل تامل است سنه ۱۵۵۵
می شوند اعداد نذر محمد خان ۹۵۵ ۲۰۹ ۳۴۲ ۴۰۴ از و حذفت ۹۹۶ نمودند باقی مانده ۵۹۹۔ مصرع دوم
زرد و قبیلهٔ والاک واگذاشت در آن۔ این اضافه کن یعنی ۵۸ همگین سنه ۱۰۵۶ھ حاصل
شود این تاریخ میرزا عبد الرزاق مصنف کتاب مجموع الصنائع برسم تعمیه خوب گفته۔
۲۱۳ ۱۴۶ ۹۸ ۴۵۸

ایضاً از نصیری شیرازی ع

| ثانی صاحبقران بخشان کاوش کن حساب | والی توران برآرد از ملک توران بعد از آن |
| --- | --- |
| ۱۰۱۳ | ۶۴۷ ۷۰۴ |
| کل<br>سنه ۱۰۵۶ هجری المقدس | باقی مانده ۴۳ |

حاجی محمد جان قدسی ملک الشعرا دے قصیدۂ در مدح عبداللہ خان کہ از اولاد خواجہ بود و منصب ہفت ہزاری داشت گفتہ بحضورش برد و در محفل ایستادہ خواند چون فارغ شد عبداللہ خان برخاست و ہر دو دستش گرفتہ بر مسند خود نشانید و خود با پیرہن سفید کہ در بر داشت بر پالکی سوار شدہ بیرون رفت و خیمہ را با خزانہ و جمیع کارخانجات وغیرہ در وجہ صلہ بدو بخشید بعد از چندی قدسی قصیدۂ رنگین تر از ان در مدح صاحبقران ثانی گفتہ بعرض رسانید بادشاہ خبر بخشش عبداللہ خان شنیدہ بود و فرمود حاجی صلہ کہ عبداللہ خان بتو دادہ است ہیچکس نمی تواند داد پس اقسام جواہر قیمتی طلبداشتہ فرمود تا ہفت بار دہانش از ان پر کردند در مرآۃ الخیال مرقوم است کہ قدسی در سال یکہزار و پنجاہ و پنج فوت شد ملک الشعرا ابوطالب کلیم در مرثیہ او ترکیب بندی گفتا این مصرع تاریخ یافتہ ؎

دور زان بلبل قدسی چمن زندان شد

سنہ ۱۰۵۵ھ

تاریخ وفات قادر شاہ بن شیخ کبیر ؎

گفت بشنو زوفات قادر شاہ

سنہ ۱۰۵۷ھ سنہ ۱۰۵۷ھ

حکیم رکنا کاشی مسیح تخلص از مجلسیان شاہ عباس صفوی بود از انجا رنجیدہ خاطر شدہ بہندوستان رسید و از مقربان اکبر بادشاہ شد و بزمانۂ شاہجہان معارج دولت نمود و باز بایران رفتہ بقیہ عمر بسر نمود ؎

(رفت بسوم) فلک باز مسیح دوم)
۶۹

سنہ ۱۰۵۶ھ

مورخ بجای یای اضافی ہمزہ مستقل نوشت و یکعدد گرفت -

سید جلال بخاری از اولاد سید احمد کبیر است و خلف سید محمد بخاری در زمانہ شاہجہان بعہدہ صدارت منصب شش ہزاری رسید تاریخ ولادت سید بخاری کہ خود گفتہ ؎

(من و دست و دامان آل رسول)

سنہ ۹۸۳ھ

(بعد لفظ دست واو عاطفہ باید تعجب است کہ ساقط کردند) -

و سید جلال الدین بخاری تخلص خود رضا میفرمود در سنہ ۱۰۰۳ھ ولادت یافتہ (وارث آل رسول) فرق سی و یک غالباً (وارث رسول) تاریخ است - وفاتش بموجب مرآت جہان

جانشین حیدر کرار

سنہ ۱۰۵۷ھ

شیخ ناصر اکبر آبادی - یکی از اولیای وقت بود ؎ گفت افسوس رفت قطب جہان

سنہ ۱۰۵۷ھ

حضرت ولی محمد نارنولی ؎ مظہر الحق (ولی اعظم گو (بجای گو) گفت باید جعفر)

سنہ ۱۰۵۷ھ

سنہ ۱۰۵۸ھ

تاریخ قلعہ شاہ جہان آباد ؎ شد شاہ جہان آباد از شاہ جہان آباد

تاریخ ولادت سلطان محمد بن سلطان ابراہیم در ترکی ؎ سنہ ۱۰۵۸ھ

نور در کلدی محمد صلب ابراہیم دن

۲۵۶ ۴۰۴ ۶۴ ۹۲ ۱۲۲ ۱۵۹ ۵۴

در کتاب سنہ یکہزار و ہشت و پنجاہ تحریر است - سنہ ۱۰۵۱ھ کمی ہفت عدد

؎ واو عاطفہ را ساقط کردند (۲)

میر نعمان اکبرآبادی ؎ میر نعمان ستون دین بوده
سنہ ۱۰۶۰ھ
سنہ ۱۰۵۸ھ
میر صالح الملقب بہ کشفی ؎ عقل تاریخ آن ستوده خرد گفت کشفی بخلد آب براد
سنہ ۱۰۶۰ھ

ایضاً

| بازسال وصال آن خسرو | | (والی خلد میر صالح) گو | |
|---|---|---|---|
| | | سنہ ۱۰۶۰ھ | |

میر ابوالعلی اکبرآبادی ولد ابوالوفا حسینی ولادت سنہ ۹۹۰ھ ؎
خواست چو افضل از خرد سال وفات آن صفی
گفت در برفت از جہان قطب جہان ابو العلاء
(املای عربی ابوالعلی است تصرف جاہلانہ) سنہ ۱۰۶۵ھ ب ۶۰

ساعت و روز ومہ و سال وصال افضل جست
سنہ ۱۰۶۱ھ
رشد سہ شنبہ نہم ماہ صفر صبح پگاہ ؎ ۲۸
(با وجود صبح لفظ پگاہ آورده) چہ عجب کہ ایوای باشد جفر) سنہ ۱۰۶۱ھ
ملک الشعرا ابوطالب کلیم ہمدانی المولد کاشانی دو بار بسیر ہند آمده مرتبہ اول در عہد جہانگیر بادشاہ رسیده بعد چندی کہ سنہ یکہزار و بست و ہشت بود بوطن معاودت نمود ؎ (توفیق رفیق طالب) تاریخ است - بعد از ان بعہد شاہ جہان بادشاہ باز بہند
سنہ ۱۰۲۸ھ
آمد و خطاب ملک الشعرا یافت دو مرتبہ بزر سنجیده شد وقتیکہ خواندگار روم بر شاہجہان اعتراض کرد کہ شاہ جہان نیستی بلکہ شاہ ہندستی این شعر موزون نموده بشاہ جہان عرض کرد:

وصلہ دریافت ؎

ہند وجہان زہ بروی عدد چون بود کئے | بر شاہ ما خطاب ازین روست میرہن

تاریخ وفاتش از غنی کشمیری ؎ طور معنی بود روشن از کلیم

سنہ ۱۰۶۱ھ

سنہ ۱۰۶۱ھ

میر الٰہی شاعری از سادات رشید آباد بود در مرات جہان مرقوم است کہ در سنہ ۱۰۵۷ھ انتقال کرد چنانچہ غنی کشمیری گفتہ ؎ (برد الٰہی زجہان گوی سخن)

سنہ ۱۰۶۴ھ

میر یحیی کاشی ؎

(احیای سخن چون کرد یحیی جان داد) اعداد یحیی بست وہشت گرفتہ حالانکہ سی ہشت باید

سنہ ۱۰۶۴ھ

مسجد دائی در شاہ جہان آباد مشہور است بر پیشانی آن تحریر است ؎

(یعنی قابلہ)

(گشتہ آباد کعبۂ دیگر)

سنہ ۱۰۶۴ھ

سنہ ۱۰۶۵ھ

حضرت سید باقی نقشبند | لطواف کعبہ میرفت در راہ مسافر دار البقا شد ؎ (صبح شنبہ پنجم شوال باقی داد جان)

سنہ ۱۰۶۵ھ

عمدۂ دنیا و دین و قدوۂ کون و مکان
میر باقی مرشد آفاق از لطف الٰہ
ساعت و روز و مہ سال و صالش عقل گفت

قبلۂ اہل جہان و کعبۂ عرش آستان
چون ازین دار الفنا شد جانب قصر جنان
(صبح شنبہ پنجم شوال باقی داد جان)

سنہ ۱۰۶۵ھ

؎ بہر ہن بروزن فاعلن موزون نمود حالانکہ بروزن فعولن است ۱۲

شیخ عبد اللطیف برہان پوری ۵؎ (آہ از آن شیخ کامل)

سنہ ۱۰۶۶ھ

سنہ ۱۰۶۶ھ

شیخ اسمٰعیل چشتی اکبرآبادی ۵؎

| | | | |
|---|---|---|---|
| در سہ صوم سال رحلت او | | خرد م (قدوہ مشایخ گفت) | |

سنہ ۱۰۶۶ھ

ایضاً

(ماہ فردوس جنت اسمٰعیل)

سنہ ۱۰۶۶ھ

نواب سعد اللہ خان وزیر شاہجہان بادشاہ بتاریخ لبست وسوم جمادی دوم سنہ ۱۰۶۶ھ بعمر ہشت وچہل سال درگزشت وتعجب است کہ تاریخ چنین نامورکسی نگفت جعفر میگوید

| | | |
|---|---|---|
| در سہ ولبست جادآخر ازحکم اللہ<br>جعفر امید ونگوی لبعد دوصد وہفتاد چار<br>مسجد جامع شاہجہان ۵؎ صوری معنوی | | شد ز دنیا آن وزیر شہ جہان دین پناہ<br>(آہ سعد اللہ خان نواب عالی اعلیٰ پایگاہ)<br>۳۹ ۱۱۱ ۶۵ ۷۰۱ ۲۰۰<br>سنہ ۱۰۶۶ھ |

سنہ ۱۰۶۶ھ

(قبلۂ حاجات آمد مسجد شاہجہان)

سنہ ۱۰۶۷ھ

سنہ ۱۰۶۸ھ

محبوسی شاہجہان - بتاریخ ہفتدہم ماہ رمضان سنہ ۱۰۶۸ھ پسرش عالمگیر بادشاہ محبوس کرد تاریخ این معاملہ مؤلف مفتاح التواریخ بطور تعمیہ گفتہ

قطعہ

| | | |
|---|---|---|
| کرد محبوس پدر را چو شہ عالمگیر<br>داد این حافظ شیراز بشارت بدلم | | دل من گفت کہ حیف این چہ شر می بینم<br>مشکل اینست کہ ہر روز بتر می بینم |

گفتم ای خواجه بفرما یکی تاریخ از آن / همه آفاق پر از فتنه و شر می بینم

هیچ شفقت نه برادر به برادر دارد / هیچ مهری نه پسر را به پدر می بینم

بی تامل سر ابهی بکشید و فرمود / (پسران را همه بدخواه پدر می بینم)

۷۱ / ۱۵۴۰ ۴۷۲

ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه ابن شاهجهان بادشاه غازی (سنه ۱۰۶۸ ه) شب یکشنبه یازدهم ذی القعده سنه ۱۰۲۸ ه مطابق دهم اکتوبر قدیمی سنه ۱۶۱۹ ع از بطن ارجمند بانو بیگم ملقب به ممتاز محل بنت نواب آصف جاه برادر نور جهان بیگم متولد شد. ملک الشعرا ابوطالب کلیم همدانی بعد جلوس فرمودن عالمگیر براورنگ خلافت در تاریخ ولادت او گفته

قطعه

داد ایزد به بادشاه جهان / خلفی همچو نوگل شاداب

تاج صاحبقران ثانی یافت / گوهر بحر انه وگرفته حساب

نامش اورنگ زیب کرد فلک / تخت ازین پایه گشت عرش جناب

چون برین مژده آفتاب انداخت / افسر خویش بر هوا چو حباب

طبع دریافت سال تاریخش / زد رقم آفتاب عالمتاب

۱۰۲۹ تخرجه ۱ سنه ۱۰۲۸ ه

تاریخ ملا مرشد یزدی سه

بگرفت جهان پرتو رخسارش تاریخ / این شد که جهانگیر شده نسل جهانگیر

۱۰۲۷ تعمیه ۱ سنه ۱۰۲۸ ه

بعض مورخین ازین تاریخ تاریخ اول را غلط میگویند جعفر میگوید که هر دو تاریخ صحیح آید)

کلیم تعمیهٔ خارجی نموده و ملا مرشد یزدی تعمیهٔ داخلی - پرتو رخسار تاریخ یعنی حرف دوم لفظ تاریخ الف است
تاریخ کتخدائی اورنگ زیب از دختر شاه نواز خان ابن نواب آصف جاه دوشنبه
سوم ذی الحجه سنه ۱۰۴۶ھ

فلک گفت تاریخ جشن زفافش ۔ دو گوهر بیک عقد دوران کشیده
سنه ۱۰۴۶ھ

سنه ۱۰۶۸ھ

## جلوس عالمگیر بادشاه

جمعه غرهٔ ذیقعده سنه ۱۰۶۸ھ مطابق بست و سوم جولائی قدیمی و دوم اگست جدید سنه ۱۶۵۸ع
تاریخ از شاه جهان «آفتاب عالمتاب» از جعفر اصفهانی «شهنشاه فلک اورنگ» شخصی دیگر گفت
سنه ۱۰۶۸ھ سنه ۱۰۶۸ھ دیگری چنین گفت «زیب اورنگ تاجهای شهان»
(سزاوار سریر پادشاهی)
سنه ۱۰۶۸ھ سنه ۱۰۶۹ھ

یای اضافی را حذف کرده بجایش همزهٔ مستقل نوشت مگر عددش نگرفت۔
یکی از فضلا گفت «پادشاه ملک هفت اقلیم»
سنه ۱۰۶۸ھ

عالمگیر بادشاه بعد تکمیل فتح بردار الشکوه روز یکشنبه بست و چارم ماه رمضان سنه ۱۰۶۹ھ
تاریخ جلوس خود مقرر داشتند سید عبد الرشید صاحب فرهنگ رشیدی درین آیه تاریخ جلوس یافته
اَطِیعُوا اللّٰهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ بعد دکم میشود
سنه ۱۰۶۸ھ
ملا عزیز الله خلف ملا محمد تقی مجلسی قبل این آیه یافت اِنَّ الْمُلْکَ لِلّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
همزهٔ مستقل را حذف فرموده اند۔ و دیگر موزونان چنین گفته اند سنه ۱۰۶۹

ف شاید در زمان محبوسی برای عالمگیر گفته باشد یا بجای شاهجهان عالمگیر باشد کاتب سهو کرده ۱۲۰

ایضاً

| | |
|---|---|
| چون زفیض مقدم او زیب اورنگ شد | زشاه هفت اورنگ تاریخ جلوس شاه شد |
| | سنه ۱۰۶۸ھ |
| و ملا شاه این تاریخ در نظم کشیده ع | |
| جمع دل من چون دل خورشید شگفت | حق ظاهر شد غبار باطل را رفت |
| تاریخ جلوس شاه اورنگ مرا | زطل الحق گفت الحق این را حق گفت |
| سنه ۱۰۶۹ھ | سنه ۱۰۶۹ھ |

تاریخ شروع حفظ قرآن (سنقرئك فلا تنسى) ایضاً ختم لوح محفوظ سکه ع

سنه ۱۰۷۱ھ — سنه ۱۰۶۸ھ

| | |
|---|---|
| سکه زد در جهان چو بدر منیر | شاه اورنگ زیب عالمگیر |

و برای اشرفی مهر منیر غالباً تخلص شاعر هم منیر بود جعفر

فتح بر شاه شجاع ع

| | |
|---|---|
| ای حرز تو سورهٔ تبارک بادا | پیوسته ترا تاج مبارک بادا |
| جستم زپی شگون فتحت تاریخ | دل گفت بشنو فتح مبارک بادا |
| | سنه ۱۰۶۹ھ |

شاعری که ضمیری تخلص میکرد دران معرکه موجود بود و هزار انعام یافت در صلهٔ تاریخ مذکوره از عالمگیر بادشاه۔

تاریخ قتل دارا شکوه۔

قطعه

| | |
|---|---|
| آنکه شاهی بلند اقبال است | رتبه اش در شمار ابدال است |
| شاه دارا شکوه نامش بود | در کمالات شیخ جامش بود |

۱ صیغه مضارع بی موقع استعمال شده ۱۲

| | |
|---|---|
| جمعہ و غرۂ ماہ عاشور | بود روز وصال آن مغفور |
| سال تاریخ نقل آن شہ دین | شد رقم (صاحب بہشت برین) |
| مرقد آن قتیل عشق آلہ | ہست در گنبد ہمایون شاہ |

۱۰۷۰ھ

این اشعار دارا شکوہ اند کہ ہنگام شہادت از زبانش برآمدہ

| | |
|---|---|
| روزیکہ شود اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ | و اندم کہ بود اِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ |
| من دامن تو بگیرم اندر عرصات | گویم صنما بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ |

شیخ مہدی ابن شیخ بالا کبیر در قنوج مسجدی تعمیر نمودہ در لفظ "خجستہ" تاریخ یافتند بر دروازہ بیرونی مسجد مذکور این تاریخ است بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سنہ ۱۰۶۸ھ

| | |
|---|---|
| از محمد مہدی پیر زمان | شد بترتیب حسن باب الجنان |
| سال تاریخ از خرد جستم بگفت | اُدْخُلُوْا حَقًّا خَفِیًّا بِالْاَمَانِ |
| سنہ ۱۰۷۰ھ | سنہ ۱۰۸۱ھ |

ملا شاہ بدخشی مرشد دارا شکوہ ست (داد ملا شاہ بر توحید جان)

سنہ ۱۰۷۰ھ

دیگری گفتہ

(گفت محبوب خلد ملا شاہ)

سنہ ۱۰۶۹ھ

موتی مسجد شاہ جہان آباد در سنہ ۲ جلوس بعہد عالمگیر مصنف تاریخ عاقل خان است (اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ) جعفر گوید آیہ قرآنی چنین است لفظ (بل) البتہ

سنہ ۱۰۶۶ھ

از طرف مصنف تاریخ است ؎ بَلْ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا
اگر سنہ ۱۰۸۱ھ است عدد الف مقصورہ للہ ہم گرفتہ است۔
مسجد سہارن پور کہ شیخ عبد السبحان از احفاد شیخ عبد الستار از سر نو مرمت نمودہ تیار کرد
؎ خلیل و احد سبحان بنای کعبہ نمود خلیل و واحد از اخوان شیخ عبد السبحان بودند
سنہ ۱۰۸۱ھ
تاریخ وفاتش (شیخ عبد السبحان) در کتاب تحریر است۔
سنہ ۱۱۳۹ھ
سنہ ۱۰۷۱ھ
تاریخ شہادت سرمد کہ اصلش از فرنگستان وارمنی بود قطعہ

| | قطعہ | |
|---|---|---|
| عارف حق حکیم سرمد بود | | از ہمہ عارفان سر آمد بود |
| ہمچو مہر فلک در عریانی | | بود ذاتش بپاک دامانی |
| ذات والای آن خدا آگاہ | | بود بیشک قتیل عشق الٰہ |
| گفتہ ام سال قتل آن مقبول | | بود مقبول سرمد مقتول |

سنہ ۱۰۷۱ھ

در کتاب تحریر است کہ در سنہ یکہزار و ہفتاد و دو بفتوای علما مقتول شد پس دو عدد در تاریخ کم اند۔

پل سلیم گڈہ در عہد عالمگیر بادشاہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
سنہ ۱۰۷۳ھ

| سنہ ۱۰۷۳ھ |
|---|
| سنہ ۱۰۷۴ھ |

نواب اسلام خان وزیر اعظم نامش میر عبد السلام مشہدی منصب ہفت ہزاری داشت
در شاہجہان نامہ تحریر است کہ در حکومت خود بتاریخ چہارم شوال سنہ ۱۰۵۷ھ فوت شد

مقبرہ اش در اورنگ آباد مگر غنی کشمیری تاریخ وفاتش کہ دارا تخلص سکہ و چنین گفتہ

| زمرد اسلام خان والاجاہ (۱۰۷۴ھ) | | جست این مصرع از زبان غنی |
|---|---|---|

پس فرق ہفدہ سال است۔

نواب نجابت خان خانخان۔ یکی از سپہ سالاران عالمگیر بودنامش میرزا شجاع و نام جدش شاہ رخ میرزا نبیرۂ میرزا سلیمان والی بدخشان بود در اجین بشب یوم الاحد چہارم جمادی اول ۱۰۷۵ھ وفات یافت تاریخ وفاتش بعد کمی یکعدد نفقرۂ

رضی اللہ ۱۰۷۶ھ

| | | |
|---|---|---|
| بہ یکم از رجب نجابت خان | | در ہزار و دوازدہ آمد |
| سال ہفتاد و پنج شد بجنان | | باز در چارم از جمید نخست |
| ہیچو عمر شفیع انس و جان | | شصت و سہ سال جملگی عمرش |
| رحمۃ اللہ علیہ والغفران | | زین نشان نجات شد چو بجا |

| ہزار و خمسہ و سبعین شد بزرگ درست | | بنصف لیل احد چارم از جماد نخست |
|---|---|---|

خان عالیجاہ شد قضاء اللہ حق این چند تاریخ از ملک نصرت کشمیری ست۔

۱۰۷۵ھ ۱۰۷۵ھ

| غم دل روی آسمان بگرفت | | گفت ہاتف شجاع زیبا رفت ۱۰۷۵ھ |
|---|---|---|
| ۱۰۷۴ | | |

ایضاً نجابت خان دلب از گفتن فردلبست ۱۰۷۵ھ تعمیہ لاینفی

۱۰۷۴ ۳۲ ۱۰۷۴

۱۱۰۷
۳۲
۱۰۷۵ھ

| | | | |
|---|---|---|---|
| دلہای تنگ و تیرہ ما یافتہ ضیا | | ابن شیخ کبیر بالاس مہدی بن یحیی کز فیض عام او | شیخ مہدی ۱۰۸۸ھ |

چون رسید روح میر لفش بباغ خلد | تاریخ او نوشت قضا ختم اولیا
١٠٨٨ھ

پسرش میر حسینی این مصرع تاریخ یافته ؎ پنجمین شوال میرم (داخل جنت) لب شد
١٠٨٨ھ
در کتاب این صنعت بنج جعفر از فهرست فتح دو تاریخ دریافت کرد۔

ایضاً دیگری گفته (عاشق شیر حق بود سال وصال میر من) یکعدد زیاده است۔

سنه ١٠٨٩ھ

میرزا محمد علی — ماهر تخلص سرخوش تاریخ وفاتش گفته ؎ گفت خمیده آه ماهر فوت شد)
سنه ١٠٨٩ھ

سنه ١٠٩١ھ

سید علی اکبر — ؎ رسید والا علی اکبر شهید پاک شد)
سنه ١٠٩١ھ

سنه ١٠٩٢ھ

تاریخ حوض و چاه در درگاه پیر دستگیر احداث یافته در سنه ١٠٩٢ھ یکهزار و نود و دو باقر خان تعمیر نمود ؎

چاهی شد و حوض آبشاری | در مرقد دستگیر کونین
خضر آمد و سال این بنا گفت | (سرچشمه آبروی دارین)

سنه ١٠٩٢ھ

در اثنای لاهور رنجیت سنگه کالسته چاه احداث نمود در سنه یکهزار و نود و دو شاعری گفته ؎

چاهی بنا نموده رنجیت سنگه کالسته | تاریخ گفت هاتف (لا زال خیر جاری)

سنه ١٠٩٣ھ

یکعدد زائد است

وفات شاه جهان بادشاه شب بست و ششم رجب سنه یکهزار و هفتاد و شش ؎
(ز عالم سفر کرد شاه جهان)
یکعدد زائد سنه ١٠٧٦ھ

؎ دو قافیه ایطا۔

ایضاً گفته ع خرد م شاه جهان کرد وفات۔ از دیگری گفت بیدل بهر بهر قربت دان جای وی
سنہ [illegible] — سنہ ۱۰۷۶ھ

| | | |
|---|---|---|
| از تجبر الواصلین ع | سال تاریخ رحلتش رضوان | زد رقم عز خلد شاه جهان |
| از اشرف خان ع | سال تاریخ فوت شاهجهان | رضی الله گفت اشرف خان — سنہ ۱۰۷۶ھ |

وفات شیخ محمد معصوم ولد شیخ سرهندی ع
سنہ ۱۰۷۹ھ

(ندا آمد ز عالم رفته معصوم)
سنہ ۱۰۷۹ھ

وفات غنی کشمیری محمد طاهر نام شاگرد شیخ محمد فانی میرزا جعفر معمائی گفت ع
زکه آگاهی سوی دار البقا از دار فانی شد۔ ایضاً مسلم که شاگرد او بود ع پنهان شد گنج هنری زیر زمین
سنہ ۱۰۷۹ھ — سنہ ۱۰۷۹ھ

| | | |
|---|---|---|
| ایضاً دل ع | ز خرد سال رحلتش چو طلب کرد | قَالَ لَنَا اَنْ تَقُوْلَ رحی غَنِیًّا |

سنہ ۱۰۷۹ھ
عفیفه که بای کوکلدی نام داشت بنت ملائم خان ع رباد همدم بحوریان بهشت
سنہ ۱۰۸۰ھ
سید نعمت الله خان نارنولی وفاتش در یکهزار و هفتاد و دو ولیکن از تجبر الواصلین یکهزار و هشتاد استخراج میشود ع گفت تاریخ نقل او ایام ٭ نعمت الله مهر عدن مدام۔
سنہ ۱۰۸۰ھ

ایضاً ع

| | | |
|---|---|---|
| چون زجهان فنا رفت به دار البقا | | ز سال وصالش بگو قطب بهشت برین |
| سنہ ۱۰۸۱ھ | | سنہ ۱۰۸۰ھ |

| | |
|---|---|
| میرزا صائب | نامش میرزا محمد علی تبریزی شاعر مشهور در اصفهان دفن شد |

سرخوش میگوید وقتیکه خبر مرگش شنیدم بیساخته گفتم ع
(صائب وفات یافت)
سنہ ۱۰۸۱ھ

در یکهزار و هشتاد وفات یافت
دغالبا وقتیکه سرخوش شنید سنه ۱۰۸۰ھ بود والعلم عندالله
آزاد بلگرامی گفته ؎

| | |
|---|---|
| عندلیب نغمه پرداز فصاحت صائبا | رفت ازین عالم بسوی روضهٔ دارالسلام |
| خامهٔ آزاد انشا کرد سال رحلتش | (بلبل گلزار جنت صائب عالی مقام) |

غالباً مصرع آزاد مرحوم باین طور است ؎ بلبل گلزار جنت صائب ~~عالی~~ [شیرین] مقام و جعفر
سنه ۱۰۸۰ھ
تاریخ محمد محسن فانی از مولف مفتاح التواریخ یعنی مسٹر طامس ولیم بیل صاحب

| | | |
|---|---|---|
| بیا بی سال فوتش را چه خوانی | | محمد محسن مخدوم فانی |

سنه ۱۰۸۶ھ

دانشمندخان موسوم محمد شفیع یزدی در ربیع الاول سنه یکهزار و هشتاد و یک
درگذشت آیهٔ کریمه توفنا مع الابرار از دیگری گفتار بنی شفیع محمد شفیع باد
سنه ۱۰۸۱ھ — سنه ۱۰۸۲ھ

خواجه عبد الشرافت ؎ یکی از اصحاب شرافت رفت، تخرجه بیعدد نمود۔
سنه ۱۰۸۱ھ

باغ حسین در بلگرام موضع جنید پور بنام سید الشهدا حسین علیه السلام وقف کرد۔

| | | |
|---|---|---|
| باغ حسین گشت چو احداث در ربیع | | شد خاطر جمیع محبان شاد شاد |
| تاریخ او بگفت بمن پیر عقل من | | پا ی خزان بریده ز باغ حسین باد |

۱۱۳۱ — ۵۰ — ۱۰۸۱

بختاور خان یکی از امرای عالمگیر سرای تعمیر نمود و بختاور نگر نام نهاد شاعری گفت۔ سنه ۱۰۸۱
شاد و خرم ز در آمد را ۲۱۲ ۴ چه گفت بختاور نگر آباد باد، ۱۰۸۲ کل اعداد ۱۲۹۴ از ین خارج شد ۲۱۲ باقیمانده ۱۰۸۲ھ

سنہ ۱۰۸۴ھ

تاریخ کتخدائی شاہزادہ محمد اکبر پسر خرد عالمگیر بادشاہ ؎ قران سعد اکبر شد بناہید۔
قاضی محمد یوسف بلگرامی در سنہ ۱۰۸۴ھ انتقال کرد ؎ سنہ ۱۰۸۴ھ

سال فوت آن شریعت دستگاہ ‖ (آہ قاضی یوسف درآمد) آہ آہ

(با وجود این کشمکش کامیاب (نشد) جعفر گوید ؎ سنہ ۱۰۸۵ھ یکعدد زائد است۔

(وای قاضی یوسفم آمد کن نگاہ

سنہ ۱۰۸۴ھ

سنہ ۱۰۸۵ھ

**ملا محمد بلخی** اصلش از خاک توران است بخوش گوئی و معنی یابی از واحدی برنخاستہ۔

مرد ملا مفید در ملتان ‖ این سخن چون بگوش سرخوش خورد
برکشید آہ و سال تاریخش ‖ گفت (ملا مفید بلخی مرد)

سنہ ۱۰۸۶ھ ۱۰۹۱

مسجد عالمگیر بادشاہ در اکبرآباد در سنہ یکہزار و ہشتاد و پنج تعمیر شد۔ سنہ ۱۰۸۵ھ
؎ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ

سنہ ۱۰۸۶ھ ۲ زائد
ولادت سکندر شاہ ولد اعظم شاہ ؎ وارث سکندر آمد۔
شاہزادہ سلطان محمد پسر بزرگ عالمگیر در ہشتم شوال سنہ ۱۰۸۶ھ در قلعہ گوالیار بحالت قید انتقال کرد سنہ ۱۰۸۶ھ

در دوشنبہ ہشتم شوال سال نقل او ‖ شد رقم (سلطان محمد صاحب خلد و جنان)

میر اسمعیل تاریخ ولادتش (افضل زمانہ) ہفتاد و چہار سال زندہ ماند تاریخ انتقالش ؎ سنہ ۱۰۸۶ھ
(سید افضل زمانہ) سنہ ۱۰۱۲ھ

سنہ ۱۰۸۶ھ

؎ شاید ملا محمد مفید میشود ۱۲

؎ شاید ملا محمد مفید میشود ۱۲ وازجعفر ملا مفید بلخی اینجا نام او است ۱۰۸۵

سیواجی وسبھاجی مرہٹہ کہ از قید عالمگیر گریختہ بود حافظ ہدایت اللہ گفت (اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ)
بعد ازان سبھا از پدر خود رنجیده در سنہ ۱۰۹۰ھ نزد امرای عالمگیر آمد و در قید افتاد عبد سنہ ۱۰۷۷ کس
شاہزاده محمد اعظم شاه این مصرعہ یافتہ ع (با زن و فرزند سبھا شد اسیر) بعد چندی
سنہ ۱۰۹۰ھ
و نیز گریختہ باز قید و قتل شد در سنہ ۱۰۹۹ھ ع (کافری جہنمی رفت)
بر حاشیہ صفحہ ۱۵ اہم قلمی تحریر است تاریخ شاه میر محمد ٹیلے والے ۱۰۹۹ھ در لکھنؤ (لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْن)
سکندر عادل شاه والی بیجاپور دکن قلعہ حوالہ عالمگیر بادشاه نمود معز الدین موسوی تاریخ این فتح عظمی ۱۰۹۷ھ
چنین گفت ع (فتح اسکندری مبارک گفتا) - ایضاً (فتح ملک دکن و قلعہ بیجاپوری)
سنہ ۱۰۹۷ھ　سنہ ۱۰۹۷ھ

سنہ ۱۰۹۷ھ

فتح حیدرآباد کہ والیش سلطان ابوالحسن قطب الملک مشہور تانا شاه بود از میرزا محمد شیرازی
کہ عالی تخلص میکرد ع

| | | |
|---|---|---|
| گردید دل جہانیان شاد | | از نصرت بادشاه غازی |
| رشد فتح بجنگ حیدرآباد) | | آمد بقلم حساب تاریخ |

سنہ ۱۰۹۷ھ

سنہ ۱۰۹۹ھ

خانسامان عالمگیر بادشاه) - (محمد علیخان برد)
سنہ ۱۰۹۹ھ

شاه میر محمد سلونی - گفت ہاتف عارف باللہ رفت) -
سنہ ۱۰۹۹ھ

سنہ ۱۱۰۰ھ　میرزا معز الدین موسوی یکی از عہده داران عالمگیر فطرت تخلص و در آخر

ا؎ در رسالہ عبرت دیدم مطبوعہ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء وَاٰخَرْجْنَاهُمْ مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ
۲۶۰　۱۸۷　۸۹　۱۴۲　۴۵۴　۴۶
۱۱۴۳

۱۰۹۷ھ

موسوی تخلص اختیار کرد تاریخ ولادتش را فضل اہل زمانہ و تاریخ انتقال از سر خوش سہ
کشیدہ آہ و گفتا عقل تاریخ ۱۱۵۰ ایضاً (معز الدین محمد موسوی رفت) تخرجہ ۶ ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۶

ز حیرت خواست دل تاریخ فوتش خرد گفتار کجا شد موسوی خان
باید دانست شاید لفظ خان بر سم الخط عربی (خن) نوشتہ عددش گرفتہ کہ خالی غرابیت نیست جعفر ۱۱۰۱ھ سنہ ۱۱۰۱ھ

تاریخ تہنیت کہ خدائی عنایت اللہ پسر نواب شکر اللہ خان از میرزا عبد القادر بیدل فرمود سنہ ۱۱۰۱ھ

قطعہ

کاشانہ صلائے عیش دارد
سنہ ۱۱۰۱ھ
اے دہر طرب مبارکت باد
سنہ ۱۱۰۱ھ

رشد اقبال دارد امروز
سنہ ۱۱۰۱ھ
ہمراہی حسن معنی ایجاد
سنہ ۱۱۰۱ھ

وقتیست کہ از نوائے دلہا
سنہ ۱۱۰۱ھ
ساز دوران رسد بارشاد
سنہ ۱۱۰۱ھ

عقد گہریست زیور جاہ
سنہ ۱۱۰۱ھ
حاسد ملعون دوستان شاد
سنہ ۱۱۰۱ھ

از مژدہ ادعائے این فیض
سنہ ۱۱۰۱ھ
عالم چمنیست عرش بنیاد
سنہ ۱۱۰۱ھ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ فرق

خورشیدہ ز دور الفت کام ۱۱۰۱ھ
مطلوب وفائے سرو شمشاد ۱۱۱۰ھ

۱؎ چہ عجب کہ این شعر بانیظور نظم شدہ باشد ۵ عالم چمنیست عرش بنیاد ۱۲

| | |
|---|---|
| هر مصرع ازین طریق موزون | دارد ز شهود سال تعداد |
| سنہ ۱۱۰۱ھ | سنہ ۱۱۰۱ھ |
| اکسون یکان معنی خاص | شعری ز دو مصرعم ندا داد |
| سنہ ۱۱۰۱ھ | سنہ ۱۱۰۱ھ |
| اوقات سعادت دو کوکب | شیرازه الفت دو همزاد |
| سنہ ۱۱۰۱ھ | سنہ ۱۱۰۱ھ |

سنہ ۱۱۰۴ھ

روح الله میر بخشی

پسر خاله زاد عالمگیر بادشاه بود بتاریخ پنجم ذی الحجه سنه یکهزار و یکصد و سه بساط حیات در نوردید چنین گفتند یک عدد زیاده است —

ع (حیف حیف ز روح الله خان) —

سنہ ۱۱۰۴ھ

سنہ ۱۱۰۴ھ

تاریخ حافظ ضیاء الله از میر غلام علی آزاد ع تاریخ سنو بمنزل قدس ضیا

مسجد عالم گنج متصل دهلی دروازه در اکبرآباد تعمیر کرده میر رفیع الزمان در سنه ۱۱۰۴ھ

(رباد ابد معدن فیض آگه)

سنہ ۱۱۰۴ھ

سنہ ۱۱۰۵

امیر الامرا نواب که اصل نامش ابوطالب است پسر نواب آصف خان بهادر در عمر نود و سه سال شانزدهم شوال سنه ۱۱۰۵ھ در گذشت — ع

شائسته خان

گفت هاتف (اهل خیر و داد مرد) ایضاً ع آه نواب سخی شد ز جهان

سنہ ۱۱۰۵ھ

ع بجای اعداد اپنهد سی و شش گرفته ۱۲

سنہ ۱۱۰۵ھ

## ایضاً

چو شد شایسته خان زین دهر دلکش | بجان غم داد شد تاریخ فوتش
سنه ۱۱۰۵ھ

قاضی محمد سعید بلگرامی ه (ای وای ستون دین بیفتاد)
سنه ۱۱۰۵ھ
سنه ۱۱۰۶ھ

باغ فدک چون نواب سپهدار خان خلف نواب خانجهان خان بهادر در ایام صوبه داری الٰه آباد در آن شهر در سنه یکهزار و یکصد و هفت هجری باغی ترتیب ساخت روح الامین خان ولد قاضی محمد سعید بلگرامی این تاریخ یافت ه (باغ فدک) تاریخ عجیب ۱۲
سنه ۱۱۰۷ھ

تاریخ محمد اسحاق عرف قاضی میان و برادرش شیخ محمد سبحان بلگرامی تصنیف شیخ روح الامین ولد قاضی محمد سعید بلگرامی قطعه

گشتند شهید چون ز شمشیر میان | غازی اسحاق و شیخ عبد السبحان
باید که ز ماتمش زمین گردد سرخ | خون ها بارد فلک بجای باران
افسوس و دریغ بر جفای گردون | دائم بادا سیاه روی دوران
ترسم که برای انتقامش در حشر | موقوف شود قیامت و روز امان
تاریخ شهادتش ز من چون پرسی | (از هجر هزار و یکصد و هفت بدان)

۵۶ ۲۸۵ ۱۱۲۴ ۴۲۱۳ ۲۸۸ ۵
سنه ۱۱۰۷ھ

ایضاً محمد اسحق شهید اکبر
سنه ۱۱۰۷ھ

میر محمد زمان متخلص به راسخ سرہندی تاریخش سرخوش گفت ؎ (راسخ دم بود محمد زمان)

سنه ١١٠٦ھ

سنه ١١٠٦ھ

ملا ناصر علی تخلص سرہندی در ماه رمضان سنه ١١٠٨ھ درگذشت ؎ آه آه از رحلت ناصر علی

سنه ١١٠٩ھ

ایضاً سرخوش گفت ؎

| سرخوش ز خرد سال وفاتش پرسید | گفتا که علی بعالم معنی رفت |
| --- | --- |

[illegible] سنه ١١٠٩ھ

تاریخ وفات میرزا قطب الدین مائل که در ماه رمضان سنه ١١٠٨ھ رحلت کرد

جعل جنّة مثواه

سنه ١١٠٨ھ

سنه ١١١٠ھ

**نواب شاکرخان** در زمان دولت عالمگیر بادشاه در سنه ١١١٠ھ بحکومت شاہجهان آباد سرفرازی یافته

میرزا عبد القادر بیدل بطور مبارکباد این چند فقرات تاریخ نوشته بدو فرستاد

(اقتدار بهار ملک و ملل) (استقلال اقسام علم و عمل) (دستگاه علامت جاه و جلال)

سنه ١١١٠ھ سنه ١١١٠ھ سنه ١١١٠ھ

(آراستگی سلیمانی عز و اقبال) (معارج گلبازی شوکت) (مدارج جهانبانی رفعت) [illegible]

سنه ١١١٠ھ سنه ١١١٠ھ سنه ١١١٠ھ

(دارایی مهابت دشمن گدازی) (کامرانی مناقب دوستان نوازی) (جاه دولت خانی)

سنه ١١١٠ھ سنه ١١١٠ھ سنه ١١١٠ھ

(اجلال عشرت جاودانی) (حکومت مبارک شاہجهان آباد) (بجا نصاحب کوکب لوا مبارک باد)

سنه ١١١٠ھ

١؎ در اصل کتاب لفظ ثانی بود کاتب غلط کرده است ١٢ سنه ١١١٠ھ تا ئی مطوقه را چهار صد گرفته است ١٢

تاریخ فتح ستارہ

| | |
|---|---|
| چو سیوا و سنبھا در اثنا گیتی | ز تیغ شہنشاہ گشتند پارہ |
| الف ہای این ہر دو را چو ہار ایک جا | نوشتیم تاریخ فتح ستارہ |

۱۱۱۲ھ در ولادت پسر شکر اللہ خان ثانی[1] میرزا عبد القادر بیدل گفتہ

| | |
|---|---|
| زین گل کہ ز رنگش چمن صنع شگفت | افسردگی طبیعت امکان رفت |
| تاریخ بہار او سر دستش تحقیق | جمعہ نہم جمیدی الآخر[2] گفت |
| ۱۱۱۳ھ | ۱۱۸ ۹۵ ۲۶ ۸۳۲ ۱۱۱۲ |

۱۱۱۲ سنہ

زیب النسا بیگم - بنت عالمگیر بادشاہ ولادتش دہم شوال یکہزار و چہل و ہشت ہجری حسب خواہش خود تمام عمر روی شوہر ندیدہ و حافظہ قرآن و در تحصیل علم عربی و فارسی بہرۂ تمام اندوختہ بود در یکہزار و یکصد و سیزدہ رحلت نمود وَ دُخُلِي جَنَّتِي[3] ۱۱۱۳ھ - قطعہ

| | |
|---|---|
| بشکند دستی کہ خم در گردن یاری نشد | کور بہ چشمی کہ لذت گیر دیداری نشد |

[1] غالباً پسر ثانی شکر اللہ خان است۔

[2] جمادی صیغہ مؤنث است - الاخری تصرف جدید فرمودہ ۱۲ از جعفر از دیدہ نہم ماہ جمادی الاخری ع در آن ۸۳۲ ۵۸ ۲۲ ۹۵۱ ۱۱۱۲ سنہ زمانہ دو عدد الف ممدودہ بیشتر اساتذہ گرفتہ اند۔

[3] اصل آیہ وَادْخُلِي جَنَّتِي - تصرف عجیب ۱۲
۱۰۶۳ ۵۱
۱۱۱۴ھ
فرق ۱

| | |
|---|---|
| صد بہار آخر شد و ہر گل بفرقش جا گرفت | غنچۂ باغ دل ما زیب دستاری نشد |

قطعہ

| | |
|---|---|
| پئے تفرج این چرخ بی مدارا کن | نظر بشاہ جہان و بجال دارا کن |
| قضا قضا نشود ای عزیز من ہرگز | تو خواہ فال ببین خواہ استخارہ کن |

قطعہ

| | |
|---|---|
| اشک در خون طپیدہ می آید | یا دل از راہ دیدہ می آید |
| در عدم ہم ز عشق شوری ہست | گل دامن دریدہ می آید |

فرد

| | |
|---|---|
| ہر یک قطرۂ آبے جگرت لشگافند | ای صدف تشنہ لبیر و سوی نیسان ہنگم |

فرد

| | |
|---|---|
| آغشتہ خون بشام شفق از نگاہ کیست | مشعل بکف گرفتہ فلک داد خواہ کیست |

مصرع زیب النسا بیگم ؎ از ہم نمی شود ز حلاوت جدا لبم
جواب ناصر علی ؎ گویا رسید بر لب زیب النسا لبم
بیگم پیچ و تاب خوردہ گفت ؎ ناصر علی بنام علی بردۂ پناہ ورنہ بذو الفقار علی سر بریدمے

غزل زیب النسا بیگم

گرچہ من لیلی اساسم دل چو مجنون در نواست
سر بصحرا می زدم لیکن حیا زنجیر پاست
بلبل از شاگردیم شد ہمنشین گل بباغ

در محبت کاملم پروانہ ہم شاگرد ماست
در نہان خونیم و در ظاہر کرد رنگ تازہ ایم[1]
رنگ من در زیر نہان چون رنگ سرخ اندر حناست
بسکہ بار غم برون انداختیم بر روزگار
جامہ نیلی[2] کرد اینک من حواست او یاست
دختر شاہم ولیکن رو بفقر آوردہ ام
زیب و زینت سوختیم و نام من زیب النساست

سنہ ۱۱۱۸ھ

در ولادت پسر و دختر کرم اللہ خان میرزا بیدل گفتند ع
(رسیدن طرب با دو آفتاب مبارک)
سنہ ۱۱۱۸ھ

وفات عالمگیر بادشاہ روز جمعہ بست و ہفتم ذی القعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ مطابق بست و یکم انگریزی قدیمی و چہارم ماہ مارچ جدیدی سنہ ۱۷۰۶ع ۔

تاریخ ولادت (آفتاب عالمتاب) تاریخ جلوس (آفتاب عالمتاب) تاریخ وفات (آفتاب عالمتاب)
سنہ ۱۰۲۸ھ سنہ ۱۰۶۸ھ سنہ ۱۱۱۸ھ

ایضاً (روح و ریحان و جنۃ نعیم) ایضاً (دخل الجنۃ[3]) عدد تا ہی مطوقہ چہار صد گرفتند
سنہ ۱۱۱۸ھ سنہ ۱۱۱۸ھ

ایضاً (عالمگیر از جہان رفت)
۱۱۱۸ھ

---

[1] این مصرع در اصل کتاب غلط تحریر بود جامہ نیلی کرد اینک بین کہ پشت من دوتاست ۱۲ ... اندر ۱۲ ... گرچہ رنگ زندہ ام ۱۲

[2] رنگ زندہ رنگ سبز را میگویند ناظم ہروی در تعریف عصا گوید ع زرنگ زندہ اش فیروزہ مردہ بار گانی زمردیش خوردہ ۱۲

[3] عدد تا ہی مطوقہ چہار صد گرفت ۱۲

سنه ١١١٩ھ

**شاهزاده محمد اعظم شاه**

پسر سوم عالمگیر بادشاه بتاریخ دوازدهم شعبان سنه ۱۰۶۳ھ متولد شد وهیجدهم ربیع الاول دریکشنبه سنه ۱۱۱۹ھ درجنگ برادر قتل شد ؎

(هاے محمد اعظم)

قطعه ۱۱۱۹ھ

چون شاهزاده اعظم رفت ازجهان فانی | آواز غیب آمد کی جنت المکانی
گشتی زفضل ایزد آخر شهید اکبر | تاریخ رزمگاهت شد کربلا ثانی

مؤلف مفتاح التواریخ مصرعه سومی وچارمی را چنین تبدیل کرده سنه ۱۱۱۹ھ ؎

چون شد کربلا شد میدان رزمگاهت | تاریخ تو از آن شد شد کربلای ثانی

۱۱۱۹
جعفر میگوید که غلطی کاتب اول است و صاحب بهادر نیز خیال نفرمود مصرع غالباً چنین است
(تاریخ رزمگاهت شد کربلا ثانی)
۱۱۱۹ھ
مورخ همزه مستقل را یکعدد گرفته – سنه ۱۱۱۹ھ یعنی مصرع اینست که رزمگاه تو کربلا ثانی شد

سنه ۱۱۲۲ھ

**امتیاز خان صفاهانی**

خالص تخلص شمس حسین بود از دست خداداد خان کشته شد
(آه آه امتیاز خان) ؎

سنه ۱۱۲۲ھ

میر باقر ولد میر ببر علی بوریانشین پیری رشید و صاحب طبع خالص تخلص او بود مشق شعر از محمد تقی سلیم طهرانی داشت این شعر از دست ؎

چه قدر غنچه شود گل که دهان تو شود | تا کجا تاب خورد مو که میان تو شود

زینت النسا بیگم بنت عالمگیر بادشاه در سنه ۱۱۲۲ھ وفات یافت عالمگیر بادشاه را پنجتا دختر بودند. زیب النسا بیگم زینت النسا بیگم زبدة النسا بیگم بدر النسا بیگم مهر النسا بیگم۔
مسجد شیخ محمد افضل الہ آبادی (بقعۂ افضل) سنه ۱۰۸۸ھ و تاریخ خانقاه مقام افضل سنه ۱۰۹۲ھ

قطب الدین شاه عالم بهادرشاه بادشاه خلف دوم عالمگیر بادشاه غازی بتاریخ سلخ رجب سنه ۱۰۵۳ھ از بطن جوده بائی در برهان پور متولد شدند و بمحمد معظم موسوم گردیده در ایام شاهزادگی بخطاب بهادرشاه نیز نامور شدند بعد از کشتن برادر سومی او اعظم شاه در جنگ بتاریخ نوزدهم ربیع الاول روز دوشنبه سنه ۱۱۱۹ھ بجای پدر در آگره بر تخت سلطنت نشستند و بشاه عالم مشهور شدند تاریخ جلوس بزبان خود ارشاد فرمودند (با آفتاب عالمتابیم) سنه ۱۱۱۹ھ شخصی دیگر این مصرع یافته ؎ (شاه عالم بادشاه ملک دار جهان) سنه ۱۱۱۹ھ

عزیزی دیگر چنین گفت بعد تخرجه بکمید ؎

| | |
|---|---|
| بکن سر اعظم جدا وانگه بخوان | زیب افسر شاه عالم بادشاه ۱۱۲۰ھ تخرجه سنه ۱۱۱۹ھ |
| و فضل الله درویش (الله با معظم گفت) سنه ۱۱۱۹ھ | |

از میرزا عبد القادر بیدل ؎

| | |
|---|---|
| جلوس معدلت انوار بادشاه زمن | باین مربع اسرار داده اند نشان |
| رشید رافت یزدان جلال قدر شان سنه ۱۱۱۹ھ | دهان خلیفه رحمن (معظم دو جهان) سنه ۱۱۱۹ھ |
| سنه ۱۱۱۹ھ | سنه ۱۱۱۹ھ |

چونکه ایام جلوس از وفات عالمگیر بادشاه یعنی ذی القعده سنه ۱۱۱۸ھ شمارند تخصی دیگر چنین گفت

جلوس اول ۱۱۱۹

رسید چون بسریر جهان بهادر شاه ... رسید مژده دولت بعالم بالا
ز منظر فلک آورده سر برون هاتف ... بگفت سال جلوسش نظام ملک والا

سنه ۱۱۱۹ھ

یکم محرم سنه ۱۱۲۴ھ وفات یافتند ــه

در وفاتش بے سر و بے پا شدند ... فیض و فضل و نعمت و عدل و کرم

ایضاً سنه ۱۱۲۴ھ

درخور ست الله یا مر مصطفی ... شاه عالم را بود جنت جزا

سنه ۱۱۲۴ھ

سنه ۱۱۲۴ھ

معز الدین محمد جهان دار شاه ابن شاه عالم ولادت شان یکهزار و هفتاد و یک نام مادرش نظام بائی

بعد کشت و خون برادران در آخر صفر سنه ۱۱۲۴ھ در لاهور بر تخت نشستند اهل دفاتر تاریخ جلوس او از هیجدهم محرم سنه ۱۱۲۴ھ که روز وفات بهادر شاه است نوشتند — (تعجب است از مؤلف که اوّلا یکم محرم روز وفات نوشت و اینجا هیجدهم محرم) جعفر

سکه ــه

زد سکه در ملک چون مهر و ماه ... شهنشاه غازی جهاندار شاه

آینده بعد هنگامه آرائی فتح نصیب فرخ سیر شد که بتاریخ هیجدهم صفر مذکور یعنی سنه ۱۱۲۴ھ بر تخت نشست۔

امیر الامرا ذو الفقار خان که محمد اسمعیل نام داشت ابن نواب آصف الدوله اسد خان

ف این مصرع بسیار مشکوک بود در فهم نیامده نقل از منقول عنه شده است ۱۲

که ابراهیم میرزا نامش بود و لادتش یعنی ولادت اسد خان ہمزہ برج اسد رو نمود آفتاب
سنه ۱۰۶۶ھ

پدرش ذوالفقار خان پسر خود را التسلی داده نزد فرخ سیر بادشاه آورده بود که بحکم فرخ سیر همراه جهاندار شاه قتل شد پدرش در غم پسر خود ذوالفقار خان که محمد اسمعیل نام داشت این بیت گفته

| | |
|---|---|
| هاتف شام غریبان با دو چشم خونفشان | گفت ابراهیم اسمعیل را قربان نمود |

سنه ۱۱۲۴ھ

معین الدین فرخ سیر ولد عظیم الشان ابن شاه عالم بهادر شاه ولادتش یکهزار و نود و هشت بتاریخ هفتدهم ذی القعده سنه ۱۱۲۴ھ در اکبر آباد بر تخت سلطنت نشست و خلعت وزارت بسید عبد الله خان بخطاب قطب الملک بهادر یار وفادار ظفر جنگ و خلعت امیر الامرائی برادرش سید حسین علیخان مرحمت فرمود سکه اش

| | |
|---|---|
| سکه زد از فضل حق بر سیم و زر | بادشاه بحر و بر فرخ سیر |

و تاریخ جلوس آفتاب کمال سلطنت است و چونکه بعد چند روز سال جدید شروع شد مورخی ازین بیت تاریخ بر آورد

۱۱۲۴ھ

| | |
|---|---|
| بفرخ سیر تاجور لاشریک | خدایا ابد باد فرخ اریک |
| سنه ۱۱۲۵ھ | سنه ۱۱۲۵ھ |

تاریخ سال از دواجش

| | |
|---|---|
| ز باغ مهاراجه جسونت سنگه | ز بمشکوی دولت بیامد سگلی |
| سنه ۱۱۲۷ھ | سنه ۱۱۲۷ھ |

بعد چند سال فیمابین بادشاه و سادات یعنی عبد الله خان و حسین علیخان مناقشه شد انجام کار بادشاه مقید و مکحول شدند هشتم ربیع الثانی سنه ۱۱۳۱ھ میرزا بیدل گفت

| | |
|---|---|
| دیدی که چه با شاه گرامی کردند | صد جور و جفا براه خامی کردند |
| تاریخ چو از خرد بجستم فرمود | سادات بوی نمک حرامی کردند |

میر عظمت الله بلگرامی بیخبر تخلص بجوابش چنین گفت سنه ۱۱۳۱ھ

| | |
|---|---|
| با شاه سقیم انچه شاید کردند | از دست حکیم هرچه آید کردند |
| بقراط خرد نسخهٔ تاریخ نوشت | سادات دواش انچه باید کردند |

سنه ۱۱۳۱ھ

فرخ سیر بادشاه بعد دو ماه از معزولی بتاریخ دوازدهم ربیع الثانی سنه ۱۱۳۱ھ حسب ایمای قطب الملک مذکور در زندان بقتل رسید نعش او بمقبرهٔ همایون دفن کردند۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

سنه ۱۱۳۲ھ

ف اگر اعداد ریا کم کنی سنه ۱۱۳۲ھ باقی میماند

| | |
|---|---|
| سال جلوس و عزلت فرخ سیر ز عقل | چون من سوال کردم او گفت ناگهان |
| یکبار نسبت و شش و دگر بار نوزده | از نام او بدر کن و تاریخ او بدان |
| ز فرخ سیر تاریخ جلوس | ز فرخ سیر تاریخ معزولی |
| ۱۱۵۰<br>۲۶<br>سنه ۱۱۲۴ | ۱۱۵۰<br>۱۹<br>سنه ۱۱۳۱ھ |

مسجد قریب درگاه خواجه قطب الدین بختیار کاکی بنا نموده فرخ سیر است۔

بَیْتُ رَبِّی مُسْتَجَابٌ

سنه ۱۱۲۳ھ ۱۱۲۳ھ

سنہ ۱۱۳۱ھ

**شمس الدین محمد ابو البرکات** رفیع الدرجات ولد رفیع الشان ابن شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ھ از قلعہ آگرہ کہ در انجا محبوس بود بر آوردہ بر تخت نشانیدند ؎

زد سکہ بہند با ہزاران برکات | شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات

تاریخ جلوس چنین است ؎ مبارک جلوس شہنشاہ حق

سنہ ۱۱۳۱ھ

بتاریخ نوزدہم ماہ مذکور بعالم جاودانی شتافت۔ و در روضہ خواجہ قطب الدین مدفون شد نام مادرش نور النسا بود ؎ گفتا خلد برین مقام وماوا)

سنہ ۱۱۳۱ھ

رکن الدین محمد رفیع الدولہ محمد شاہ جہان ثانی برادر کلان رفیع الدرجات را از محبس بر آوردہ بر تخت نشانیدند بستم رجب سنہ ۱۱۳۱ھ یک جنگ از شاہزادہ محمد اکبر پسر خورد عالمگیر کرد و فتحیاب شد سید عبد الجلیل بلگرامی گفت قلعہ آگرہ گرفت۔ بتاریخ ہفتدہم

سنہ ۱۱۳۱ھ

ذی القعدہ سنہ ۱۱۳۱ھ بمرض اسہال وفات یافت۔

قطعہ

کردند سہ بادشاہ بیک سال وفات | فرخ سیر و دگر رفیع الدرجات
بعدش چو شد از جہان رفیع الدولہ | تاریخ رفعان نوشتہ شد زین حرکات

سنہ ۱۱۳۱ھ

ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی ولد جہانشاہ ابن شاہ عالم بہادر شاہ بشب جمعہ بست و سوم ربیع الاول یکہزار و یکصد و چاردہ ۱۱۱۴ھ از بطن نواب قدسیہ بیگم

متولد شد و بسلطان روشن اختر موسوم گردید بعد وفات رفیع الدوله قطب الملک
سید عبد الله خان وزیر اعظم از شاهجهان آباد که مع مادرش محبوس بود طلبیده بر تخت
نشانید پانزدهم ذی القعده سنه ۱۱۳۱ھ در سن هفده سالگی در اکبرآباد و به محمد شاه موسوم گردید
(سریر آرای جاه و دولت) ایضاً دیگری (گفت ما سایه حق آفتاب بحر و بر)
سنه ۱۱۳۱ھ | سنه ۱۱۳۱ھ

و جشن جلوس بتاریخ نهم شوال سنه ۱۱۳۲ھ بعد کشته شدن سید حسین علیخان و قید شدن برادرش
سید عبد الله خان سرانجام یافته بود صرف برای ساعت نیک بود و شخصی در صفت
محمد شاه که هم از ان تاریخ جلوس بر می آید گفته ع

| (یوسف از زندان بر آمد شاه شد) | | روشن اختر بود اکنون ماه شد |
|---|---|---|

سنه ۱۱۳۳ھ

حال قطب الملک سید عبد الله خان وزیر اعظم و برادرش امیر الامرا سید حسین علیخان -
سید حسین علیخان که برادر خرد بود باشاره محمد شاه از دست میر حیدر خان کشمیری قتل شد
بست و هفتم ذی القعده سنه ۱۱۳۲ھ و مولف مفتاح التواریخ آینده در صفحه ۴۶۳
نوشته که میر حیدر خان سید نبود بلکه از ترکان دوغلات بود و بسبب توجه میر کشمیری
این هم میر شد - تاریخ از میر عبد الجلیل بلگرامی واسطی ع (قتل حسین کرد یزید لعین هند)
سنه ۱۱۳۲ھ

(بَلَغَ وعدُ لکم و غَلَبَ رعدُ و لکم)

سنه ۱۱۳۲ھ سنه ۱۱۳۲ھ

و قطب الملک سید عبد الله خان بتاریخ چهاردهم محرم سنه ۱۱۳۳ھ اسیر گشته چند سال
در حبس ماند و جبش اینکه قطب الملک برادر اعیانی خود سید نجم الدین علیخان را نوشت

او رفیع الشان را از محبس بر آورده بر تخت نشانید پانزدہم ذی الحجہ سنہ ۱۱۳۲ھ و چہاردہم محرم سنہ ۱۱۳۳ھ مقاتلہ با محمد شاہ و رفیع الشان گشت دران ہنگامہ قطب الملک سید عبد اللہ خان قید شدند و بتاریخ سلخ ذی الحجہ سنہ ۱۱۳۵ھ اوشان را زہر دادند قبر حسین علیخان (یعنی عم عبد اللہ خان) در اجمیر و مزار سید حسن علی خان در شاہجہان آباد است۔ (محرم حسین تازہ بشد) (یعنی حسین علیخان) سنہ ۱۱۳۵ھ

سنہ ۱۱۳۵ھ

تاریخ نہر پٹر گنج از میر عبد الجلیل بلگرامی ؎ (نہر قطب الملک بحر احسان و کرم)

سنہ ۱۱۲۷ھ

محمد امین خان کہ بعد قتل حسین علیخان و اسیر شدن سید عبد اللہ خان بعہدۂ وزارت و خطاب اعتماد الدولہ ممتاز گردید پس از دو ماہ و چند روز یعنے در ربیع الاول سنہ ۱۱۳۳ھ وفات یافت ؎ (محمد امین خان ہم مرد)

سنہ ۱۱۳۲ھ

میر عبد الواحد ذوقی کہ نیز ہم تخلص میکرد و واحد ہم تخلصش بود با زمینداران جنگ نمودہ شہادت یافت میر عبد الجلیل گفت ؎

| | |
|---|---|
| چونکہ واحد رفت سال رحلتش | کلک چوبین زد رقم (ذوقی شہید) |

مسجد شرف الدولہ در زمان محمد شاہ تعمیر شد ؎ سنہ ۱۱۳۵ھ / ۱۱۳۴ھ

(قبلۂ حج ارادت کیشان)

در نصف آخر محرم سنہ ۱۱۳۶ھ مطابق اکتوبر سنہ ۱۷۲۳ء ؎ سنہ ۱۱۳۵ھ (ستارہ دنبالہ دار نمایاں شد)

---

ؔ عبد اللہ خان را دو پسر بود یکی حسن علیخان دیگری حسین علیخان کہ شہید شد و تاریخ او (محرم حسین تازہ بشد) حسن علیخان کہ مخاطب بخطاب نجم الملک عبد اللہ خان بمناسبت اسم پدر خود تاریخ او (زہر قاتل داد در کام حسن) شد ۱۲ ۱۱۳۵ھ

مسجد روشن الدوله در عهد محمد شاه تعمیر شد ؎ مسجدی چون بیت اقصی مهبط نور آله

درگاه شاه مردان بر سنگ مرمر نقش قدم درین بیت حافظ مرقوم است - سنه ۱۱۳۷ھ ؎

| | |
|---|---|
| بر زمینی که نشان کف پای تو بود | سالها سجدهٔ صاحب نظران خواهد بود |

بر دروازه شمالی در سنه ۱۱۶۲ھ تعمیر یافته این عبارت کنده است قال محمد حبیب الله أنا مدینة العلم و علیٌّ بابها تا ای مطوقه را چار صد گرفت -

میر عبد الجلیل بلگرامی واسطی تخلص - ولادتش سیزدهم شوال سنه یکهزار و هفتاد و یک و انتقالش شب شنبه بست و سوم ربیع الآخر سنه یکهزار و یکصد و سی و هفت در شاهجهان آباد حسب وصیت در بلگرام دفن شد در قدم والد خودش سید احمد حسنی الحسینی الواسطی میر عبد الجلیل موصوف الصدر در سنه ۱۱۱۱ھ بارادهٔ معاش از بلگرام بدکن شتافت عالمگیر بادشاه او را منصب شائسته عطا کرد بعد چندی خدمت بخشی گری و وقایع نویسی گجرات مرحمت ساخت در تاریخ این خدمت انشا کرد ؎

| | |
|---|---|
| مرا از جناب خلافت عطا شد | ز روی کرم خدمت عیش افزا |
| خرد گفت تاریخ تفویض خدمت | (وقایع نگاری گجرات زیبا) |

سنه ۱۱۱۲ھ

و میر غلام علی آزاد مینولسید که در سنه ۱۱۱۶ھ وقایع نگاری و سوانح نویسی سرکار بهکر وغیره بادعنایت شد تا آنکه در عهد فرخ سیر بادشاه از نیرنگیهای قدرت الٰهی در پرگنه جنوبی از عمال بهکر نیهای نبات بقدر ژاله خرد انهار بید و کام و زبان عالم را شیرین گردانید درین سانحه رباعی انشا کرده در فرد وقایع معروض خلافت ساخت ؎

| | |
|---|---|
| فرخ سیر آن شهنشه با برکات | چرخ از ادب او شده ست شیرین حرکات |

درسند زمین عهد عشرت مهدش ‌ ‌ ‌ ‌ باریدسحاب ریزهٔ قند ونبات

جعفر میگوید تعجب نیست که درین مصرع تاریخ هم باشد چراکه اعداد مصرع سنه ۱۱۲۳ھ می شود میر جمله بجبر وملاحظه وقایع حمل بر دروغ کرده موقوف ساخت که آینده بادشاه بحال فرمودند۔ شیخ محمد رضا بخشی وقایع نگار پرگنه مذکور که مردی بزرگ بود وطبع موزون داشت نیز درین باب دو بیت گفته در فرد وقایع درج کرده بود ؎

چو فرخ سیر بادشاه جهان ‌ ‌ ‌ ‌ بیاراست گیتی چو باغ جنان
بجشن همایون جلوسش فلک ‌ ‌ ‌ ‌ نثار شکر کرد از آسمان

درهنگامیکه میر عبد الجلیل معزول بود ودر شاهجهان آباد متوقف درخانهٔ امیر الامرا در ماه ذیقعده سنه ۱۱۲۶ھ پسری متولد شد سه تاریخ در عربی وفارسی وهندی گفته قطعه عربی

قَالَ اَمِیرُ الْاُمَرَاءِ نِعْمَةً ‌ ‌ ‌ ‌ وَهِیَ قَدُومُ الْوَلَدِ الْمُسْتَنِیرِ
اَرِّخْ فِی ذٰلِكَ عَبْدُ الْجَلِیلِ ‌ ‌ ‌ ‌ اَمْتَعَهُ اللّٰهُ بِعُمْرٍ كَبِیرٍ

قطعه فارسی ‌ ‌ سنه ۱۱۲۶ھ

گلی شگفت بگلزار خاندان حسین ‌ ‌ ‌ ‌ زمانه شد بدوام بقای او ضامن
فرشته آمین گفته چو گفتم این تاریخ ‌ ‌ ‌ ‌ (هزار سال شود عمر این گل آمین)

بیت هندی ‌ ‌ سنه ۱۱۲۶ھ

پیتر جنم سنیت کهون بنس حسین مهیپ ‌ ‌ ‌ ‌ (چرنجیو جگ جگ سدا یه سپتر کل دیپ)
(یعنی راجه) ‌ ‌ سنه ۱۱۲۶ھ

تاریخ ولادت سید وقار محمد سانڈوی پسر سید محمد روشن از میر عبد الجلیل بلگرامی ؎

متعالی محمد روشن ‌ ‌ ‌ ‌ پسری داد سعادت میلاد
سال تاریخ چو جستم زخرد ‌ ‌ ‌ ‌ گفت از چشم و دل محمد روشن باد
سنه ۱۱۲۶ھ

تاریخ وفات میر عبد الجلیل بلگرامی از میر غلام علی آزاد بلگرامی آیهٔ کریمه لِلَّذِینَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَة بعد مقابلهٔ قرآن صحیح نمودم سورهٔ یونس پارهٔ یعتذرون ربع اخیر سنه ۱۱۳۸ه

تاریخ وفات میرزا عبد الغنی کشمیری تخلص او قبول بود ع گنج معنی بود کرد افلاک در زیر زمین سنه ۱۱۳۹ه

تاریخ وفات سید برکت الله الملقب بصاحب البرکات ع صاحب برکات اصل منزل قدس سنه ۱۱۴۲ه

نواب جان نثار خان که خواهر او بحبالهٔ نکاح قمر الدین خان وزیر بود و بحکلهداری کوڑا و کڑا سرفرازی داشت در سنه یکهزار و یکصد و چهل و چهار از دست مردمان ارارد ولچهه که زمیندار کوڑا بود کشته شد۔

تاریخ شهادت نواب مذکور رنجهور داس کایسته که یکی از ملازمان او بود بنظم آورده سنه ۱۱۴۴ه

قطعه

دریغ افسوس و آه ای چرخ کجبان
نمیدانم بنوابت چه کین بود
چه گویم از بزرگی و کمالش
همانا با ملایک همقرین بود
قضا را با چنین افواج سنگین
که اکثر سکنهٔ آن سرزمین بود
شهادت یافت در جنگ از دغا با
چگویم شرح آن مجمل چنین بود
چنان شمشیر زد در وقت پیکار
که دشمن را زبان آفرین بود
یکی گوید نبایستی چنان کرد
وگر گوید که تدبیرش نه این بود
نه این فهمند نه اسرار الهی
که اینها سرنوشت اولین بود
پی تاریخ سال این مصیبت
خرد گفتا قضای حق چنین بود

همین
سنه ۱۱۴۴ه

دریک تاریخ سه شاعر یک مصرعه گفتند میر غلام علی آزاد میگوید که در شادی طوی شخصی که درسنده بود گفتم ؎ مبارک باشد و باشد مبارک - وقتیکه بقصد حج وارد بندر سورت شدم با میرزا محمد حسین نجو ملاقی شدم او بتقریب طوی شخصی مصرع بالا موزون نموده بود سنه ۱۱۴۶ھ پیش من خواند بعد زیارت حرمین شریفین در دکن شبی با نواب مومن الدوله سالار جنگ بهادر در صوبه داری اورنگ آباد صحبت شعر اتفاق افتاد گفت تاریخ تولد مولودی مبارک علی نام دریک مصرع یافتم - وهمان مصرع برزبان آورد و فرمود که عجیب اتفاق است که در یک مصرع سه شخص را توارد افتاد و هر سه شخص از هم بریده و دور دست یکی در سنده دوم در ملک گجرات سومی در ملک دکن -

سنه ۱۱۴۷ھ

تاریخ وفات احمد یار خان یکتا تخلص بست وسوم جمادی الاولی سنه ۱۱۴۷ھ گذشت

میر غلام علی آزاد گفت ؎

چونکه یکتا رفت شد تاریخ او ۔۔۔ رجای احمد یار خان بزم نعیم

سنه ۱۱۴۷ھ بعد تخرجه یکعدد

سنه ۱۱۴۹ھ

حکیم الممالک شیخ محمد حسین شیرازی تخلص بشهرت آزاد تاریخش گفت ؎

| | سال تاریخ گفت شهرت مرد | | هاتفی از برای رحلت او | |
|---|---|---|---|---|

سنه ۱۱۴۹ھ

سنه ۱۱۵۰ھ

تاریخ وفات میر محمد افضل آله آبادی ثابت تخلص دوازدهم ربیع الاول سنه ۱۱۵۰ھ درگذشت میر آزاد چنین گفت ؎

ثابت گوی سبق ز استادان برد ۔۔۔ درهای ثمین برشته نظم سپرد

از پیر خرد سال وفاتش جستم ۔۔۔ فرمود بروز رحلت احمد مرد

سنه ۱۱۵۰ھ

تاریخ وفات نواب عبدالصمد خان بهادر دلیر جنگ هفت هزاری یکسال پیش آمدن نادرشاه انتقال کردند ؎ زهے وصل عبدالصمد خان بحق
سنه ۱۱۵۰ھ

سنه ۱۱۵۱ھ
میر طفیل محمد بلگرامی بتاریخ بست وچهارم ذی الحجه سنه ۱۱۵۱ھ رحلت یافت در باغ محمود متصل مرقد علامه مرحوم میر عبدالجلیل بلگرامی دفن شد ؎

| | | |
|---|---|---|
| افسوس که آفتاب معنی | | از حلقهٔ آسمان برون رفت |
| تاریخ وصال او خرد گفت | | علامهٔ از جهان برون رفت |

سنه ۱۱۵۱ھ

نادرشاه بادشاه ایران وآمدن او بهندوستان در محرم سنه ۱۱۳۵ هجری

یکهزار ویکصد وسی وپنج هجری محمود شاه پسر میر ولی خان قندهاری که از افاغنهٔ قندهار بود در اصفهان آمده شاه حسین صفوی ابن شاه سلیمان صفوی را محصور کرد ودست آورده هفتاد تن از صغیر وکبیر خاندان صفویه را قتل نمود باستثنای شاه حسین که او را امان داده بود هم دران زمان ملک محمود سیستانی والی ملک نیمروز به خراسان وغیره تسلط نمود چون محمود شاه قندهاری درگذشت اشرف خان بنی عم او والی ملک ومال شد میرزا مهدی کوکب تخلص مبیت سکه گفت ؎

| | | |
|---|---|---|
| باشرفی اثر سکه زان جناب رسید | | شرف ز سکهٔ اشرف بآفتاب رسید |

آینده شاه سلطان میرزا را که مقید بود بقتل رسانید شاه طهماسپ ثانی پسر شاه سلطان باستعانت نادرقلی که راهزنی میکرد بعد محاربات ملک محمود سیستانی را مستاصل ساخته در ماه صفر سنه ۱۱۴۲ھ از اشرف وطهماسپ ثانی محاربات عظیم شدند اشرف خان شکست

له شاید امیر قلی خان باشند ۱۲

یافت چنانچه بعد هفت سال و بست و یک روز سلطنت ایران بازنجاندان صفویه
مستقل شد نادر قلی بیگ بخطاب طهماسپ قلی بیگ مخاطب شده و در آخر سنه ۱۱۴۸ھ
شاه طهماسپ را مقید ساخته خود بادشاه ایران شد در هنگام تسلط او را خان بزرگ
نیز سگفتند چنانچه طهماسپ خان جلائر که وکیل بود این بیت سجع بر مهر خود کنده بود ~

| تا خان بزرگ در حیات است | | طهماسپ وکیل کائنات است |
|---|---|---|

بعد رد و بدل سکه سیم وزر یکطرف اسم بلده دار الضرب بطرف دیگر الخیر فیما وقع چنانچه
یکی از ظرفای ایران در تاریخ جلوس او چنین گفت ~ سنه ۱۱۴۸ھ

| بر یدیم از مال و از جان طمع | | بتاریخ الخیر فیما وقع | |
|---|---|---|---|

نادر شاه در آخر سنه ۱۱۵۱ھ قصد هندوستان نموده محمد شاه را شکست داده قتل و تاراج
نموده واپس شد مورخان تاریخ گفتند ~ زغم عام، دلی خراب شد
سنه ۱۱۵۱ھ سنه ۱۱۵۱ھ

سنه ۱۱۵۱ھ
نواب برهان الملک سعادتخان

میر محمد امین نام نهم ذی الحجه سنه ۱۱۵۱ھ و نهم مارچ قدیمی سنه ۱۷۳۹ء
از زخم دمل یا زهر انتقال کردند - (از تحفه کرفیل ایبٹ)

قلم نے دال ملفوظی کے اعداد کیے اسم سعادت خان سے باہم
۳۵ ۵

۱۱۸۶
تخرجه اعداد ۳۵
دال ملفوظی ۱۱۵۱ھ

از جعفر ~ رفته از اینجا سے آه برهان الملک -
۱۲۱ ۲۵۸ ۶ ۸۱ ۶۸۵
سنه ۱۱۵۱ھ

ایضاً) نواب بهشت آه برهان الملک)
۱۲۱ ۲۵۸ ۶ ۶۰۴ ۵۹
۱۱۵۱ھ

شیخ روح الامین بن قاضی محمد سعید بلگرامی برفاقت برہان الملک شربت شہادت چشید شیخ نظام الدین احمد صالح تخلص چند اشعار بتاریخش گفت چار شعر ازان اینست

شیر افگن صف شکن روح الامین خان آنکه او | نقش اعدا را بتیغ از لوح ہستی کرده حک

بود عثمانی نژاد و مولد او بلگرام | در سخن کامل عیار و نقد معنی را محک

شد به رزم شاه ہند و خسرو ایران شہید | ریخت شور ماتمش بر جان افگاران نمک

بہر تاریخش نوشتم صوری و ہم معنوی | (سال ہجرت بد ہزار و یکصد پنجاه و یک)

سنه ۱۱۵۱ھ

سنه ۱۱۵۴ھ
سید جعفر روحی زنبیر پوری (قصبه ایست پانزده کروه از لکھنؤ) مولدش وفاتش در غره ماه رمضان سنه ۱۱۵۴ھ میر غلام علی آزاد گفت

سید نکته سنج حق آگاه | کرد آہنگ بزم سبوحی

سال تاریخ او شود پیدا | وقت تکرار جعفر روحی

۵۷۷
۵۷۷
سنه ۱۱۵۴ھ

ستارهٔ دنباله دار در سنه ۱۱۵۴ھ بزمانه محمد شاه بعد صبح [اضحی] بقدر یک گز از سمت راس مائل بجنوب در برج جدی نمودار گشته ہر روز مرئی میشد که بطرف شمال میرود قریب یکماه مانده بعد ایام عاشوره معدوم شد مطابق اوائل فروری تا اوائل مارچ ہزار و ہفتصد و چہل و دو سنه ۱۷۴۲ع

شاه گرامی مشہور بمیرزا گرامی خلف و شاگرد عبد الغنی بیگ قبول کشمیری ہست در شاه جہان آباد قلندرانه میگذرانید مرید سنہدی روشن رای کنبوه دیوان نواب

قمر الدین خان این مصرع نقش نگین او بود ؎

(شد گرامی مرید روشن رای)

روشن رای را خبط نبوت بود روزی میر ولایت الله خان میرزا را ملامت کرد میرزا او را نزد روشن رای رسانید میر ولایت الله خان هنگام ملاقات از روشن رای گفت که بزمان مکتب نشینی این شعر حافظ خوانده بودم ؎

دل آئینه صافی است غباری دارد ‖ از خدا می طلبم صحبت روشن رای

در معنیش متحیر بودم که خواجه حافظ صحبت کسیکه آرزو دارد کجا خواهد بود و کیست بالجمله این عقده در آن وقت حل نشد بعد از ان در ایام ترک لباس بخدمت بزرگی که رسیدم و معنی این شعر پرسیدم جواب دلخواه نداد دی شب که خوابیدم در عالم رویا بزرگی با محاسن سفید عصا در دست بر سر من آمد و گفت آن روشن رای همین راجه روشن رای است که حافظ آرزوی صحبت او میداشت و نصیب نه شد روشن رای چون این حکایت شنید بغایت مسرور شد و هفت هزار اشرفی بمیر ولایت الله خان تواضع نمود تاریخ وفات شاه گرامی ؎ (رندی عجبی ازین جهان رفت)۔

سنه ۱۱۵۴ھ

سنه ۱۱۵۶ھ

ستارهٔ دنباله دار در سیر المتاخرین مرقوم است که شب جمعه بست و چهارم ذیقعده سنه ۱۱۵۶ھ مطابق دسمبر سنه ۱۷۴۳ع ظاهر گشت و شروع سنه ۱۷۴۴ع غائب شد۔

سنه ۱۱۵۸ھ تاریخ وفات اسد الدوله اسدیار خان انسان تخلص منصب شش‌هزاری در نصف ربیع اول سنه ۱۱۵۸ھ انتقال کردند ؎

چون بصد خوبی نکونامی ‖ اسد الله خان بهادر مرد

یافتم تاریخ رحلتش بیدار ‖ زخنک آنکس که گوی نیکی مرد

سنه ۱۱۵۸ھ

قزلباش خان متخلص امید نام اصلی او میرزا محمد رضا همدانی تاریخ از میر غلام علی آزاد ؎

| سال وفاتش دل نالان من | یافته رحان داده قزلباش خان |
|---|---|

نواب عمدة الملک امیر خان که اصلش از سادات حسینی است متخلص انجام مرد ظریف طبع بود چون نواب قمر الدین خان وزیر نواب خان دوران خان بخشی برہم مرہٹہ رفتند و هیچ نکرده باز آمدند امیر خان مذکور بر سبیل لسانین گفت ؎

| رفتند بر مرہٹہ خوردند هر دو گوه | تاریخ گفت هاتف بخشی و وزیر (اده) |
|---|---|

و مرتبه دیگر نواب خاندوران خان از مرہٹہ هزیمت خورده باز آمدند امیر خان بزبان هندی گفت

نواب آسے ہمارے بھاگ آسے

روزی نواب برہان الملک بحضور پادشاه از نواب امیر خان گفت ؎

| پسر نوح با بدان بنشست | خاندان نبوتش گم شد |
|---|---|

یعنی تو که اولاد شاه نعمة الله ولی هستی مذاق نامعقول داری نواب امیر خان بجوابش گفت

| سگ اصحاب کهف روزی چند | پے نیکان گرفت مردم شد |
|---|---|

یعنی تو که گمنام بودی باین مراتب رسیدی آخر کار بسبب خیرگی و بدزبانی خود معتوب شاهی گردید و بست و سوم ذی الحجه روز جمعه سنه ۱۱۵۹ھ باشاره شاهی قتل نمودند بسبب لا ولدی حکم ضبطی اموال شد لیکن مواجب خدام ذمه اش قریب چهار ماه باقی بود فوج و خدام مانع ضبطی شدند آخر کار بعد انفصال مقدمه تنخواه روز چهارم نعش او را بخاک سپردند چنانچه از تاریخ وفاتش مستفاد میشود قطعه

| چو بسیار از بهر تاریخ سالش | تامل نموده بتکلیف مردم |
|---|---|
| برآورده آه و نداکرد هاتف | که تجهیز کردند روز چهارم |

۱۱۶۵

۱۱۵۹ھ

از غم عمده اهم تاریخ نعش او را در مقبرهٔ خلیل الله خان جد آن مظلوم متصل لسرای روح الله خان مدفون ساختند ۱۱۵۹ھ ایضاً از دیگرے قطعه

ز دنیا رفت امیر عمدة الملک — همه کس را همین شه راه باقی است
مواجب بیش میکردی سپه را — که نامش تا بسال و ماه باقی است
دلی دادی نه دادی هرگز از دست — هنوز آن قصهٔ تنخواه باقی است
بدی از بد بماند نیکی از نیک — جهان فانی مگر الله باقی است
ز روی تعمیه تاریخ فوتش — بگوش هر گدا و شاه باقی است
بجان سالش ز قتل عمدة الملک — برون شد آوه لیکن آه باقی است

۱۲۱ ۵۱۴ ۵۳۰ ۱۲ ۶

۱۱۶۵ھ
۱۲ تخرجه ۱۰
۱۱۵۳
آه تعمیه ۶
سنه ۱۱۵۹ھ

| سنه ۱۱۶۰ھ |
|---|
| نادرشاه |
| سنه ۱۱۶۱ھ |

تاریخ وفات نادرشاه فِی النَّارِ وَ السَّقَرِ مَعَ الْجَدِّ وَ الْپِدَرِ

سنه ۱۱۶۰ھ

نواب قمر الدین خان وزیر اعظم بتاریخ بست دوم ربیع الاول روز جمعه سنه ۱۱۶۱ھ انتقال فرمودند در جنگ احمد شاه ابدالی و احمد شاه خلف محمد شاه بادشاه از گوله تفنگ فتح احمد شاه و شکست ابدالی نتیجه جنگ بود ہای نواب قمر الدین خان (رفع قدر انسان)
وفات محمد شاه بادشاه بست و هفتم ربیع دوم سنه ۱۱۶۱ھ مطابق شانزدهم اپریل ۱۷۴۸ع قدیم ۱۱۶۱ھ

(های رفت از جهان محمد شاه)
۱۱۶۱ھ

سه رکن مملکت ہند زجہان رفتند | قطعہ | فتاد دُرِ یگانہ از کف دہر
براہِ رحلت این ہر سہ یافتم تاریخ | | نماند شاہ و زمان با وزیر و آصف دہر ۱۱۶۱ھ

یعنی محمد شاہ بادشاہ و نواب قمر الدین خان وزیر و نظام الملک آصف جاہ۔

معتمد الملوک سید علوی خان حکیم اصل نام او میرزا محمد ہاشم خلف حکیم محمد ہادی قلندر ابن سید مظفر الدین علوی از اولاد حضرت محمد ابی حنیفہ ولادتش درماہ رمضان سنہ ۱۰۸۰ھ یکہزار و ہشتاد در شیراز و در سنہ ۱۱۱۱ھ یکہزار و یکصد و یازدہ در ہند آمد منصب تا شش ہزاری یافت وفاتش بست و پنجم رجب سنہ ۱۱۶۰ھ

بر فلک رفت مسیحا ے جدید
۱۱۶۲ھ ذق ۲ عدد

سنہ ۱۱۶۳ھ

میر غلام نبی بلگرامی بن سید محمد باقر بن سید عبد الحمید از اولاد سید محمود اکبر ہمشیر زادہ سید عبد الجلیل بلگرامی ولادت دوم محرم سنہ ۱۱۱۱ھ میر عبد الجلیل گفتند

نور چشم میر باقر گفت ابن | چون گل خورشید در عالم دمیدم | سال تاریخ تولد خود بگفتم | نور چشم باقر عبد الحمیدم ۱۱۱۱ھ

تاریخ وفات میر غلام نبی

وحید زمان سید خوش سخن | بفردوس مسرور جام نبی
قلم کرد سر کرد تاریخ او | رقم کرد ہے ہے غلام نبی

سنہ ۱۱۶۳ھ

سنہ ۱۱۶۳ھ

مسجد چوبی تعمیر کردہ احمد شاہ بن محمد شاہ

بگفتا سروش از سر برتری[1] | کہ بیت شرف مسجد احمدی
سنہ ۱۱۶۲ھ

تعمیہ سنہ ۱۱۶۳ھ

[1] لطائف الجلی ۱۲

سید اعظم الدین بن سید نجابت علی برادر زادہ حقیقی سید غلام مصطفیٰ او ہم در جنگ ہمراہ نواب صفدر جنگ رحلت کرد سال وفاتش (رہمہ فوز عظیم) ۱۱۶۳ھ

شیخ محمد ناصر افضلی و شیخ اسد اللہ غالب تخلص سنہ ۱۱۶۳ھ

| | | | |
|---|---|---|---|
| افضلی شیخ کامل و غالب | | آرمیدند در ریاض ارم | |
| سال تاریخ گفت غم زدۂ | | (آہ رفتند ہر دو زین عالم) | |

سنہری مسجد شاہجہان آباد سنہ ۱۱۶۳ھ

مسجد بیت مقدس مطلع نور آلہ

فتح نواب نظام الملک ناصر جنگ سنہ ۱۱۶۴ھ

مبارکباد فتح فوج شاہی

تاریخ انتقال (آفتاب رفت) (حسن خاتمہ) ایضاً (انہ لشہید و اللہ لعن قاتلہ)۱ سنہ ۱۱۶۴ھ سنہ ۱۱۶۴ھ سنہ ۱۱۶۴ھ

دیدہ است جعفر این تاریخ چنین است (انہ لشہید و اللہ لعن قاتلہ) ۱۱۶۳ھ غالباً در شہادت سید اعظم الدین مذکورہ بالا است والعلم عند اللہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سید غلام نبی محب | سنہ ۱۱۶۵ھ تاریخ وفات او ز دل پرسیدم | | فرمود در بہشت محفل میر محب) سنہ ۱۱۶۵ھ | |

تاریخ وفات نواب جاوید خان خواجہ سرا کہ باشارۂ نواب صفدر جنگ قتل کردند و باعث فساد شد (فساد عظیم) ۱۱۶۵ھ

۱؎ در اصل کتاب قاتلاہ بصیغہ تثنیہ طبع است چہ عجب کہ دو شخص قاتل باشند ۱۲

ایضاً از تحفہ کرنیل لیث کہ منصور علیخان آہ واے

ایضاً احتیاطاً از جعفر حرا کہ در بعض نسخ ثبت علا افت آاوق ۱۱۶۴ھ

کہ تاریخ نواب صفدر جنگ شنیدم کہ کیست از زمان نواب صفدر جنگ شہ زیبان

۱۲۳ ۳۶۶ ۳۶۳ ۵۵ ۱۲۹ ۱۰۵     ۲۷۰ ۳۰۳ ۶۲ ۳۶۳ ۵۹ ۱۰۰

۱۱۶۷ھ     ۱۱۶۷ھ

سنہ ۱۱۶۹ھ | میرزا نوازش علی متخلص بہ تقیر کہ پسر یگانہ میر نوازش علی نہا ند

| نواب درگاہ قلی خان | فوا طلب بموتمن الدولہ سالار جنگ در مثنوی خود حوض را تعمیر کرد در سنہ ۱۱۶۹ھ |
|---|---|

قطعہ

در جہان ہر چند گشتم کو بکو
فیض عامش ہست جاری صبح و شام
خواستم سال بنا آمد ندا

ہمچنین حوضی ندیدم ہیچ سو
می برد ہر تشنہ شک و سبو
می دہد ساقی کوثر آبرو

نواب علی وردی خان مہابت جنگ صوبہ دار بنگالہ کہ پسرش شہامت جنگ بود کہ

رخداش بیا مرزد

سید قطب الدین عرف مجلی کہ رو بجنت کرد ۱۱۶۹ھ قطب دین ۔ نہ چہ عجب کہ منجلی باشد ۱۲

سنہ ۱۱۶۹ھ

| سنہ ۱۱۷۱ھ<br>نواب شاہ نواز خان | اورنگ آبادی عالمگیر ثانی برای او ماہی مراتب فرستاد شاعری گفت کہ از شاہ جہد آمد ماہی و ہم مراتب ۔ از دست عبد الرحمن کشتہ شد |
|---|---|

سہ بار کشتہ عبد الرحمن کہ اولاد علی شہید گردد اینجا عبد الرحمان ۱۱۶۸ھ

۱۱۶۱ھ

| سنہ ۱۱۶۴ھ<br>میر محمد یوسف | تاریخ وفات از میر عبد الجلیل بلگرامی آزاد تخلص کہ جوان بار یا یوسف گم گفتہ ۱۱۶۴ھ |
|---|---|

عزیزالدین محمد عالمگیر ثانی بادشاه غازی ابن معزالدین جهاندارشاه ابن شاه عالم بهادرشاه
درسال یکهزار و نود و نه تولد یافته مادرش انوپ بائی بود بعد ازانکه عمادالملک غازی الدین خان
وزیر احمدشاه بادشاه را مکحول ساخته محبوس کرد عزیزالدین ابن جهاندارشاه را که شصت و هشت
ساله بود و از زمان فرخ سیر مقید بود از محبس برآورده بتاریخ دهم شعبان یکهزار و یکصد و شصت
و هفت هجری موسوم بعالمگیر ثانی نموده برتخت شاهجهان آباد نشانید میر اولاد محمد بلگرامی ذکا تخلص
تاریخ گفت ؎ بادشاه هند عالمگیر عالیجاه شد، و سکه چنین شد ؎

بزر زد سکه صاحبقرانی ۱۱۶۷ھ
عزیزالدین عالمگیر ثانی

درین ایام مرهته با نجیب الدوله وغیره مسلمانان را تنگ نمودند ؎ بپری رانشکار آهو کرد)
مسلمانان احمدشاه ابدالی را برای استعانت طلب نمودند عمادالملک بخوف بی ادبی سابق عالمگیر
ثانی را قتل کنانید هشتم و بروایتی هیجدهم ربیع الثانی سنه ۱۱۷۳ھ چون انتظام الدوله خانخانان پسر
قمرالدین خان که خالوی عمادالملک بود سه روز پیش از قتل بادشاه بحکم عمادالملک ازدست
همان نمک حرامان شهید شده بود عزیزی تاریخ او و تاریخ بادشاه چنین گفت ؎

سنی بلخ و شیعه کشمیر
قاتل جان شاه و ابن وزیر

سنه ۱۱۷۳ھ

سنه ۱۱۷۳ھ

احمدشاه ابدالی و فرارشدن عمادالملک که آینده باعث جنگ ازمرهته بود جمادی الاخری
سنه ۱۱۷۴ھ و فتح ابدالی یعنی درّانی بر دتا مرهته میر آزاد گفت ؎

کرد سلطان عصر درّانی
قتل دتّا به تیغ دشمن کاه
گفت تاریخ این ظفر آزاد
(نصرت بادشاه عالیجاه)
سنه ۱۱۷۴ھ

ایضاً بر برادرش بہادر تاریخ فتح ؎

| | |
|---|---|
| شاہ بہادر پس از دنیا شکست | کرد در انجام و در آغاز فتح |
| صور نای خامہ تاریخش نوشت | شاہ درانی نمودہ باز فتح |

۱۱۷۴ھ

بتاریخ دہم شعبان احمد شاہ درانی بقندھار والپس شد ؎ مراجعت قندھار نمود
۱۱۷۴ھ

سنہ ۱۱۷۳ھ

**ابو المظفر جلال الدین شاہ عالم بادشاہ غازی** ولد عزیز الدین عالمگیر ثانی موسوم عالی گہر ولادت ہفدہم ذی القعدہ سنہ ۱۱۴۰ھ از بطن زینت محل مشہور لال کنور و بتاریخ چہارم جمادی الاولی سنہ ۱۱۷۳ھ در حوالی عظیم آباد پٹنہ جلوس نمود شجاع الدولہ بہادر وزیر شدند میر اولاد محمد ذکا تاریخ گفت ؎

| | |
|---|---|
| زہے شاہ عالی گہر عدل گستر | بر تاج و تخت و نگین شد مسلم |
| بروں آر سال جلوس ہمایوں | ز سلطان ہندستان شاہ عالم |

سنہ ۱۱۷۹ھ

**فتح انگریزان بر شجاع الدولہ** ؎ دگل مغل پٹن، فتح دیگر (در ہند امیر شد فرنگی)
سنہ ۱۱۷۳ھ سنہ ۱۱۷۶ھ سنہ ۱۱۷۸ھ

ولادت شیخ محمد علی حزین مولد و وطن او اصفہان از نبائر شیخ تاج الدین ابراہیم المعروف بشیخ زاہد گیلانی است نسب او بپانزدہ واسطہ بشیخ موصوف میرسدہ شیخ زاہد مرشد شیخ صفی الدین اردبیلی در سلاطین صفوی بود تولد حزین ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۰۳ھ شاگرد شیخ محمد نسائی و او شاگرد آقا حسین خوانساری بود در ہنگامیکہ نادر شاہ بہندوستان وارد شد مدتی در شاہجہان آباد گزرانید و از انجا رخت اقامت بشہر بنارس کشید و ہمانجا رحل اقامت انداخت

و دران بلده قبری برای خود ساخته وفاتش در سنه ۱۱۸۰ھ ؎

| تهی گشت هیهات روی زمین | ز شیخ محمد علی حزین |
| --- | --- |

۱۱۸۷
تاریخ مسجد سلون (کعبهٔ ثانی این است) ایضاً (بگو خانه حمد رب کریم)
۱۱۸۰ھ

مسجد الله آباد ؎ (کعبه دین سجده گاه مسلمین بیت الحرام) ایضاً در سنه ۱۱۸۴ھ۔ گو بیت خدا و کعبهٔ دین
۱۱۸۴ھ ۱۱۸۱ھ

## سنه ۱۱۸۵ھ

## نواب احمد خان بنگش

پسر خرد نواب محمد خان در سنه ۱۱۸۵ھ انتقال کردند (ملائک گفتند از وفات احمد خان)
۱۱۹۱ھ
سنه ۱۱۸۵ھ

آمدن شاه عالم بادشاه از اله آباد دهلی ؎ تاریخ ورود او زهاتف جستم

| گفتا که ز مشرق آفتابی آمدم |
| --- |

۱۱۸۶ھ

## سنه ۱۱۸۶ھ

## وفات احمد شاه ابدالی

| شاه والاجاه احمد شاه درانی که بود | در قوانین امور سلطنت کسری منش |
| --- | --- |
| چون روان شد جانب ملک عدم تاریخ بود | سال هجری یکهزار و یکصد و هشتاد و شش |

این تاریخ محض صوری است۔

در جنگ مرهٹه و شاه عالم که بذریعهٔ نواب نجف خان بود مرزا حسن برادر خرد نواب محمد قلیخان که عزیز مرزا نجف بود کشته شد (فوت رستم) تاریخش گفتند۔

تاریخ وفات حافظ رحمت خان که از شجاع الدوله جنگیده بسبب قرضه که چهل لک ذمهٔ شان باقی بود ۱۱۹۶ھ ؎

| چو از لفظ ظفر تاریخ جستند | پی باقی سر حافظ بریدند |
| --- | --- |

۱۱۸۰
شخصی یک لطیفه درین تاریخ گفت (دو انگشت از چهار انگشت خم شد) وقتیکه دو انگشت از چهار انگشت خم میکنند صورت هشت پیدا میشود۔ سنه ۱۱۸۸ھ

نواب شجاع الدوله ابن نواب منصور علیخان صفدر جنگ نام او

جلال الدین حیدر بود ولادت ۱۱۴۴ھ

ع

بدولت خانۂ نواب منصور | برآمد آفتاب از مطلع نور

بعد وفات پدر در ۱۱۶۷ھ در فیض آباد بر مسند نشست و بتاریخ بست و چهارم ذی القعده ۱۱۸۸ھ مطابق بست و نهم جولائی ۱۷۷۵ع بعالم آخرت رحلت نمود قطعه

چون شجاع الدوله بشتافت از جهان | عالمی در ماتمش مغموم گشت
آه در ذی قعده و بست و چهار | وقت شب زین عالم فانی گذشت
بود سال فوت آن والانژاد | یکهزار و یکصد و هشتاد و هشت

وازاین مصرع بعد دور کردن یکعدد تاریخ میشود ع رفت نواب شجاع الدوله) جعفر میگوید
که لفظ نواب عربی است پس اگر برسم الخط عربی نوشته شود نوّب تاریخ کامل میشود)
جنگ کردن نواب نجف خان با جاٹ وغیره ع مبارک فتح قلعه اکبرآباد)
تاریخ قلعه بهرت پور بطور استنباط یافتند ع بشکل گوله و بان و سنان و ناوک بود)
بحلق آویخته شدن نندکمار مهاجن مالدار از قوم برهمن ساکن کلکته بعلت جعل سازی بحکم
صاحبان گرانڈ جوری بتاریخ هفتم جمادی الثانی ۱۱۸۹ھ مطابق جولائی ۱۷۷۵ مولف گفت

مقام کرد چو بالاے دار نندکمار | که بود مفتری جعل ساز آن مردود
سوال کردم و گفتم ز دل که سالش چیست | ز دار غدر برون رفت کاف ری فرمود

ک نکته اضافت بضرورت ... ترکیب خوب ۱۲

۱۱۸۹ھ

سید مرتضی خان ملقب مختار الدوله پسر بسنت علیخان خواجه سرا را بهانه طلبیده قتل نمود و شمشیر کشیده نزد آصف الدوله آمد اراده بد داشت باشاره نواب قتل شد قطعه

مرتضی خان شهید اکبر شد — سر قاتل گرفته باتّفاق گفت

از جفای سپهر گردان شوم — بهر تاریخ سید مظلوم

سنه ۱۱۹۴ھ — ۱۱۹۰ھ

میرزا جانجانان مظهر ولد میرزا جان علوی نسب هندی مولد حنفی مذهب نقشبندی مشرب در دهلی بماه محرم سنه ۱۱۹۴ھ قتل شد بسبب تعصب مذهب که منع تعزیه داری میکرد قطعه

جان جانان که جان جانان بود — سال تاریخ جستم از هاتف

در محرم شهید شد بجفا — گفت حشرش بسید شهدا

ایضاً — سنه ۱۱۹۴ھ

هست حدیث از پیمبر صلی الله علیه الاکبر — عاش حمیداً مات شهیداً سال وفات میرزا مظهر

سنه ۱۱۹۵ھ — سنه ۱۱۹۶ھ

وفات میرزا نجف خان خطاب از شاه عالم ذو الفقار الدوله نواب نجف خان بهادر غالب جنگ نهم جمادی الاخری سنه ۱۱۹۶ھ مطابق بست و دوم اپریل سنه ۱۷۸۲ء در شاهجهان آباد انتقال کرد متصل درگاه شاه مردان بزمینی که خریده بود دفن شد ؎

(این قدمگاه شه مردان نجف آباد کرد)

سنه ۱۱۹۶ھ

ل غالبا پسر حقیقی بوده باشد ۱۲ سه کیدز اندا است ۱۲ ۵ در کتاب سیر هندوستان مختصر این و تاریخ تحریر است

ه نجف کرد نواب هندوستان را (ایضاً بر مزارش این شعر کنده بود (آسوده بزیر قدم شاه ولایت)

سنه ۱۱۹۳ھ — سنه ۱۱۹۳ھ

ذکر کور شدن شاہ عالم بادشاہ غلام قادر خان بن ضابطہ خان ملازم شاہ عالم بادشاہ غازی را محبوس ساخت معہ نوزدہ شاہزادگان مرد و زن بست و دوم شوال سنہ ۱۲۰۲ھ شاہزادہ بیدار بخت بن احمد شاہ را از محبس برآوردہ بر تخت نشانید ہ

| سکہ زد در ہند از فضل آلہ | حامی دین نبی بیدار شاہ |
|---|---|

ہفتم ذی القعدہ سنہ مذکور از کارد ہر دو چشم بادشاہ از حلقہ برآوردہ و بتاریخ دو ازدہم ذی الحجہ فرار نمود۔ بعد از ان مرہٹہ آمدہ بادشاہ را بر تخت نشانیدند و از سر نو بنام او سکہ و خطبہ مقرر شد ہ

| سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل آلہ | حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ |
|---|---|

مختصر اینکہ مرہٹہ تعاقب غلام قادر خان نمودہ او را در ربیع الاول سنہ ۱۲۰۳ھ دستگیر ساختہ بسزای لائق رسانیدند۔

تاریخ مسجد بھجور ہ

| آن سید زمانہ کہ نام شریف او | شد زین عابدین رسیدہ بکائنات |
|---|---|
| تعمیر کرد بر لب دریا چو در بھجورہ | گردون شکوہ مسجد عالی پی نجات |
| فائق دوگانہ کرد بمحراب او ادا | تاریخ گفت خضر کہ زد قامت الصلوۃ |

جعفر میگوید کہ شاعر الف مقصورہ صلوۃ را ہم یکعدد گرفتہ چہار صد عدد تای مطوقہ را گرفتہ ہست

## تاریخ جلوس نواب آصف الدولہ مرحوم

| گفت از پای آصف الدولہ | رونق مسند وزارت ہند<br>۳۵۶ ۱۵۴ ۶۱۴ ۵۹ |
|---|---|

سنہ ۱۱۸۸ھ

ایضاً (مسند دولت جاوید مبارک باشد) سنہ ۱۱۸۵ھ

سنہ ۱۱۸۸ھ الف مقصورہ کہ بر و او است عددش ہم گرفت کمال عیار نست ۱۲

سنہ ۱۲۰۵ھ

تاریخ امام باڑہ نواب آصف الدولہ لکھنؤ (ع ۱ رواق عرش جناب ائمۂ اطہار) ایضاً (بزم گاہ شہید راہ خدا) ایضاً (قصر شاہ کربلا آل نبی ابن علی) ۱۲۰۵ھ ایضاً (مقام آل پیمبر بمقام محمود است) ۱۲۰۵ھ۔

ایضاً مکانی در محلہ رام گنج ہم بنا فرمود تاریخش (دولت خانہ عالی) ۱۲۰۵ھ۔

تاریخ مسجد جعفر نگر بنا نمودہ میر زین العابدین مولوی فائق لکنوی در صورت معنوی گفت ۱۲۰۷ھ

| | |
|---|---|
| امیر وقت زین العابدین خان | رفیقش گشت چون توفیق یزدان |
| بجعفر گنج یک مسجد بنا کرد | پے تاریخ تعمیرش ندا کرد |
| مرا فائق ہماندم بر زبان رفت | بنایش یکہزار و دو صد و ہفت |

تاریخ مسجد تحسین علیخان لکھنؤ بر حاشیہ قلمی تحریر است ۱۲۰۶ھ

| | |
|---|---|
| این خانہ کہ جلوہ گاہ انوار جلی است | تعمیر مقدسش سعید ازلی است |
| آصف ز خرد سال بنایش پرسید | گفتا کہ بگو مسجد تحسین علی است |

تاریخ مسجد حیدر شاہ سنہ ۱۲۰۵ھ

| | |
|---|---|
| کرد مسجد بنا چو حیدر شاہ | رکن دین آخر مسلمانی |
| ہاتف غیب سال تاریخش | گفت بیت المقدس ثانی |

سنہ ۱۲۰۸ھ

تاریخ وفات ذکا خان طبیب حاذق مہاراجہ مادھوجی سیندھیا و دولت راو سیندھیا سنہ ۱۲۰۸ھ

| | |
|---|---|
| ذکا خان عالم قانون حکمت | کہ دادی عقل کل بر دست او بوس |
| شب آدینہ و بستم ز شوال | بعزم کوچ زد زین کوچگہ کوس |

خسرو گفت از سر افسوس تاریخ — شد از دنیا مسیح وقت افسوس ۱۲۰۸ھ

یک اضافہ شد سنہ ۱۲۰۹ھ جعفر میگوید کہ باندک تامل تاریخ تکمیل میرسد ز دنیا شد مسیح وقت دردا

مسجد فتحپور زوجۂ زین العابدین یعنی مصری بیگم مادر نواب باقر علیخان در فتحپور کہ مابین کانپور و الہ آباد است مسجدی تعمیر ساختہ و مولوی فائق تاریخش چنین گفتند ؎

مادر باقر علیخان بیگم عفت سرشت — مریم ثانی بخاتون قیامت منتسب
کرد چون تعمیر مسجد درمیان فتحپور — از برای گفتن تاریخ بودم مضطرب
گفت ہنگام سحر ہاتف کہ فائق زود خیز — مسجد[ط] والا بنا کردید اُسجُد واقترب
سنہ ۱۲۱۳ھ

درکتاب الف اقترب بنو دو سنہ ۱۲۱۲ھ تحریر بودند۔

## سنہ ۱۲۱۴ھ

**نواب آصف الدولہ** خلف نواب شجاع الدولہ بعد وفات پدر بتاریخ بست و پنجم ذی القعدہ سنہ ۱۱۸۸ھ بر مسند امارت در فیض آباد نشست بعد از ان لکھنؤ را دار الامارہ خود ساختہ پس از حکومت بست و سہ سال و چند ماہ بتاریخ بست و ششم ربیع الاول سنہ ۱۲۱۲ھ روز پنجشنبہ وقت چاشت وفات یافت و در امام باڑۂ ساختۂ خود در لکھنؤ دفن شدند۔ قطعہ

گلشن عشرت بتاراج خزان شد ای ندیم — شامۂ استشمام حسرت می نماید از نسیم
آصفی کین نہ صدف را گوہر شہوار بود — آن در شہوار رفت از دہر عالم شد یتیم
لکھنؤ بی آصف است و آسمان بی آفتاب — شہر یونان بی مسیح و طور سینا بی کلیم
دارد آصف عشرتی در صحن آصف باغ خلد — انبیا ہمدم سلیمان ہمنشین آصف ندیم
نقشبند کاف و نون بر تربت آصف نوشت — ہا ہنا رَوحٌ وَریحانٌ وَجنّتُ النّعیم
سنہ ۱۲۱۲ھ

ط مورخ تصرف در آیۂ قرآنی نمود و در صفت مسجد لفظ والا موزون کرد ۱۲

ایضاً (شد فرش زیر پای حسین) (بزیر زمین حیف شد آفتاب) (آصف الدولہ بفردوس بریں منزل کرد)

سنہ ۱۲۱۲ھ سنہ ۱۲۱۲ھ سنہ ۱۲۱۲ھ

شخصی از لفظ (غریب) تاریخ یافتہ کہ ناگوار طبع جعفر شد و این قطعہ موزون نمود

سنہ ۱۲۱۲ھ

**قطعہ**

شکر حق بحث امامت بھی ہوئی طی جعفر
پوچھا آصف سے نکیرین نے کتنے ہیں امام

دل شیطان لعین ہوگیا پارہ پارہ
دکھا ہر ایک سے چار نے پارہ پارہ
۲۶ ۲۳۶ ۵۰ ۳۰۴ ۶۰ ۲۰۶ ۲۰۰

سنہ ۱۲۱۲ھ

## وزیر علیخان متبنای نواب آصف الدولہ

بہادر بر مسند نشست و آیندہ بعد چہار ماہ باشارہ بہو بیگم صاحبہ مسٹر جان شور صاحب او را طلبیدہ قید نمودند بعد چندی او را بنارس فرستادند سوم شعبان سنہ ۱۲۱۲ھ مطابق یکم جولائی سنہ ۱۷۹۸ء نواب سعادت علیخان را بر مسند امارت نشانیدند شعرا تاریخ قید وزیر علیخان گفتند

لعنت ہمہ بر نمک حراما ن

سنہ ۱۲۱۲ھ

**ایضاً قطعہ**

بی بی بیگم حسن رضا خان اور الماس زنانہ مجموع کل
نکیت و تحسین اور تفضل اشرف سسر دیوانہ
بیجا کیا وزیر علی کو سہے وہ مردانہ سنہ ۱۲۱۲ھ
سر سے حرف ان سا تا روہن ہے تاریخ شہانہ

نواب یمین الدولہ سعادت علیخان بہادر مرحوم بتاریخ چہارم شعبان سنہ ۱۲۱۱ھ مطابق بست و یکم جنوری سنہ ۱۷۹۸ء بر مسند امارت نشست

(گفتا بگو سعادت با صد سعادت آمد)

۴۵ ۵۳۵ ۹۷ ۵۳۵

سنہ ۱۲۱۲ھ

تاریخ جلوس از جعفر (بگو کہ مسند تو جامہ وزارت باد)

۶ ۶۱۴ ۴۹ ۴۰۸ ۱۳۴

بجاہ و حشمت و اقبال باشد

سنہ ۱۲۱۲ھ

تاریخ روضہ یعنی گنبد یعنی نقل ضریح جناب عباس علیہ السلام کہ در لکھنؤ از نام درگاہ حضرت عباس علمبردار مشہور است از مرزا قتیل (این گنبد جدید بنائے سعادت است) -

| سنہ ۱۲۱۳ھ |
|---|
| ٹیپو سلطان |

سنہ ۱۲۱۷ھ

والی میسور و سرنگ پٹن پسر حیدر علیخان ابن فتح نائک -

حیدر علیخان مرد سپاہی بود انجام کار راجہ را قید نمودہ بر ملک متسلط شد - سکہ -

| | | |
|---|---|---|
| بہر تسخیر جہان شد فتح حیدر آشکار | | لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار |

غرہ محرم سنہ ۱۱۹۶ھ انتقال کرد تاریخ (حیدر علیخان بہادر) بالجملہ بعد وفاتش پسرش ٹیپو سلطان

سنہ ۱۱۹۵ھ ۲ عدد کم میشود

بر مسند امارت نشست - سکہ -

| | | | |
|---|---|---|---|
| | سکہ زد در جہان بآسانی | | شاہ ٹیپو سکندر ثانی |

بست و ہشتم ذی القعدہ سنہ ۱۲۱۳ھ مطابق چہارم مئی سنہ ۱۷۹۹ء در جنگ انگریزان کشتہ شد (حامی دین شہ زمانہ برفت)

سنہ ۱۲۱۳ھ

تاریخ مدرسہ کلکتہ (ہشت صد و یک ہزار شد مہ و سالش بجا) صوری و معنوی

۶۰۵ ۹۴ ۳۶ ۲۱۳ ۵۱ ۳۰۴ ۳۹۱ ۶

سنہ ۱۸۰۰ء

سنه ۱۲۱۶ھ

ذکر سپردن ملک نواب یمین الدوله سعادت علیخان بکمپنی بهادر که جمع آن یک کرور و سی و پنج لک بود میان دوآبه مثل کوڑا اٹاوه و فرخ آباد گورکهپور و صوبه الٰه آباد و غیرهم این عهدنامه بتاریخ دوم رجب سنه ۱۲۱۶ھ مطابق دهم نومبر سنه ۱۸۰۱ع در لکهنؤ تحریر یافت ❊

| | |
|---|---|
| خود بخود این ملک دو رنگی گرفت | (ملک ز نواب فرنگی گرفت) |

سنه ۱۲۱۶ھ

سنه ۱۲۲۱ھ

وفات شاه عالم بادشاه بعمر هشتاد و دو سال بتاریخ هفتم ماه رمضان سنه ۱۲۲۱ھ مطابق نوزدهم نومبر سنه ۱۸۰۶ع در شاهجهان آباد برحمت ایزدی پیوست مدت سلطنت که برای نام بود چهل و هشت سال قمری و پنج ماه بود (آه دریغا) خامهٔ نور رقم (شد جای او خلد برین) ۱۲۲۱ھ

و بر طرف بالین قبر این اشعار تحریر اند قطعه سنه ۱۲۲۱ھ

| | |
|---|---|
| شد مهر اوج تاجوری در حضیض خاک | دردا که از غبار کسوف اجل نهان |
| یعنی که شاه عالم عالم پناه کرد | زین عالم انتقال به نزهت گه جنان |
| سید نوشت خامهٔ معجز طراز من | بیتی که سال آنست ز هر مصرعش عیان |
| دی ز آفتاب روی زمین بوده پیش ازین | رشد آفتاب زیر زمین آه و اسمان |
| الف ممدوده را دو عدد گرفته ۱۲ ۱۲۲۱ھ | الف ممدوده را یکعدد گرفته ۱۲ ۱۲۲۱ھ |

ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاه ثانی ابن شاه عالم بادشاه غازی ولادت او بتاریخ شب چهارشنبه هفتم ماه رمضان سنه ۱۱۷۳ھ یکهزار و یکصد و هفتاد و سه از بطن مبارک محل الو قوع آمده — بعد وفات پدر بعمر چهل و هشت سال بتاریخ هفتم ماه رمضان سنه ۱۲۲۱ھ مطابق ۱۹ نومبر سنه ۱۸۰۶ع در دهلی بر تخت نشست مولوی امام بخش صهبائی در جلوس گفته —

قطعه

ببر چو کرد لباس خلافت اکبر
بشرف دولت واقبال و عزت مانوس
سروش غیب ز روی بدیهه یک ناگاه
بهیز عشرت پرویز گفت سال جلوس

۱۲۲۰ تعمیه ۱ — ۱۲۲۱ھ

بسیم وزر زده خوش سکه جهانبانی
چراغ دودهٔ تیمور اکبر ثانی

سنه ۱۲۲۲ھ

میان مٹھو پیرزاده ساکن لکھنؤ خادم تربت شاه مینا صاحب۔

قفس جسم را میان مٹھو
ببرید و پرید از درگاه
رفت نوک دم دود و بازولیش
ازحق نشد و پاک ذات الله

سنه ۱۲۲۹ھ

نواب یمین الدوله سعادت علیخان بتاریخ چهارم شعبان ۱۲۱۳ھ مطابق ۱۲۶۰ / ۱۲۴۹ — ۱۲۳۳ھ بست و یکم جنوری ۱۷۹۸ء
بر مسند امارت نشست و بتاریخ دوم رجب ۱۲۲۹ھ مطابق یازدهم جولائی ۱۸۱۴ء نواب یمین الدوله سعادت علیخان مرحوم
انتقال فرمود سه آه شد گنج سعادت در زمین) ۱۲۲۹ھ الیضا دستور جهان بجنت آمد ۱۲۲۹ھ
ایضا هاتف بگفت (آه شده لکھنؤ خراب) ۱۲۲۹ھ

سنه ۱۲۳۰ھ

پل نوبسته متصل درگاه قدم رسول بانیش رای جهنی لال صاحب رای مورخ تاریخش گفت

چشمهٔ فیض و سخا رای زمان جهنی لال
ساخت این پل که بدرگاه خدا شد منسوب
سال تاریخ بتالیش ز سر دین دریاب
پل نوبسته براه قدم پاک رسول

سنه ۱۲۳۲ھ

۱۲۲۶ — ۶ — ۱۲۳۲ھ

وزیر علیخان — تاریخ وفات وزیر علیخان روای دریتام۔ ۱۲۳۲ھ

سنہ ۱۲۳۵ھ

جارج دی تھرڈ

یعنے وفات جارج ثالث بادشاہ انگلستان ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۵ھ مطابق بست ونہم جولائی سنہ ۱۸۲۰ء از مولف ـ (جارج ثالث) دفگند تاج از سر فرق ۱۲۳۵

سنہ ۱۲۳۶ھ

شاہ اجمل احمد

الہ آبادی ہ (شاہ اجمل کرد رحلت گفتہ آہے برکشید) ۱۲۳۵ھ ۱۲۴۲

۱۲۳۶ھ

دروازۂ نقارخانہ درجوار درگاہ شاہ مردان در دہلی صادق علیخان در سنہ ۱۲۳۷ھ بنا کرد

| | |
|---|---|
| چونکہ صادق علی بناے رفیع | ساخت بر آستانۂ حیدر |
| سال تاریخ آن بنا صادق | گفت دنقارخانۂ حیدر |

درعبارت سنہ ۱۲۳۷ھ وزیر مصرع تاریخ سنہ ۱۲۲۹ھ تحریر است۔ سنہ ۱۲۲۹ھ

سنہ ۱۲۳۹ھ

مولانا شاہ عبدالعزیز

دہلوی ـ (ماسر لطف وحلم رضی اللہ عنہ) تعمیہ ۳۰ ۱۲۰۱ ۱۲۳۹ھ

نواب غازی الدین حیدر سلطان اودھ بعد وفات پدر خود در سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق سنہ ۱۸۱۴ء بر مسند امارت نشست وبعد پنجسال برضامندی گورنر جنرل بہادر تاج وتخت مرتب ساختہ بر تخت شاہی نشست در سنہ ۱۸۱۹ء

سنه ۱۲۳۴ھ

**قطعه**

| | |
|---|---|
| برتخت چو بادشاه غازی بنشست | صد شکر خدا داد امان مردم |
| تاریخ جلوس او مبارک باشد | در ماه ذی الحجه شنبه با هیژدهم |

از شاعری تاریخ وزارت (بگو سعید بتو دائما وزارت باد) سنه ۱۲۳۴ھ

ایضا تاریخ بادشاهت از شیخ ناسخ مرحوم — سنه ۱۲۲۹ھ

(بگو ناسخ که ظل الله گردید)

سنه ۱۲۳۴ھ

وفاتش بست وهفتم ربیع الاول سنه ۱۲۴۳ھ مطابق ۱۹ اکتوبر سنه ۱۸۲۷ع

| | |
|---|---|
| سه تاریخ انتقال از بایه نیاز | رضوان بگفت جنت علیا مقام یافت |

۱۲۳۶

شیخ امام بخش ناسخ گفت

| | |
|---|---|
| گشت تاریخ مصرع استاد | ای بسا آرزو که خاک شده |

تعمیه سنه ۱۲۴۳ھ

از جعفر

شاه ملک اوده به خلد مقیم ۱۲۴۳ھ — بگو جعفر که (ظل اللهم افسوس) ۱۲۴۳ھ — (مقیم خلد بگو بادشاه ملک اوده) ۱۲۴۳ھ

درسنین عیسوی شاه اول غازی الدین حیدر صاحب ووبل سنه ۱۸۱۹ع

سنه ۱۲۴ھ

**مولانا غلام علی آزاد**

از سادات علوی است و از مریدان میرزا جانجانان مظهر — ولادتش سنه ۱۱۵۲ھ شاعری گفته

| | |
|---|---|
| مجسم چرخ هدی حضرت غلام علی | شده ظهور گلشن درجهان جهان بشگفت |

| سن ولادت شریفش چو جست احتدل | | مہر سپہر ہدایت شدہ طلوع بگفت |
|---|---|---|

تاریخ وفاتش ع

سنہ ۱۱۵۶ھ

رذوّد الله مضجعه
۹۱۸ ۶۶ ۱۵۶

سنہ ۱۲۴۰ھ

**سنہ ۱۲۴۲ھ**

**نواب معتمد الدولہ بہادر ضیغم جنگ** نائب بادشاہ غازی الدین حیدر بہادر مشہور بہ آغا میر سلطان وقت محبوس نمود و معزول ساخت صاحب رای مورخ گفت ع

آج اس گھر کا سنیچر اوترا

سنہ ۱۲۴۲ھ

بعد محبوسی چند ماہ از قید رہائی یافتند شاعری فرد تخلص گفت ع

محاق خدع سے نکلا وہ ماہ کنعان کہ

سنہ ۱۲۴۲ھ

در کانپور وفات یافتند بروز دوشنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۷ھ مطابق ہفتم مئی سنہ ۱۸۳۲ء تاریخ از ناسخ مرحوم ع

| دلا نواب ضیغم جنگ امروز | | گزشت از دار فانی ناگہان ہائے |
|---|---|---|
| نوشتم سال تاریخ وفاتش | | دوشنبہ پنجم ذی الحجہ الوای |

سنہ ۱۲۴۵ھ سنہ ۱۲۴۷ھ

**نواب سید فضل علیخان** اعتماد الدولہ ضیاء الملک سہراب جنگ بعہدہ وزارت سرفرازی یافتند تاریخ انتقالش از نوادہ شان سید محمد جعفر

ضیاء الملک عالیجاہ صدحیف

سنہ ۱۲۴۵ھ

شاعری این قطعہ وقت تقرر وزارت گفتہ قطعہ

| | |
|---|---|
| باوج مسند عزت نشست چون نائب | زفیض حجلہ نشینان ہودج عصمت |
| مورخش بسر فکر رفت و بگفت | گرفتہ از سر آنکس دبیری بری دعصمت |

۱۲۴۲
سنہ ۱۲۴۳ھ

نواب نفضل علیخان مرحوم از سادات بارہہ بودند خسر شان سید صادق علیخان برادر سید نجف علیخان داروغہ فیلخانہ شاہی بودند) از حکیم سید ضامن علیصاحب جلال ابن جناب حکیم سید اصغر علیخانصاحب کہ از اولاد سید نجف علیخان بودند نیز ہمین تحقیق شد و در روزنامچہ حضرت والد مرحوم ہم تحریر است کہ در دہلی چاردہم ذی الحجہ سنہ ۱۲۵۰ھ سید نجف علیخان صاحب طعام دعوت فرستادہ بودند۔

سلیمان جاہ نصیر الدین حیدر بہادر بادشاہ لکھنؤ بتاریخ بست و ہشتم ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ھ مطابق بستم اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ء جلوس فرمودند ـــ

تاریخ از صاحب را

اب ہوا مرزا نصیر الدین حیدر بادشاہ) ایضاً رجاودان سلطنت ہند مبارک باشد)
۳۰۶ ۲۶۳ ۵۹ ۵۴۹ ۶۵
سنہ ۱۲۴۳ھ سنہ ۱۲۴۳ھ

میرزا محمد یوسف پسر میرزا ابوطالب خان مذہب علیہ ہی قبول کرد مؤلف گفت ؎

(بخشش روح القدس باد ابرو)

سنہ ۱۸۲۷ء

سنہ ۱۲۴۳ھ

نواب سکندر جاہ | حیدرآبادی ابن نواب نظام علیخان بہادر بعد وفات پدر

در حیدرآباد دکن بر مسند امارت نشست بتاریخ ۱۹ ذی قعده سنه ۱۲۴۴ھ مطابق بست و سوم
مئی سنه ۱۸۲۹ع و در سنه ۱۸۴۴ع درگذشت شیخ امام بخش ناسخ گفت قطعه

دلا نواب اصف جاه مغفور — ازین دار فنا شد ہای افسوس
ندا آمد پئے تاریخ از غیب — دکن تاریک شد ایوای افسوس

سنه ۱۲۴۴ھ

تاریخ ولادت جان ولیم بیل خلف الصدق مؤلف کتاب مفتاح التواریخ بتاریخ
چہاردہم ذی القعدہ سنه ۱۲۴۷ھ مطابق سیزدہم اپریل سنه ۱۸۳۲ع قطعه

گلے شگفت بباغ مراد راحت جان — کہ شد معطر ازو ہم دماغ جان وروان
گلے چہ گفتم نی نی نجستہ فرزندی — کہ ساخت خانۂ دل راچو شمع نور افشان
دو ہفتہ رفت ز ذی قعدہ و ز ماہ اپریل — گذشتہ شانزدہ و آنگاہ آمدہ بجہان
نہادمش لقب و نام جان ولیم بیل — از آنکہ بہ ز دل و جان ہست و خوش زبان
ز نرگس و گل نسرین گلاب و گل سوری — ز سنبل و گل لالہ و سوسن و ریحان
۲۳۰ ۴۲۰ ۵۳ ۳۲۶ — ۱۳۲ ۱۱۶ ۱۶۷ ۲۶۹

کل اعداد ہر دو مصرعہ سنه ۱۸۳۲ع

دگر بنفشہ و گل نسترن بدستم داد — بگفت سال عرب زین بدان بسنجی زان
۴۳۷ ۸۱۰

سنه ۱۲۴۷ھ

ایضاً

بجو سال میلاد ای خوش خصال — ز فرخندہ فال و بدیع الجمال

سنه ۱۲۴۷ھ

ایضاً

سال میلاد جان ولیم بیل — نونہال ریاض جان و دل است

سنه ۱۲۴۷ھ

| | |
|---|---|
| ۱۲۴۸ھ شاہ پیر کریم عطا پیرزادہ | وفات شاہ پیر کریم عطا پیرزادہ حضرت سلون است و پسر شاہ پیر محمد پناہ سلونی ہ |

| | | |
|---|---|---|
| چون خور چرخ چشت و برج اسد<br>گفت پیر فلک بلرزہ تمام | | غرب ملک لقا پسندیدہ<br>قطب الاعظم زجای جنبیدہ<br>۱۲۴۸ھ |

| | |
|---|---|
| ۱۲۵۰ھ حکیم مہدی مرحوم | تاریخ مولی حکیم مہدی مرحوم از تاریخ ہ |

| | | |
|---|---|---|
| افتاد حکیم از مراتب<br>ازجای حکیم گشت درگیر<br>۱۲۴۸ھ ج | نصف | تاریخ لطف ز نور قم کن<br>سہ مرتبہ نصف نصف کم کن<br>نصف نصف نصف |

| | |
|---|---|
| ۱۲۵۰ھ مولانا شاہ ابوسعید | تاریخ وفات شان ستون محکم دین نبی فتادہ زپا<br>۱۲۵۰ھ |

میرزا کاظم علیخان ہ ریا آلی بجنان با دبوسی کاظم،
۱۲۴۹ھ

از علق آویختہ شدن نواب شمس الدین خان ہ حیف زشمس الدین خان،
۱۲۵۱ھ

| |
|---|
| ۱۲۵۳ھ |

جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ بر تخت سلطنت انگلستان ہفتم جون

سال ۱۸۳۷ء مطابق شانزدہم ربیع الاول سنہ ۱۲۵۳ھ بعمر سی و یک سال

تاریخ از مولف

سال تاریخ جلوسش باتفاق حروف شد ۵۸۴ — عقل گفت او با وزیر سایۂ فضل الٰہ
۱۲۵۳ ۵۸۴ ۱۸۳۷ء

وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق ہفتم جولائی سنہ ۱۸۳۷ء

گفتیم جنان مسکن نصیر الدین حیدر بادشاہ
سنہ ۱۲۵۳ھ از جعفر ایضاً

ہاتفی گفت از سر افسوس — بارہم رفت بادشاہ اودھ
۲۴۳ ۶۸۰ ۳۱۳ ۱۶
۱۲۵۲ تعمیہ ۱ ۱۲۵۳

ابو المظفر معین الدین محمد علیشاہ عم نصیر الدین حیدر مرحوم بعد حکومت چند ساعت منا جان کہ دستگیر شد بر تخت نشست چہارم ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ

تاریخ از مولف

سال اجلاس با حروف شرح — خلد اللہ ملکہ گفتم
۶۶۵ ۴۹۸ ۱۲۵۳
مولف لفظ اللہ را سی و شش گرفتہ یعنی الٰہ

ایضاً شاعر دیگر گفت — شاہا دعای خیر و حسن عیسوی شنو — بادام سر بر و تاج مبارک ترا مدام

ایضاً از شاعر دیگر — شد عرش تمکین ملک اقتدار — چو گردید پشت و پناہ اودھ ۱۸۳۷ء

وفات محمد اکبر شاہ ثانی ابن شاہ عالم بادشاہ بروز جمعہ بست ششم جمادی الاولی سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق بست و ششم ستمبر سنہ ۱۸۳۶ء ۵ ؎

| سال تاریخ او زغم اکبر ۱۲۶۳ / ۱۰ | | پای شادی شکستہ احمد گفت |
|---|---|---|

ابوالمظفر سراج الدین بہادر شاہ ابن محمد اکبر ثانی بادشاہ غازی روز سہ شنبہ بست و ششم شعبان سنہ ۱۱۹۰ھ از بطن لال بائی متولد شد خطاب ابوالمظفر زیادتی شصت و دو عدد است شاید چنین باشد (ابوظفر بہادر) بعد انتقال پدر بست و ششم جمادی الاولی سنہ ۱۲۵۳ھ بر تخت نشست (چراغ دہلی) تاریخ ۱۲۵۳ھ شد یک لک روپیہ ماہوار از کمپنی می یافت ۔ از کتاب واقعات ہند ۱۲۵۳ھ

| | قطعہ | |
|---|---|---|

سراج دین بوظفر مسافر وہ سوی جنت ہوا روانہ
کہ جسکے باعث می خوشی سے چھلکے ہاتھا ایاغ دہلی
چراغ دہلی جلوس کا سال ہے سو اب بھی مطابق اُسکے ۱۲۵۳ھ
سروش غیبی نے سال رحلت کہا (بجھا ہے چراغ دہلی) سنہ ۱۲۷۹ھ

تاریخ میرزا سلیمان شکوہ ۵ ؎ (رحمت خدا) سنہ ۱۲۵۳ھ

فتح غزنی ۵ ؎ چون سر شررا شکستم (فتح غزنی) شد عیان ۔ بعد تخرجہ صد عدد سنہ ۱۲۵۵ھ
۱۵۵۵
۳
سنہ ۱۲۵۵ھ

تاریخ انتقال مهاراجه رنجیت سنگه از مؤلف قطعه

| | | |
|---|---|---|
| هزار و هشتصد و پنجاه و پنج هجری بود | | که رفت والی پنجاب سوی ملک عدم |
| گرفته پای ادب دل ز بهر تاریخش | | ز بهر د راجه رنجیت سنگه کرد رقم |
| سنه ۱۲۵۸ھ | | ۱۲۵۳ ۲ سنه ۱۲۵۵ھ |

ثریا جاه امجد علی شاه بعد انتقال پدر در ماه ربیع الثانی سنه ۱۲۵۸ھ بر تخت نشست

تاریخ از بخشی الفت رای

| | | |
|---|---|---|
| مصرع برجسته ز هاتف شنید | | تاج و اورنگ مبارک بشاه<br>۴۰۴ ۶ ۲۷۷ ۲۶۳ ۳۰۸ |

سنه ۱۲۵۸ھ

تاریخ انتقال از منشی مظفر علی اسیر

گفت رشد امجد علی جنت مکان واصل بحق
۳۰۴ ۴۸ ۱۱۰ ۴۵۳ ۱۱۱ ۲۳۰
سنه ۱۲۶۳ھ

در فتح ملک پنجاب از امیر حسین خان بسمل ؎ کرد فتح در پنجاب انگریز

سنه ۱۲۶۲ھ

| | | |
|---|---|---|
| ایضاً ؎ بگو مژده فتح لاهور بادا | | مبارک مبارک مبارک کل اعداد<br>سنه ۱۸۴۶ع |

۶۹۴ ۱۰۵۲ھ

| | | |
|---|---|---|
| ایضاً ؎ داورم رو کرده در ملک عدو | | حمله کرد دلم مسرور کرد (سنه ۱۸۴۶ع) |
| در سر در آورد دل مصرع سال | | داورم لاهور را محصور کرد |

سنه ۱۲۶۲ھ

ایضا

چون کرد لارڈ صاحب تسخیر ملک لاہور | تاریخ گفت ہاتف پنجاب شد مسخر
سنہ ۱۲۹۲ھ

سنہ ۱۲۶۵ھ

تاریخ فتح ملتان از مؤلف

شکستم فرق و پا دیوان ملراج | بدل گفتم مبارک فتح ملتان
۱۲۷۲

اصل کتاب انجا تمام شد از انجا جعفر میگوید
سنہ ۱۲۶۵ھ

تاریخ تخت نشینی حضرت واجد علی شاہ بادشاہ اودھ ۲۶ صفر المظفر

سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۷ء

جلوس ملک رونق تاج شاہی فزود
سنہ ۱۲۶۳ھ

سنہ ۱۲۶۹ھ

میلہ جوگیانہ

ندا آمد نشاط افزای خاطر
سنہ ۱۲۶۹

سنہ ۱۲۶۹ھ

انتزاع سلطنت — (مرگ انبوہ بہ انجمن نشاطی دارد)
سنہ ۱۲۷۱ھ

سنہ ۱۲۷۴ھ

تاریخ انتقال جناب عالیہ و سکندر حشمت

دوبارہ مصرع تاریخ و سال باید خواند | دو پارہ قلب ہمہ از دو صدمہ جانکاہ
۱۳۲
سنہ ۱۲۶۴ھ

## تخت نشینی برجیس قدر محمد رمضان علیخان در غدر در ہندوستان

ماہ جون ۱۸۵۷ء

سہ رکن دین کیوان مکان برجیس قدر انجم سپاہ

۱۲۷۳ھ

کہ بعد چندے شکست خوردہ بطرف نیپال رفتند و تا حیات در انجا ماندند۔

تاریخ سلطین آباد مقبرہ امجد علی شاہ بادشاہ اودھ آرامگاہ ظل اللہ

۱۲۶۴ھ

تاریخ انتقال واجد علی شاہ بادشاہ اودھ قطعہ

در دسمبر بست و یک رفتہ زد نیائے فنی — بے خطا مظلوم مسکین بادشاہ بے وطن
بہر تاریخ سیحی مصرعہ جعفر بخوان — ظل حق واجد علی شہ در جنان نیب چمن

۱۸۸۷ء

### ایضاً

شہر عزا کی تیسری کو چھپ گیا ماہ اودھ
آسودہ دل ہو خلد میں واجد علی شاہ اودھ

۱۳۰۵ھ

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ ہذا یعنی خلاصہ مفتاح التواریخ ماہ جولائی ۱۹۲۲ء میں چھپ کر شایع ہوگیا اسمیں ۵ھ سے لیکر ۱۳۰۵ھ تک کی تاریخیں جہانتک دستیاب ہوئیں درج کیں۔

# صحت نامہ کتاب خلاصة المفتاح

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴۷ | ۱۸ | عمارت اوچین | عمارت او چمین |
| ۴۹ | ۳ | علی بن | علی ابن |
| ۵۳ | ۸ | بیدل خان | بیجے بدل خان |
| ۵۶ | ۱۲ | شاہیزده | شاہزاده |
| ۵۷ | ۶ | علی مراد | علی مردان |
| " | ۱۲ | امداد | اعداد |
| " | " | حذت | حذف |
| ۵۹ | ۳ | او تاریخ دریافت کرد | دو تاریخ دریافته کرد |
| ۶۰ | ۱ | ایضاً گفته | ایضاً سه گفته |
| " | ۸ | دار البقا | دار لبقا |
| " | ۱۱ | ایضاً دل سه | ایضاً سه دل |
| " | سطر آخر | . | سه تای سطو قبر را کشیده چار صد گرفت |
| ۶۲ | سطر ۲ | سه شاید ملا محمد مفید میشود ۱۲ از جعفر ز ملا | از جعفر ز ملا |
| ۶۳ | ۱ | ان شانئك هو ابتر | ان شانئك هو الابتر |
| " | ۲ | افتاد عبد کس | افتاد عبد الله وکیل |
| " | ۵ | قید و لوتل شد | قید و قتل شد |
| " | ۱۰ | فتح صدر آباد | فتح حیدر آباد |
| ۶۴ | ۵ | خالی غرابت | خالی از غرابت |
| " | ۱۴ | ملعون ودستان | ملعون و ددستان |
| " | سطر | سه چه عجب الخ | |
| ۶۶ | ۱۰ | محمد سیه | محمد سعیه |
| " | ۱۲ | که ریا | که پاشش |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۷۶ | سطر آخر | اسحق | اسحاق |
| " | " | اکبر ﭙ | اکبر شد |
| ۷۷ | آخر | کتاب فقط | کتاب لفظ |
| ۷۸ | ۴ | راچه | راجه |
| " | ۱۵ | الاخری | الاخر |
| ۸۰ | ۲ | ور ظاہر | و ظاہر |
| " | ۱۴ | زنده ام | زنده ایم |
| " | " | پشت من | پشت او |
| ۸۱ | ۸ | و مولف | مولف |
| " | ۱۰ | نفر مودر مصرع | نفر مود ند مصرع |
| " | ۱۲ | یکصد گرفته | یکصد دگر فته |
| " | ۱۸ | نقی | لقی |
| ۸۲ | ۹ | مشہو | مشہور |
| ۸۳ | ۳ | جلوس ۱۱۱۸ھ | جلوس ۱۱۱۸ھ |
| " | ۱۰ | ۱۱۲۲ھ | ۱۱۲۴ھ |
| ۸۴ | ۱۲ | فرح سیر | فرخ سیر |
| " | ۱۵ | فرح اریک | فرخ اریک |
| ۸۵ | ۶ | بادشاه | باشاه |
| " | ۱۲ | (عداد (با) کم | (عداد (یارا) کم |
| " | آخر | سه ۱۳۴۹ | . |
| ۸۶ | آخر | یکصد و چارده | یکصد و چارده ۱۱۱۴ھ |
| ۸۷ | ۴ | سرکہ | سریہ |

## صحت نامۂ کتاب

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۸۷ | ۴ | جادودلت | جاه و دولت |
| ۸۸ | ۱۶ | درنصف محرم | درنصف آخر محرم |
| ۸۹ | ۳ | نظرآن | نظران |
| // | ۱۰ | بحبتی کری | بخشی گری |
| // | ۱۶ | ازیرنگیهاے | ازنیرنگیهاے |
| ۹۰ | ۱ | فال امیرالامرا | نال امیرالامرا |
| // | ۱۲ | قلعۂ حصار | قلعه و حصار |
| // | ۱۱ | فی | فی |
| // | ۱۸ | وقار | وقار |
| ۹۰ | ۱۹ | ازورچشم | ازوچشم |
| ۹۱ | ۱۰ | الحسنی وزیاده | الحسنی وزیادة |
| // | ۵ | صاحب البرکا | صاحب برکات |
| // | ۸ | اژاژد | اراد د |
| ۹۱ | ۱۶ | ترایش | شرایش |
| ۹۲ | ۱ | شاعربک | شاعریک |
| // | // | سنخصی | شخصی |
| // | ۳ | شنیهی ا | سبنیهی با |
| // | ۱۳ | تاریخش | تاریخش |
| ۹۳ | ۱۰ | قهرولی | مهرولی |
| // | آخر | المیرولی | میرولی |
| ۹۴ | ۱۴ | اعداد ۵ — | اعداد |
| // | ۱۶ | ازیجا | زیجا |

## خلاصة المفتاح

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۹۵ | ۴ | رنزاد | نژاد |
| // | ۸ | لکهنو)۱۳مولف | لکهنو مولف ۱۳ |
| ۹۵ | ۱۶ | کنزار | یکهزار |
| ۹۶ | ۴ | میرزا | میرزا |
| // | ۶ | دل آیینه | دلم آیینه |
| // | آخر | بیدار | بیدار |
| // | // | سرد | برد |
| ۹۹ | ۱۰ | پسدا | پیدا |
| // | ۱۴ | بعدچندے | بعدچندے |
| // | ۱۵ | سگفت | گفت |
| // | ۱۶ | تاریخ | تاریخ |
| ۱۰۰ | | فتادو دریگانه زکف دسته | فتاد حیف مسه دریگانه ازکف دهر |
| // | سطر آخر | ایطالی جلی | ایطاے جلی |
| ۱۰۲ | ۲ | ربهناته سنگه | رگهناته سنگه |
| ۱۰۲ | ۵ | تاریخش | تاریخش |
| ۱۰۲ | ۱۱ | بصدبگا | بصدبکا |
| ۱۰۳ | ۱۰ | بست | هست |
| // | آخر | جوان یار یا یوسف کجا رفت ۱۱۵۲ھ | جوان یار یا یوسف کجا رفته ۱۱۵۲ھ |
| ۱۰۴ | | بپری | ببری |
| ۱۰۵ | آخر | هما نجاب جلی اقامت انداخت | هما نجا زجل اقامت انداخت |
| ۱۰۶ | ۳ | ۱۱۸۲ھ | ۱۱۸۰ھ |

## صحت نامہ کتاب

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| 〃 | ۱۳ | شاہ | شاہ |
| ۱۰۷ | ۹ | ہشت | ہشت |
| 〃 | ۶ | نوب | نوب |
| 〃 | ۱۲ | قلعہ | قلعہ |
| ۱۰۸ | ۱۸ | با | باشد |
| ۱۰۸ | آخر | بر مزار ما | بر مزارش |
| ۱۱۰ | ۶ | گفتہ | گفت |
| ۱۱۰ | | تاریخ مسجد تحسین علیخان لکہنو بر حاشیہ قلمی | تاریخ مسجد تحسین علیخان لکہنو بر حاشیہ قلمی |
| ۱۱۱ | ۱۰ | ذی القعدد | ذی القعدہ |
| ۱۱۱ | ۱۱ | بر مسند امارت در | بر مسند امارت در |
| | | فیض آباد نشیت | فیض آباد نشست |
| ۱۱۲ | ۱۰ | اورا بنارس | اورا بطرف بنارس |
| ۱۱۳ | ۱۶ | بر قت | برفت |
| ۱۱۵ | ۱۰ | نواب یمین الدولہ | در صفحہ ۱۱۲ درج شد |
| ۱۱۶ | ۵ | گفتہ | گفتم |
| ۱۱۷ | ۱۳ | قلعہ ۳۴ء | قلعہ ۳۴ء |
| ۱۱۸ | ۱ | بچو | چو |
| ۱۲۳ | ۱۶ | فریدون بخت ۱۲۹۲ھ | ۱۳۵۲ھ ۹۰ |
| ۱۲۵ | ۸ | ۱۲۸۸ | ۱۲۵۸ |
| 〃 | ۱۴ | | سنہ ۱۸۴۶ء |

## خلاصۃ المفتاح

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۲۶ | ۶ | انجا تمام شد از اینجا | اینجا تمام شد از اینجا |
| ۱۲۷ | بند سوم | ۱۲۰ | ۱۲۷ |
| ۱۲۷ | ۵ | بعد چندہ | بعد چند |
| 〃 | ۱۰ | حعفر | جعفر |
| 〃 | 〃 | حل | محل |
| 〃 | 〃 | ایضا | ایضا |
| ۱۲۷ | ۱۸ | سنہ ۱۹۲۳ میں چھپکر | سنہ ۱۹۲۳ میں چھپ کر |
| ۱۲۷ | ۱۹ | درج کیں | درج کی گئیں ہیں |